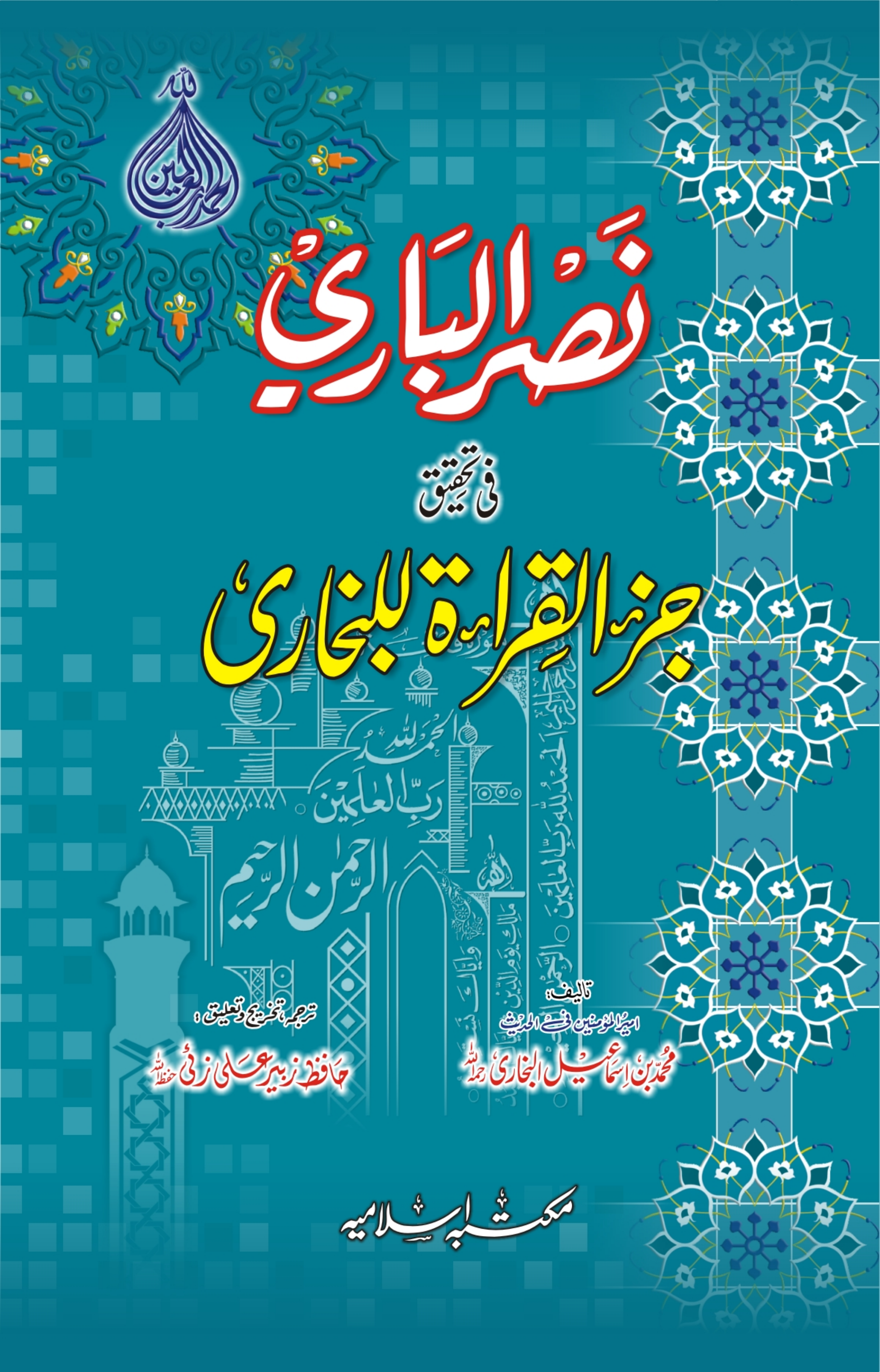


نصر الباری
فی تحقیق
جزء القراءۃ للبخاری
تالیف:
امیر المؤمنین فی الحدیث
محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ
ترجمہ، تخریج و تعلیق:
حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ
مکتبہ اسلامیہ



فہرست



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمة التحقيق

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُأَنْ لَّاإِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ:

فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَالْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ(ﷺ)

وَشَرَّالْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَاوَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا أَعْمَالَكُمْ﴾ [۴۷/محمد:۳۳]

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ((مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى)) [رواہ البخاری فی صحیحہ:۷۲۸۰]

اسلام کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔

1. لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دینا۔
2. اقامتِ صلوٰۃ: نماز۔ 3. ادائیگی زکوٰۃ۔ 4. حج۔
5. اور رمضان کے روزے۔ [صحیح بخاری:۸وصحیح مسلم:۱۹/ ۱۶۔ ترقیم دارالسلام:۱۱۱]

نماز میں سورۂ فاتحہ کا مسئلہ انتہائی اہم ہے۔ متواتر حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَاصَلٰوةَ اِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ:)) سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [دیکھئے یہی کتاب: ح۱۹]

اسی وجہ سے علمائے اسلام نے سورۂ فاتحہ کے موضوع پر کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً امیر المومنین فی الحدیث و امام الدنیا فی فقہ الحدیث، شیخ الاسلام ابوعبداللہ البخاری رحمۃ اللہ علیہ کی جزء القراءت اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب القراءت خلف الامام وغیرہ۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں امام بخاری کی: ''جُزْءُ الْقِرَاءَ ةِ'' اَلْمَشْهُوْرُ بِالْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْإِمَامِ یا ''خَيْرُ الْكَلَامِ فِي الْقِرَاءَ ةِ خَلْفَ الْإِمَامِ'' کے نام سے مشہور کتاب ہے۔

اس کتاب کے مرکزی راوی: محمود بن اسحاق الخزاعی القواس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ ایک حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

[موافقۃ الخبر الخبر: ج ۱ ص ۴۱۷]

محدثین کا حدیث کو حسن یا صحیح قرار دینا، ان کی طرف سے اس حدیث کے ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔ دیکھئے نَصْبُ الرَّايَة لِلزَّيْلَعِي (۱/ ۱۴۹، ۳/ ۲۶۴)

محمود بن اسحاق مذکور سے تین ثقہ راوی روایت کرتے ہیں:

۱ ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ الملاحمی (۳۱۲ھ۔۳۹۵ھ)

۲ ابوالعباس احمد بن محمد بن الحسین الرازی الضریر (م ۳۹۹ھ)

[تاریخ بغداد: ۱۳/ ۴۳۸۔ الارشاد للخلیلی: ۳/ ۹۷۴۔ تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۱۰۲۹ ت ۹۵۷]

۳ ابوالفضل احمد بن علی بن عمرو السلیمانی البیکندی البخاری (۳۱۱ھ۔۴۵۴ھ)

[تذکرۃ الحفاظ: ۳/ ۱۰۳۶ ت ۹۶۰]

محمود بن اسحاق مذکور: حافظ ابن حجر کے نزدیک ثقہ وصدوق اور حسن الحدیث ہیں، کسی محدث نے انہیں مجہول نہیں کہا۔ بعض کذابین کا چودھویں، پندرھویں صدی میں انہیں مجہول کہنا سرے سے مردود ہے۔ دیکھئے مقدمہ طبعہ اولیٰ: جزء رفع الیدین للبخاری ص ۱۳۔۱۴، لراقم الحروف۔

محمود بن اسحاق البخاری القواس کا تذکرہ: تاریخ الاسلام للذہبی: ج ۲۵ ص ۸۳ پر موجود ہے۔ حافظ ذہبی نے کہا:

''وَحَدَّثَ وَ عَمَّرَ دَهْرًا'' اور اس نے حدیثیں بیان کیں اور لمبی عمر پائی۔

محدث ابویعلیٰ خلیلی قزوینی (م ۴۴۶ھ) نے لکھا ہے کہ:

''وَ مَحْمُوْدٌ هٰذَا آخِرُمَنْ رَوٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ

أَجْزَاءً بِبُخَارٰى وَمَاتَ مَحْمُوْدٌ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَثَلاَثِيْنَ وَ ثَلاثِمِائَةٍ"

اور (امام) بخاری سے ان کے (تصنیف کردہ) اجزاء، محمود نے سب سے آخر میں بخارا میں بیان کئے ہیں اور محمود ۳۳۲ھ میں فوت ہوئے۔

[الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث: ج۳ص۹۶۸ت۸۹۵]

محمود بن اسحاق کا شاگرد: الملاحمی بھی ثقہ ہے۔ (تاریخ بغداد: ۱/۳۵۶ت۲۸۵)

معلوم ہوا کہ اس کتاب کی نسبت امام بخاری تک صحیح ہے اس لیے بعض الناس کا عصر حاضر میں اس نسبت پر جرح کرنا باطل ہے۔

امام بیہقی وغیرہ اکابر علماء نے امام بخاری کی کتاب القراءت سے استدلال کیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ وہ اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب ہی سمجھتے ہیں۔

فاتحہ خلف الامام کے دلائل وآثار کا کچھ خلاصہ درج ذیل ہے:

① قَالَ اللّٰه تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی: ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾

اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سات دہرائی جانے والی آیتیں اور قرآن عظیم عطا کیا۔ [۱۵/الحجر:۸۷]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورۂ فاتحہ ہی سات دہرائی جانے والی آیتیں ہیں۔

[صحیح بخاری: ۳/۳۸۰ رقم الحدیث: ۴۷۰۴، کتاب التفسیر: سورۃ الحجر]

مفسر قرآن قتادہ بن دعامہ (تابعی) نے کہا:

"فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُثْنٰى فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ مَّكْتُوْبَةٍ أَوْتَطَوُّعٍ"

فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ دہرائی جاتی ہے۔

[تفسیر عبدالرزاق: ۱۴۵۶، تفسیر ابن جریر الطبری: ج۱۴ص۳۹ وسندہ صحیح]

② قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾

اور قرآن سے جو میسر ہو پڑھو۔ [۷۳/المزمل:۲۰]

اس آیت کریمہ سے ابوبکر احمد بن علی الرازی الجصاص حنفی (احکام القرآن: ج۵ ص ۳۶۷) اور ملا ابوالحسن علی بن ابی بکر المرغینانی (الھدایہ اولین: ج۱ ص ۹۸ باب صفۃ الصلوٰۃ) وغیرہما نے نماز میں قراءت کی فرضیت پر استدلال کیا ہے۔ نصر بن محمد السمرقندی الحنفی (متوفی ۳۷۵ھ) نے لکھا ہے:

" فِيْ صَلَاةِ اللَّيْلِ وَيُقَالُ: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلَوَاتِ"

اس سے رات کی نماز مراد ہے اور کہا جاتا ہے کہ قرآن میں سے جو میسر ہو اسے تمام نمازوں میں پڑھو۔ [تفسیر سمرقندی: ۳/۴۱۸]

﴿مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ﴾ سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ جیسا کہ سنن ابی داوٗد (ح ۸۵۹ حسن) وغیرہ سے ثابت ہے۔

ابوبکر الجصاص (متوفی ۳۷۰ھ) کے بارے میں حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

''وَكَانَ يَمِيْلُ إِلَى الْإِعْتِزَالِ وَ فِيْ تَصَانِيْفِهٖ مَا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ مَسْأَلَةِ الرُّؤْيَةِ وَغَيْرِهَا'' یہ معتزلہ کی طرف مائل تھا۔ اس کی کتابوں میں جو کچھ ہے وہ اس پر دلالت کرتا ہے۔ (مثلاً دیکھئے) مسئلہ رؤیت (باری تعالیٰ کو دیکھنا) وغیرہا۔ [تاریخ الاسلام للذھبی: ج۲۶ ص۴۳۲]

یعنی یہ شخص معتزلی تھا۔ ڈاکٹر محمد حسین الذہبی نے لکھا ہے:

"هٰذَا وَ قَدْ ذَكَرَهُ الْمَنْصُوْرُ بِاللّٰهِ فِيْ طَبَقَاتِ الْمُعْتَزِلَةِ وَسَيَأْتِيْكَ فِيْ تَفْسِيْرِهٖ مَا يُؤَيِّدُ هٰذَا الْقَوْلَ."

اسے منصور باللہ نے طبقات المعتزلہ میں ذکر کیا ہے اور آپ اس کی تفسیر میں اس قول کی تائید پائیں گے۔ [التفسیر والمفسرون: ج۲ ص۴۳۸]

③ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَاسَعٰى﴾

اور انسان کے لیے وہی ہے جس کی وہ کوشش کرے۔ [۵۳/النجم: ۳۹]

④ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالیٰ:

﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً﴾

اور عاجزی وخوف کے ساتھ اپنے دل میں اپنے رب کا ذکر کر۔ [۷/ الاعراف: ۲۰۵]

اس کی تشریح میں حافظ ابن حزم اندلسی (متوفی ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

"وَلَيْسَ فِيْهَا إِلَّا الْأَمْرُ بِالذِّكْرِ سِرًّا وَتَرْكُ الْجَهْرِ فَقَطْ."

اور اس میں صرف اس بات کا حکم ہے کہ سراً (خفیہ) ذکر کیا جائے اور جہر ترک کر دیا جائے۔ [المحلیٰ: ج۳ص۲۳۹ مسئلۃ ۳۶۰]

تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج۱ص۱۰۲۔۱۱۸)

⑤ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴾

(جب وہ قرآن سنتے ہیں تو) کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس ہمیں گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ دے۔ [۵/ المآئدۃ: ۸۳]

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو کتاب وسنت کے مطابق ضروری کلام کیا جا سکتا ہے۔

⑥ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ﴾

اور جب ان پر (قرآن) پڑھا (یعنی سنایا) جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر ایمان لائے یقیناً یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، بے شک ہم پہلے سے ہی مسلمان ہیں۔ [۲۸/ القصص: ۵۳]

⑦ وَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالیٰ:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ﴾

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال باطل (ضائع) نہ کرو۔ [۴۷/ محمد: ۳۳]

⑧ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ

عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾

اور رسول تمہیں جو دے وہ لے لو اور جس (چیز) سے وہ منع کرے اس سے رک جاؤ۔ [۵۹/الحشر:۷]

⑨ وَ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالىٰ: ﴿وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ﴾ اور ہم نے آپ کی طرف ذکر (قرآن) اتارا ہے، تاکہ آپ لوگوں کے لیے اس کا بیان (تشریح) کریں جو ان کے لیے نازل کیا گیا ہے۔ [۱۶/النحل:۴۴]

احادیث مرفوعہ

① عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

[جزءالقراءۃ ح:۲۔ صحیح البخاری:۷۵۶۔ صحیح مسلم:۳۴۔۳۶/۳۹۴۔ ترقیم دارالسلام:۸۷۴۔۸۷۶]

② ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً وَلَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ، ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ.)) جو شخص نماز پڑھے اور (اس میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین دفعہ فرمائی: مکمل نہیں ہے۔ [جزءالقراءۃ:۱۱۔ صحیح مسلم:۳۹۵۔ دارالسلام:۸۷۸]

③ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَاُ فِيْهَا بِاُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ.))

ہر وہ نماز، جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[سنن ابن ماجہ:۸۴۰۔ احمد ۶/۲۷۵ ح ۲۶۸۸۸]

④ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ صَلوٰةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ))
ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے۔

[جزء القراءة:۱۴۔ابن ماجہ:۸۴۱]

⑤ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لَا صَلوٰةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))
جو شخص سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

[کتاب القراءة للبیہقی:ص۵۰ ح۱۰۰ وسندہ صحیح]

⑥ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((لَا صَلوٰةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

[صحیح مسلم:۳۹۶۔جزء القراءة:۱۵۳]

⑦ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((فِي كُلِّ صَلوٰةٍ يُقْرَأُ)) ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔

[جزء القراءة:۱۳۔صحیح البخاری:۷۷۲۔صحیح مسلم:۳۹۶]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((اِقْرَءُ وْا ......)) تم سب قراءت کرو۔[جزء القراءة:۷۳۔ابوداود:۸۲۱ وسندہ صحیح]

⑨ ایک بدری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔ [جزء القراءة:۱۰۳ وھو صحیح]

خاص دلائل

① انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں کو) فرمایا:
((فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ))
پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی سورۂ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) خاموشی سے پڑھے۔[جزء القراءة:۲۵۵۔ابن حبان:۴۵۸، ۴۵۹ والکواکب الدریہ ص۱۹ وھو صحیح]

فقیر اللہ المتخصص ''الاثری'' الدیوبندی، نام کا ایک متروک الحدیث شخص الکواکب الدریہ کا رد کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''حالانکہ امام بخاری رحمہ اللہ نے جزء القراءۃ میں: عن رجل من اصحاب النبی ﷺ کی حدیث کو ذکر کیا ہے۔ عن انس کی حدیث کو ذکر ہی نہیں کیا تو اس سے حجت کیسے پکڑی؟''

[رسالہ فاتحہ خلف الامام علی زئی کا رد: ص۱۳] ❶

فقیر اللہ مذکور کو میرے شاگرد ابو ثاقب محمد صفدر بن غلام سرور الحضروی نے اس سلسلے میں (۶ مارچ ۲۰۰۰ء کو) ایک خط لکھا تھا جس کا اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی ہی میں عافیت سمجھی۔ اس خط کی نقل رجسٹری محفوظ ہے۔ والحمد للہ (رجسٹری نمبر ۱۱۲۹، پوسٹ آفس حضرو)

② ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلاَ تَفْعَلُوْا إِلَّا أَنْ يَّقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ))

پس ایسا نہ کرو مگر یہ کہ تم میں سے ہر آدمی سورۂ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) پڑھے۔ [جزء القراءۃ: ۶۷ والکواکب الدریہ: ص۲۹ وھو صحیح]

③ نافع بن محمود (تابعی) عبادہ بن الصامت (صحابی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهٗ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا))

سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ بھی نہ پڑھو، کیونکہ جو (سورۂ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ [کتاب القراءۃ للبیہقی: ص۶۴ ح۱۲۱ وسندہ حسن، وصححہ البیہقی]

ایک سند میں یہ الفاظ ہیں:

((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِّنْكُمْ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ))

جب میں جہر کے ساتھ قراءت کر رہا ہوں تو تم میں سے کوئی شخص بھی سورۂ فاتحہ کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھے۔

[سنن النسائی: ۹۲۱۔ جزء القراءۃ: ۶۵۔ الکواکب الدریہ: ص۲۹]

(یاد رہے کہ) نَافِعُ بْنُ مَحْمُوْدٍ: ثِقَةٌ وَثَّقَهُ الْجَمْهُوْرُ. (نافع بن محمود ثقہ ہیں،

انہیں جمہور محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے)

④ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں سے) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ)) سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو۔

[جزء القراءۃ: ۶۳ والکواکب الدریہ: ص ۳۵ وسندہ حسن]

⑤ محمد بن اسحاق عن مکحول عن محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) عن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی سند سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقتدیوں کو) فرمایا:

((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا))

سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو۔ جو اسے نہ پڑھے یقیناً اس کی نماز نہیں ہوتی۔ [جزء القراءۃ: ۲۵۷ والکواکب الدریہ: ص ۴۱]

محمد بن اسحاق حسن الحدیث، وثقہ الجمہور ہیں۔ ان کی متابعت علاء بن الحارث نے کی ہے۔

[دیکھئے کتاب القراءۃ للبیہقی ص ۶۲ ح ۱۱۵، والکواکب الدریہ: ص ۴۶]

مکحول کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ [دیکھئے طبقات المدلسین بتحقیقی: ۳/۱۰۸]

انہیں صرف ابن حبان اور ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔ یہ دونوں ارسال کو بھی تدلیس سمجھتے ہیں۔

[دیکھئے الثقات لابن حبان: ۶/ ۹۸، الموقظۃ للذہبی: ص ۴۷۔ میزان الاعتدال: ۲/ ۳۲۶]

لہٰذا جب تک کوئی دوسرا محدث ان کی متابعت نہ کرے یا واضح دلیل نہ ہو صرف ان کا مدلس قرار دینا کافی نہیں ہے۔

⑥ معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے (جو کہ مقتدی تھے) فرمایا:

((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ.))

اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے، یہ تو تسبیح، تکبیر اور قراءتِ قرآن (کا نام) ہے۔

[صحیح مسلم: ۵۳۷۔ جزء القراءۃ: ۶۹، ۷۰ والکواکب الدریہ: ص۴۹]

جس طرح مقتدی تسبیح وتکبیر کہتا ہے اسی طرح وہ (سورۂ فاتحہ کی) قراءتِ قرآن کرتا ہے۔

⑦ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سکتوں میں) خاموش ہوتے تو وہ آپ کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے اور جب آپ پڑھ رہے ہوتے تو وہ قراءت نہ کرتے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص۱۲۶ ح۳۰۱ وسندہ حسن۔ الکواکب الدریہ: ص۴۸]

⑧ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر (فاتحہ کی) قراءت کر، پھر (امام کے ساتھ) رکوع کر۔ [جزء القراءۃ: ۱۱۳ وسندہ صحیح]

⑨ رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ ثُمَّ ارْكَعْ))

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو، پھر رکوع کر۔ [شرح السنہ للبغوی: ج۳ ص۱۰ ح۵۵۴ و قال: هذا حديث حسن]

یہاں ''وَمَا تَيَسَّرَ'' کا تعلق سری نمازوں سے ہے نہ کہ جہری نمازوں سے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۳۔ واضح رہے کہ سری نمازوں میں بھی وَمَا تَيَسَّرَ واجب نہیں ہے۔ دیکھئے جزء القراءۃ: ۸

آثار صحابہ

❶ عمر رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

ہاں (پڑھو)......اگرچہ میں پڑھ رہا ہوں۔ [جزء القراءۃ:۵۱ وھو صحیح]

۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فاتحہ خلف الإمام کے بارے میں فرمایا:

((اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِکَ))

اسے (فاتحہ کو) اپنے دل میں (سراً) پڑھو۔ [جزء القراءۃ:۱۱ و صحیح مسلم:۳۹۵]

اور فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ))

جب امام سورۂ فاتحہ پڑھے تو، تو بھی اسے پڑھ اور اس سے پہلے ختم کرلے۔

[جزء القراءۃ:۲۸۳ وسندہ صحیح]

ایک روایت میں ہے کہ سائل نے کہا تھا:

جب امام جہری قراءت کررہا ہو تو میں کیا کروں؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِکَ))

اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھو۔ [جزء القراءۃ:۷۳ وسندہ حسن وھو صحیح بالشواھد]

۳ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ نے قراءت خلف الامام کے بارے میں فرمایا:

((بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) سورۂ فاتحہ (پڑھ)

[جزء القراءۃ:۱۱، ۱۰۵ وسندہ حسن۔ الکواکب الدریۃ:ص ۶۸، ۶۹]

۴ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد فرمایا:

((أَجَلْ إِنَّهُ لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِهَا)) ہاں، اس (فاتحہ) کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ:۱/ ۳۷۵ ح ۳۷۷۰ وسندہ صحیح]

مزید آثارِ عبادہ رضی اللہ عنہ کے لیے دیکھئے جزء القراءۃ: ۶۵ وغیرہ۔

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے:

''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔'' [احسن الکلام:۲/۱۴۲ والکواکب الدریہ:ص ۱۳]

بعض دیو بندیوں کو عبادہ رضی اللہ عنہ اور محمود بن الربیع رضی اللہ عنہ پر فاتحہ خلف الامام کی وجہ سے بہت غصہ ہے۔اس کی چند دلیلیں درج ذیل ہیں:

۱: حسین احمد مدنی ٹانڈوی دیو بندی نے کہا:

''یہ کہ اس کو عبادہ بن الصامت معنعناً ذکر کرتے ہیں۔حالانکہ یہ مدلس ہیں اور مدلس کا عنعنہ معتبر نہیں'' [توضیح ترمذی:ص۴۳۶ طبع مدنی مشن بک ڈپو،مدنی نگر،کلکتہ ۱۵،ہندوستان]

مزید کہا:'' کیونکہ بعض کے راوی عبادہ ہیں جو مدلس ہیں۔'' [ایضاً:ص۴۳۷]

حالانکہ عبادہ رضی اللہ عنہ مشہور بدری صحابی ہیں اور صحابہ کو مدلس قرار دینا انتہائی غلط اور باطل ہے۔یادرہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مرسل روایات بھی مقبول وحجت ہیں۔

۲: محمد حسین نیلوی دیو بندی مماتی نے لکھا ہے:

''ابونعیم حضرت محمود بن ربیع کی کنیت ہے'' [اعدل الکلام:ص۲۹ طبع گلستان ج۵ شمارہ۱۲]

مزید کہا:''یادرہے کہ حضرت ابونعیم محمود بن ربیع مدلس ہیں......'' [ایضاً:ص۲۳]

۳: ماسٹر امین اوکاڑوی نے کہا:''اور یہ عبادہ مجہول الحال ہے (میزان الاعتدال)''

(تجلیات صفدر مطبوعہ اشاعۃ العلوم الحنفیۃ فیصل آباد ج۳ ص۱۵۲ و جزء القراءۃ بحاشیہ امین اوکاڑوی ص۱۳۱ تحت ح: ۱۵۰) یادرہے کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں میزان الاعتدال کا حوالہ اوکاڑوی صاحب کا سیاہ جھوٹ ہے۔میزان الاعتدال میں سیدنا عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجہول الحال کا کوئی فتویٰ موجود نہیں ہے۔والحمدللہ

۵ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ))

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ:ج۱ص۳۷۵ ح۳۷۷۳ وھو صحیح۔الکواکب الدریۃ:ص۷۰،۷۱]

۶ انس رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور (سری نماز میں) ایک سورت پڑھنے کے قائل تھے۔ثابت بن اسلم البنانی (تابعی) کہتے ہیں:

((كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.))

آپ ہمیں قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص۱۰۱ ح۲۳۱ والکواکب الدریۃ: ص۳۷ وسندہ حسن]

۷ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے [ظہر وعصر میں] (سورۂ مریم کی) قراءت کرتے تھے۔ [جزء القراءۃ: ۶۰ وغیرہ۔ والکواکب الدریہ: ص۷۴، ۷۵]

۸ جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

((كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

ہم ظہر وعصر کی نمازوں میں امام کے پیچھے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت اور دوسری دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[ابن ماجہ: ۸۴۳ وسندہ صحیح، وصححہ البوصیری]

۹ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ) پڑھتے تھے۔

[جزء القراءۃ: ۵۲ وھو حسن۔ الکواکب الدریہ: ص۷۵، ۷۶]

ان کے علاوہ دیگر آثار کے لیے کتاب القراءۃ للبیہقی وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

آثار التابعین

۱ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس سوال: "کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟" کا جواب دیا کہ "جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو۔" [جزء القراءۃ: ۲۷۳ وسندہ حسن]

ایک اور روایت میں فرمایا: ((لَابُدَّ أَنْ تَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ مَعَ الْإِمَامِ.))

یہ ضروری ہے کہ تو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے۔

[مصنف عبدالرزاق: ۱۳۳/۲ ح۲۷۸۹ وتوضیح الکلام: ج۱ ص۵۳۰ وکتاب القراءت للبیہقی: ۲۳۷ شطرہ الآخر وصرح عبدالرزاق بالسماع عندہ]

۲ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

((اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ كُلِّ صَلٰوةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِكَ.))

امام کے پیچھے ہر نماز میں، سورۂ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۵ ح ۲۴۲ والسنن الکبریٰ لہ: ۲/۱۷۱ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ۱/ ۵۳۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۲]

۳ عامر الشعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

ظہر وعصر میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھ۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۳۷۴ ح ۳۷۶۴ وسندہ صحیح]

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے قراءت کو اچھا سمجھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ج ۱ ص ۳۷۵ ح ۳۷۷۲ وسندہ صحیح]

۴ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۳ ح ۳۷۵۰ وسندہ صحیح]

۵ ابو الملیح اسامہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ، امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۳۷۵ ح ۳۷۶۸ وسندہ صحیح وجزء القراءۃ: ۴۶]

۶ حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جس نماز میں امام بلند آواز سے نہیں پڑھتا اس کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی) ایک سورت پڑھ اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھ۔''

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۶ وسندہ صحیح، توضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۵]

۷ عروہ بن الزبیر رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور مازاد علی الفاتحہ) پڑھتے تھے۔ [موطا امام مالک: ۱/ ۸۵ ح ۱۸۶ وسندہ صحیح]

۸ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے غیر جہری (یعنی سری) نمازوں میں (فاتحہ اور مازاد علی

الفاتحہ) پڑھتے تھے۔ [موطا مالک: ۱/ ۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]

۹ نافع بن جبیر بن مطعم رحمہ اللہ امام کے پیچھے سری نمازوں میں (فاتحہ اور ماز اد علی الفاتحہ) پڑھتے تھے۔ [موطا مالک: ۱/ ۸۵ ح ۱۸۷ وسندہ صحیح]

تنبیہ: بریکٹوں میں فاتحہ اور ماز اد علی الفاتحہ کی صراحت دوسرے دلائل سے کی گئی ہے۔

آثار العلماء

۱ امام محمد بن ابراہیم بن المنذر النیسابوری رحمہ اللہ (متوفی ۳۱۸ھ) سکتاتِ امام میں فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

دیکھئے الاوسط لابن المنذر (ج ۳ ص ۱۱۰، ۱۱۱)

۲ امام اوزاعی رحمہ اللہ نے جہری نمازوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔

[دیکھئے حاشیہ جزء القراءة: ۶۶ وکتاب القراءة للبیہقی: ۲۴۷ وسندہ صحیح، وتوضیح الکلام: ج ۱ ص ۵۵۶]

۳ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لے۔ چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور جہری (دونوں نمازوں میں) سورۂ فاتحہ پڑھے''۔

[حاشیہ جزء القراءة: ۲۲۶ ومعرفۃ السنن والآثار للبیہقی: ج ۲ ص ۵۸ ح ۹۲۸ وسندہ صحیح]

اس قول کے راوی ربیع بن سلیمان المرادی نے کہا:

''یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا آخری قول ہے جو ان سے سنا گیا'' (ایضاً)

اس آخری قول کے مقابلے میں کتاب الأم وغیرہ کے کسی مجمل ومبہم قول کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اسے اس صریح نص کی وجہ سے منسوخ سمجھا جائے گا۔

۴ امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا:

((يَرَوْنَ الْقِرا ءةَ خَلْفَ الْإِمَامِ.))

وہ (یعنی ابن المبارک... وغیرہ) قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[سنن الترمذی: ح۳۱۱ باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام]

امام ترمذی رحمہ اللہ نے کتاب العلل (طبع دارالسلام ص۸۸۹) میں وہ صحیح سندیں ذکر کردی ہیں جن کے ذریعے امام عبداللہ بن المبارک رحمہ اللہ کے فقہی اقوال ان تک پہنچے تھے۔ ان میں سے ایک سند بھی ضعیف نہیں ہے۔

۵ امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[سنن الترمذی: ح۳۱۱ وکتاب العلل: ص۸۸۹ ب]

۶ امام بخاری رحمہ اللہ بھی جہری وسری نمازوں میں (فاتحہ کی) قراءت خلف الامام کے قائل تھے، جس پر یہ کتاب ''جزء القراءۃ'' اور صحیح البخاری (بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَۃِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ فِی الصَّلَوَاتِ کُلِّهَا فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ وَمَا یُجْهَرُ فِیْهَا وَمَا یُخَافَتُ: ح۷۵۵) گواہ ہیں۔

۷ امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیسابوری (متوفی ۳۱۱ھ) بھی جہری نمازوں میں قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔

[دیکھئے صحیح ابن خزیمہ: ج۳ ص۳۶ باب القراءۃ خلف الامام وان جہر الامام بالقراءۃ قبل: ح۱۵۸۱]

۸ امام ابن حبان البستی رحمہ اللہ بھی فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔

[دیکھئے صحیح ابن حبان، الاحسان: ج۳ ص۱۴۲ قبل: ح۱۷۹۱ باب ذکر الزجر عن ترک قراءۃ فاتحۃ الکتاب للمصلی فی صلاتہ مأموماً کان أو إماماً أو منفرداً]

۹ امام بیہقی رحمہ اللہ بھی قراءت خلف الامام کے قائل تھے۔ جس پر ان کی ''کتاب القراءت خلف الامام'' اور السنن الکبریٰ ومعرفۃ السنن والآثار، وغیرہ بہترین گواہ ہیں۔

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کا ثبوت (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۳) تابعین عظام رحمہم اللہ (۴) اور قابلِ اعتماد ائمہ اسلام سے قولاً و فعلاً ثابت ہے۔ لہٰذا یہ قول و عمل نہ قرآن کے خلاف ہے اور نہ حدیث کے اور نہ اجماع کے۔

والحمدللہ

جن روایات میں قراءت سے منع کیا گیا ہے اور انصات کا حکم دیا گیا ہے ان کا صحیح مطلب صرف یہ ہے کہ:

۱: امام کے پیچھے اونچی آواز سے نہ پڑھا جائے۔ (لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)

۲: جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھا جائے۔ (تکبیر تحریمہ، تعوذ قبل الفاتحہ تسمیہ قبل الفاتحہ اور لقمہ دینا اس سے مستثنیٰ ہے)

اس تطبیق وتوفیق سے تمام دلائل پر عمل ہو جاتا ہے اور کوئی تعارض باقی نہیں رہتا اور یہ بات ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ وہ راستہ انتہائی پسندیدہ راستہ ہے جس پر چلتے ہوئے قرآن وحدیث و اجماع وآثار سلف سب پر عمل ہو جائے اور کسی قسم کا تعارض اور ٹکراؤ باقی نہ رہے۔ جو لوگ دلائل شرعیہ کو آپس میں ٹکرا دیتے ہیں ان کی یہ حرکت انتہائی قابل مذمت ہے۔

امام ابن عبدالبر (متوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

"وَقَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ"

اور یقیناً علماء کا اجماع ہے کہ جو شخص امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ) پڑھتا ہے۔ اس کی نماز مکمل ہے اس پر کوئی اعادہ نہیں ہے۔

[الاستذکار: ۲/۱۹۳۔ الکواکب الدریہ: ص۵۲]

مولوی عبدالحیٔ لکھنوی حنفی نے صاف صاف لکھا ہے:

"لَمْ يَرِدْ فِيْ حَدِيْثٍ مَرْفُوْعٍ صَحِيْحٍ: النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَكُلُّ مَاذَكَرُوْهُ مَرْفُوْعًا فِيْهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ وَ إِمَّالَا يَصِحُّ"

کسی مرفوع صحیح حدیث میں فاتحہ خلف الامام کی ممانعت وارد نہیں ہے اور وہ (مخالفین فاتحہ خلف الامام) جو بھی مرفوع احادیث بیان کرتے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں یا ان کی کوئی اصل نہیں۔

[التعلیق الممجد: ص۱۰۱ حاشیہ نمبر۱، الکواکب الدریۃ: ص۵۳]

سیرت الامام البخاری رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم البخاری الجعفی رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔
حساب ابجد سے آپ کی تاریخ پیدائش ''صدق''، یعنی سچائی ہے۔

آپ کے جلیل القدر اساتذۂ کرام میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

احمد بن حنبل، احمد بن صالح المصری، اسحاق بن راہویہ، سلیمان بن حرب، عبداللہ بن الزبیر الحمیدی، علی بن عبداللہ المدینی، ابوبکر بن ابی شیبہ، یحییٰ بن معین، عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی وغیرہم رحمہم اللہ اجمعین۔ [تہذیب الکمال: ۱۶/۸۴، ۸۵]

آپ کے جلیل القدر شاگردوں میں سے چند کے نام درج ذیل ہیں:

ترمذی، ابن ابی عاصم، ابوبکر عبداللہ بن ابی داؤد، ابن ابی الدنیا، ابوزرعہ الرازی، ابو حاتم الرازی، امام الائمہ محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن نصر المروزی، مسلم بن الحجاج، محمد بن یوسف الفربری اور محمود بن اسحاق الخزاعی وغیرہم رحمہم اللہ۔ [ایضاً: ص۸۶، ۸۷]

آپ کی تصنیف کردہ چند مشہور کتابیں درج ذیل ہیں:

صحیح البخاری، التاریخ الکبیر، التاریخ الاوسط، التاریخ الصغیر، الضعفاء، خلق افعال العباد، الادب المفرد، جزء رفع الیدین اور جزء القراءۃ وغیرہ۔

[دیکھئے مقدمۃ التاریخ الصغیر/ الاوسط: ج۱ص۱۸]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''وَلَمْ أَرَأَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِيْ مَعْنَى الْعِلَلِ وَالتَّارِيْخِ وَمَعْرِفَةِ الْأَسَانِيْدِ'' میں نے علل، تاریخ اور سندوں کی پہچان والا، آپ جیسا کوئی شخص نہ عراق میں دیکھا اور نہ خراسان میں۔

[تاریخ بغداد: ج۲ص۲۷ وسندہ صحیح، العلل الصغیر ص۸۸۹]

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے انہیں ثقہ راویوں میں ذکر کر کے فرمایا:

''وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ جَمَعَ وَصَنَّفَ وَرَحَّلَ وَحَفِظَ وَ ذَاكَرَ وَ حَثَّ عَلَيْهِ وَكَثُرَتْ عِنَايَتُهُ بِالْأَخْبَارِ وَحِفْظِهِ لِلْآثَارِ مَعَ عِلْمِهِ بِالتَّارِيْخِ وَمَعْرِفَةِ أَيَّامِ النَّاسِ وَلُزُوْمِ الْوَرَعِ الْخَفِيِّ وَ الْعِبَادَةِ الدَّائِمَةِ إِلٰى أَنْ مَاتَ رَحِمَهُ اللّٰهُ''

وہ ان بہترین لوگوں میں سے تھے جنہوں نے (احادیث) جمع کیں اور کتابیں لکھیں، سفر کیا اور یاد رکھا، مذاکرہ کیا اور اس کی ترغیب دی۔ ان کی توجہ احادیث و آثار کے حفظ پر رہی، ساتھ ہی آپ علمِ تاریخ اور معرفتِ ایام رکھتے تھے۔ آپ ہمیشہ خفیہ پرہیزگاری اور عباداتِ مسلسل پر وفات تک کاربند رہے۔ رحمہ اللہ [کتاب الثقات: ۹/۱۱۳، ۱۱۴]

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''وَكَانَ إِمَامًا حَافِظًا حُجَّةً رَأْسًا فِي الْفِقْهِ وَالْحَدِيْثِ مُجْتَهِدًا مِن أَفْرَادِ العَالَمِ مَعَ الدِّيْنِ وَالْوَرَعِ وَالتَّأَلُّهِ''

آپ فقہ و حدیث میں امام، حافظ، حجت، سردار اور مجتہد (مطلق) تھے۔ دین، پرہیزگاری اور عبادت گزاری کے ساتھ دنیا کے چنیدہ لوگوں میں سے تھے۔ [الکاشف: ج۳ ص۱۸]

حافظ ابن حجر نے فرمایا: ''جَبَلُ الْحِفْظِ وَإِمَامُ الدُّنْيَا فِيْ فِقْهِ الْحَدِيْثِ''

آپ حافظے کا پہاڑ اور فقۂ حدیث میں (ساری) دنیا کے امام تھے۔

[تقریب التہذیب: ۵۷۲۷]

کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم الرازی (۱۹۱/۷) میں منقول ہے کہ محمد بن یحییٰ نیشاپوری (الذہلی) کے خط کی وجہ سے ابو حاتم الرازی اور ابو زرعہ الرازی نے امام بخاری سے روایت ترک کر دی تھی۔ اس کے دو جواب ہیں:

۱: ایک ثقہ راوی سے اگر کوئی ثقہ راوی روایت ترک کردے تو وہ ثقہ راوی متروک نہیں بن جاتا۔ امام مسلم نے محمد بن یحییٰ الذہلی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ترک کر دی تھی، کیا امام ذہلی کو بھی متروک سمجھا جائے گا؟

یہاں پر بطور اطلاع عرض ہے کہ حنفی علماء امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو ثقہ سمجھتے ہیں۔ ابو حاتم رازی فرماتے ہیں:

ثُمَّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِآخِرَةٍ

پھر آخر میں ابن المبارک نے انہیں ترک کر دیا تھا۔

[کتاب الجرح والتعدیل: ج۸ص۴۴۹]

کیا خیال ہے؟ کیا امام ابوحنیفہ کو اب حنفی حضرات متروک سمجھیں گے؟

۲: تہذیب الکمال وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام ابوحاتم الرازی اور امام ابوزرعہ الرازی دونوں نے امام بخاری سے روایت بیان کی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ کتاب الجرح والتعدیل والی روایت ترک: منسوخ ہے اور منسوخ سے استدلال کرنا جائز نہیں ہوتا۔ اس منسوخیت کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام ابوزرعہ الرازی نے اپنی کتاب الضعفاء میں امام بخاری کا ذکر تک نہیں کیا۔ وہ اگر ان کے نزدیک ضعیف یا متروک ہوتے تو کتاب الضعفاء میں ان کا ذکر ضرور کرتے۔ اس کے برعکس ابوزرعہ نے کتاب الضعفاء میں امام ابوحنیفہ کا علانیہ ذکر کیا ہے۔ (ج۲ص۶۶۴ ترجمہ نمبر ۳۳۸) اور کہا ہے:

"كَانَ أَبُوحَنِيفَةَ جَهْمِيًّا"

ابوحنیفہ جہمی (یعنی غیر سنی) تھے۔ [کتاب الضعفاء: ج۲ص۵۷۰]

امام ابوزرعہ نے جناب ابوحنیفہ کو اہل سنت والجماعت سے نکال کر بدعتی فرقے جہمیہ میں شمار کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عدالت وامامت پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے اور ان کی کتاب صحیح بخاری کو **اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللّٰهِ** کی تلقی بالقبول حاصل ہے۔ دیو

بندیوں کے بہت سے اکابر صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ و صحیح سمجھتے ہیں۔ مثلاً:

1. رشید احمد گنگوہی [تالیفات رشیدیہ: ص ۳۳۷، ۳۴۳]
2. قاری محمد طیب [فضل الباری: ج ا ص ۲۶]
3. عبدالحق حقانی [عقائد الاسلام: ص ۱۰۰ اپسند کردہ محمد قاسم نانوتوی، ایضاً: ص ۲۶۴]
4. مفتی رشید احمد لدھیانوی

["حالانکہ امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری" احسن الفتاوی: ج ا ص ۳۱۵]

5. محمد تقی عثمانی [درس ترمذی: ج ا ص ۶۸]
6. سرفراز خان صفدر گکھڑوی [حاشیہ احسن الکلام: ج ا ص ۱۸۷ و احسان الباری: ص ۳۴ بحوالہ سرفراز خان صفدر اپنی تصانیف کے آئینہ میں: ص ۲۴]
7. پرائمری ماسٹر امین اوکاڑوی

[مجموعہ رسائل: طبع اول ستمبر ۱۹۹۴ء ج ۳ ص ۲۶۲، فرقہ غیر مقلدین کی ظاہری علامات: حوالہ نمبر ۱۶]

شاہ ولی اللہ الدہلوی نے لکھا ہے:

"صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بارے میں تمام محدثین متفق ہیں کہ ان میں تمام کی تمام متصل اور مرفوع احادیث یقیناً صحیح ہیں یہ دونوں کتابیں اپنے مصنفین تک بالتواتر پہنچی ہیں۔ جو ان کی عظمت نہ کرے وہ بدعتی ہے۔" [حجۃ اللہ البالغۃ: ج ا ص ۲۴۲ مترجم اردو: عبدالحق حقانی]

انور شاہ کشمیری دیوبندی نے ایک خواب بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کو صحیح بخاری پڑھ کر سنائی گئی، اس مجلس میں آٹھ آدمی تھے، ایک حنفی تھا۔ کشمیری صاحب فرماتے ہیں کہ "یہ خواب یقیناً بیداری والا ہے اور اس کا انکار جہالت ہے۔" [فیض الباری: ج ا ص ۲۰۴]

"حکایات اولیاء عرف ارواح ثلاثہ" میں ایک آدمی کے بارے میں لکھا ہوا ہے:

"میں نے اپنی آنکھوں سے تمہیں دونوں جہان کے بادشاہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے بخاری پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔" [ص ۲۷۲ حکایت نمبر ۲۵۴]

امام بخاری ۲۵۶ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات بحساب ابجد "نور"

ہے۔ابتدا: صدق، انتہا: نور، رحمۃ اللہ علیہ۔

امین اوکاڑوی دیوبندی اور اس کے اسلاف کے اکاذیب وافتراءات

① اوکاڑوی نے لکھا ہے کہ: ''امام بخاری کے سرپرست اور استاد امام ابوحفص کبیر نے پیغام بھیجا کہ آپ صرف درس حدیث دیا کریں اور فتویٰ نہ دیں۔'' [مقدمہ جزء القراءۃ ص۱۲]

اور لکھا ہے کہ: ''چنانچہ آپ نے فتویٰ دیا کہ دو بچے ایک بکری کا دودھ پی لیں تو ان کا آپس میں نکاح حرام ہے۔'' [المبسوط للسرخسی: ج۳۰ ص۲۹۷ .....'' ایضا: ص۱۲]

سرخسی مذکور محمد بن محمد بن محمد ہے جو کہ ۵۴۴ھ میں مرا۔

[دیکھئے حاشیہ الجواہر المضیہ: ۱۳۰/۲ والفوائد البھیۃ: ص۱۸۹]

امام بخاری اور ابوحفص احمد بن حفص الکبیر، اس سرخسی کی پیدائش سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ یہ عین ممکن ہے کہ سرخسی مذکور نے اپنی بیان کردہ حکایت اس شیطان سے سنی ہو جس کا ذکر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کیا ہے:

''شیطان انسانی شکل وصورت میں قوم (لوگوں) کے پاس آ کر ان سے کوئی جھوٹی بات کہہ دیتا ہے۔ لوگ منتشر ہوتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسے آدمی سے، یہ بات سنی ہے جس کی شکل سے واقف ہوں لیکن اس کا نام نہیں جانتا۔''

[صحیح مسلم: مترجم اردو ج۱ ص۳۸۔ ترقیم دارالسلام: ۱۷]

سرخسی کا ثقہ ہونا محدثین کرام سے ثابت نہیں ہے۔ عبدالقادر القرشی وغیرہ متعصبین اور بے کار لوگوں کا اسے ''امام کبیر'' قرار دینا چنداں مفید نہیں ہے۔ سرخسی کے بعد والوں نے یہ روایت سرخسی سے ہی نقل کر رکھی ہے۔ [دیکھئے البحر الرائق، فتح الکبیر، الکشف الکبیر، الجواہر المضیہ، تاریخ خمیس للبکری، الخیرات الحسان لابن حجر الہیتمی المبتدع وغیرہ]

عبدالحئ لکھنوی نے باوجود متعصب حنفی ہونے کے اس واقعہ کا انکار کیا ہے۔ [الفوائد البھیۃ: ص۱۸۸]

اوکاڑوی نے اس جھوٹے قصے کو باسند صحیح ثابت کرنے کے بجائے امام یحییٰ بن معین اور امام عبدالرحمٰن بن مہدی پر جرح شروع کر دی ہے۔ حالانکہ ابن الجوزی (ص۲۷) کا حوالہ بے اصل ہے اور تاریخ بغداد (۶/ ۶۶) المحدث الفاصل (ص ۲۴۹ ح ۱۵۷) اور طبقات الشافعیہ (۱/ ۲۲۹) والی روایت کا راوی ''رجل'' نامعلوم و مجہول ہے۔

اس طرح کی مجہول و موضوع روایتوں کی بنیاد پر ہی یہ لوگ محدثین کرام پر تنقید و جرح کرتے ہیں۔

② اوکاڑوی نے بغیر کسی حوالے کے لکھا ہے کہ

''امام بخاری اور ان کے بعض ساتھیوں نے فتویٰ دیا کہ ایمان مخلوق ہے۔''

[مقدمہ جزء القراءۃ: ص۱۳]

یہ بات بے سند و بے اصل ہے۔

③ اوکاڑوی نے لکھا ہے:

''تاہم طحاوی ج ۱ ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے سنی'' [جزء القراءۃ: ص۵۸ ح ۳۸]

حالانکہ طحاوی کے محولہ بالا صفحے پر لکھا ہوا ہے:

''عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ''

[دیکھئے جزء القراءۃ بتحقیقی: ح۳۸]

امام بخاری نے جزء القراءۃ میں ایک جگہ فرمایا کہ: ''قال لنا أبو نعیم'' [ح: ۴۸]

تو اوکاڑوی نے کہا: ...... ''اس سند میں نہ بخاری کا سماع ابونعیم سے ہے اور......''

[جزء القراءۃ اوکاڑوی ص۶۴]

عرض ہے کہ جب ''قال لنا'' سماع نہیں تو مجرد ''قال'' کہاں سے سماع ہو گیا ہے؟

④ اوکاڑوی نے کہا:

''دوسرا صحیح السند قول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْرَءُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ کہ امام

کے پیچھے کوئی شخص قراءت نہ کرے۔'' [مصنف ابن ابی شیبہ: ج۱ص۳۷۶] (ایضاً: ص۶۳)
مصنف میں آپ ﷺ کی ایسی روایت نہ محولہ بالا صفحے پر موجود ہے نہ کہیں اور۔ یاد رہے کہ جابر رضی اللہ عنہ کے قول: لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ [مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۶ ح ۳۷۸۶]
کو ''آپ ﷺ نے فرمایا'' کہنا بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔

⑤ اوکاڑوی نے کہا:

''حضرت عمر نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو فرمایا:
تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ تجھے امام کی قراءت کافی ہے''۔ [ایضاً: ص۶۶]

عرض ہے کہ جناب نافع اور انس بن سیرین رحمہما اللہ دونوں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ (دیکھئے جزء القراءۃ بتحقیقی: ح۵۱) تو سوال یہ ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے بعد دنیا میں دوبارہ زندہ ہو کر انہیں کب یہ فتویٰ دیا تھا؟ جھوٹ بولنے والوں کے جھوٹ بولنے کی بھی آخر کوئی حد ہوتی ہے۔ امین اوکاڑوی صاحب نے تو جھوٹ کا ''لک'' توڑ کر رکھ دیا ہے۔

جزء القراءۃ کے نسخے

میرے پاس جزء القراءۃ کے درج ذیل نسخے ہیں:

① نسخہ سعید زغلول، مطبوعہ: المکتبۃ التجاریہ مکۃ المکرّمہ: مصطفیٰ احمد الباز......
اس نسخے کو اصل قرار دے کر اس کا ترجمہ اور حواشی لکھے گئے ہیں۔

② مجاہد علی مجاہد بن اللہ وسایا، پتن روڈ بستی کھوکھر آباد شور کوٹ شہر، ضلع جھنگ کا قلمی نسخہ (مخطوطہ) اس نسخے کے لیے اشارہ ''مخطوطہ'' کے لفظ سے کیا گیا ہے۔
اس نسخے میں بکثرت اخطاء موجود ہیں لیکن بعض جگہ عبارت صحیح ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا گیا ہے۔

③ شیخنا الأستاذ محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۰۸ھ) کی مراجعت اور شیخنا

ابوالفضل فیض الرحمٰن الثوری رحمہ اللہ (متوفی ۱۴۱۷ھ) کی تعلیق والانسخہ جسے المکتبۃ السّلفیہ شیش محل روڈ لاہوراور کراچی سے ۱۴۰۲ھ میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ بہترین نسخہ ہے۔ راقم الحروف نے اس نسخے سے بہت زیادہ استفادہ کیا ہے اور اصل نسخے کی اخطاء کی اصلاح کر دی ہے۔ اس نسخے کے لیے ''ع'' کی رمز اختیار کی گئی ہے۔

④ خالد بن نور حسین گرجاکھی کے ترجمہ وتحشیہ والانسخہ جسے ادارہ احیاء السنۃ گھرجاکھ گوجرانوالہ نے جون ۱۹۸۴ء میں شائع کیا ہے۔ اس کی رمز ''ن'' اختیار کی گئی ہے۔

⑤ محمد امین صفدر اوکاڑوی دیوبندی کے ترجمہ وتشریح والانسخہ جسے مکتبہ امدادیہ ملتان پاکستان نے شائع کیا ہے۔

میری اس کتاب میں اوکاڑوی کے اعتراضات، افتراءات اور مغالطات وغیرہ کے جوابات موجود ہیں۔ والحمدللہ

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ غیر جانبداری سے کریں۔ اگر راقم الحروف کی کہیں غلطی معلوم ہو جائے تو مجھے یا ناشر کو اطلاع دیں تاکہ علانیہ اس سے رجوع کیا جا سکے۔ باطل میں جھگڑا کرنے سے بہتر ہے کہ آدمی فوراً حق کی طرف رجوع کرے۔ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ.

اعلان نمبر ۱:

میں ہر اس قول و فعل سے بری ہوں جو قرآن، حدیث، اجماع اور آثار السلف کے خلاف کسی سے یا مجھ سے صادر ہوا ہے۔ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ .

اعلان نمبر ۲:

میری جس تحریر میں دیوبندیوں و بریلویوں کے ساتھ حنفی کا لفظ لکھا گیا ہے وہ عرف کے لحاظ سے لکھا گیا ہے ورنہ حقیقت میں یہ حضرات حنفی نہیں ہیں۔ لہٰذا اسے منسوخ سمجھا جائے۔

اعلان نمبر ۳:

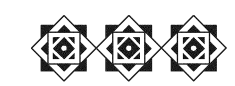
مجھ سے تحقیق حدیث اور تحقیق اسماء الرجال میں جو بھی غلطی ہوئی ہے، میں اس سے

رجوع کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل کرے جو مجھے میری غلطیوں پر تنبیہ احسن کرے۔

اعلان نمبر۴:

میری ہر سابقہ، جدید اور مستقبل کی صرف وہی کتاب معتبر اور قابل اعتماد ہے جس کے ہر اڈیشن کے آخر میں میرے دستخط مع تاریخ ہوں۔ میری موت کے بعد یہ حق میری اولاد اور ورثاء کو حاصل ہے۔ میں ایسی کسی کتاب کا ذمہ دار نہیں ہوں جس کے آخر میں میرے دستخط مطبوع نہیں ہیں۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

حافظ زبیر علی زئی
مدرسہ اہل حدیث حضرو ضلع اٹک
(3 دسمبر 2003ء)



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام فی القراء ة خلف الا مام

١. حَدَّثَنَا☆ مَحْمُودٌ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْجُعْفِيُّ الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ❶ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلٰى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ فِي الصَّلَوَاتِ فَاقْرَأْ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ أُخْرٰى فِي الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَفِي الْآخِرَةِ مِنَ الْمَغْرِبِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ.

[۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی: انھوں نے کہا کہ (امام) محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرة الجعفی البخاری نے فرمایا: ہمیں عثمان بن سعید (الکوفی) نے حدیث سنائی، انھوں نے عبیداللہ بن عمرو (بن ابی الولید الرقی) کو (روایت کرتے ہوئے) سنا، وہ اسحاق بن راشد سے وہ (امام محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب) الزہری سے، وہ عبیداللہ بن ابی رافع مولیٰ بنی ہاشم سے، وہ (سیدنا) علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: جب امام نمازوں میں جہر (سے قراءت) نہ کرے تو سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری سورت ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں پڑھ اور ظہر و عصر کی آخری دو رکعتوں، مغرب کی آخری رکعت اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھ۔

تخریج: ((إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ)) اسے دارقطنی (۱/۳۲۳ ح۱۲۱۹) بیہقی (۲/ ۱۶۸ و کتاب القراءة خلف الامام ص۹۳ ح ۱۹۶، ۱۹۷ و ص۱۲۴ ح ۲۹۸) اور ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۷۳

❶ من ''ن'' نسخۃ الشیخ نور حسین گرجاکھی و من ''ع'' الشیخ عطاءاللہ حنیف'' وفی الأصل: عبدالله، وهو خطأ.

☆ یعنی'' قال محمد بن أحمد بن موسى الملاحمي : حدثنا محمود بن إسحاق الخزاعي..''

ح ۳۷۵۳) نے امام زہری سے بیان کیا ہے۔ دارقطنی نے کہا: ''هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.'' بیہقی نے کہا: ''ذکر روایة صحیحة'' نیز دیکھئے۔یہی کتاب، حدیث:۵۴۔

فوائد: ① یہ روایت زہری سے معمر بن راشد، معقل بن عبیداللہ اور سفیان بن حسین نے مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی ہے۔ مفہوم تقریباً ایک ہی ہے۔ ② زہری مدلس ہیں۔ لہٰذا یہ سند ان کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ دیکھئے راقم الحروف کی کتاب ''اَلْكَوَاكِبُ الدُّرِّيَةُ فِيْ وُجُوْبِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْجَهْرِيَّةِ'' ص ۶۶، مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳ ح ۳۷۵۴) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸) میں اس کا ایک ضعیف شاہد ہے۔ ③ علی رضی اللہ عنہ سے فاتحہ خلف الإمام کی ممانعت ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث:۵۴۔ ④ محمود بن اسحاق الخزاعی موثق و حسن الحدیث ہیں جیسا کہ مقدمۃ التحقیق: ص ۱۸، ۱۹ میں گزر چکا ہے۔

۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ [حَدَّثَنَا [1] عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ] أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

[۲] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زہری نے حدیث بیان کی، کہا: وہ (سیدنا) محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے (بیان کرتے ہیں کہ) بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (شخص) کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

تخریج: ((صَحِيْحٌ)) یہ روایت اسی سند (علی بن عبداللہ: أنبأ نا سفیان) کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۹۲ ح ۷۵۶) اور خلق افعال العباد للبخاری (ص ۱۰۱ ح ۵۲۰) میں موجود ہے۔

[1] من ''ع'' نسخۃ الشیخ عطاء اللہ حنیف الفوجیانی رحمۃ اللہ علیہ، وسقط من الاصل۔

امام مسلم نے اپنی صحیح (۲/ ۸ ح ۳۴/۳۹۴) میں اسے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔لہٰذا یہ روایت متفق علیہ ہے۔

فوائد: ① اس کے راوی عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الإمام کے قائل و فاعل تھے۔ دیکھئے حدیث: ۶۵۔سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ''یہ بالکل صحیح بات ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے اور ان کی یہی تحقیق اور یہی مسلک و مذہب تھا۔'' [احسن الکلام: ج۲ص۱۴۲طبع دوم]

اور یہ بات اصول میں تسلیم شدہ ہے کہ راوی (صحابی) اپنی روایت کے مفہوم کو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ جانتا ہے۔ [الکواکب الدریہ:ص۱۳،وانظرص۱۴]

② درج بالا حدیث کے بارے میں عینی حنفی (متوفی ۸۵۵ھ) نے لکھا ہے:

اِسْتَدَلَّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَمَالِكٌ وَ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ وَ أَبُوْ ثَوْرٍ وَ دَاوُدُ عَلٰى وُجُوْبِ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ جَمِيْعِ الصَّلَوٰةِ. [عمدۃ القاری: ج۶ص۱۰طبع دارالفکر]	اس حدیث سے عبداللہ بن مبارک، اوزاعی، مالک، شافعی، احمد، اسحاق (بن راہویہ)، ابو ثور اور داود (الظاہری) نے تمام نمازوں میں فاتحہ خلف الامام پڑھنے کے وجوب (فرضیت) پر استدلال کیا ہے۔

مذکورہ حدیث عبادہ اور حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما (۱۱) کے بارے میں امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وَإِنَّ حَدِيْثَ عُبَادَةَ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَدُلَّانِ عَلٰى فَرْضِ أُمِّ الْقُرْاٰنِ.''

[کتاب الام: ج۱ص۱۰۳،الکواکب الدریۃ:ص۱۶]

بے شک عبادہ اور ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہما) کی حدیثیں سورۂ فاتحہ کی فرضیت پر دلالت کرتی ہیں۔

۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ: حَدَّثَنَا	[۳] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے

أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ مَحْمُوْدَ بْنَ الرَّبِيْعِ وَكَانَ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِهٖ مِنْ بِئْرٍ لَهُمْ أَخْبَرَهٗ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهٗ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یعقوب بن ابراہیم (بن سعد) نے حدیث سنائی، کہا: میرے ابا (ابراہیم بن سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) نے ہمیں حدیث سنائی، وہ صالح (بن کیسان) سے، وہ زہری سے (بیان کرتے ہیں کہ) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے (پیار سے) ان کے کنویں (کے پانی) سے کلی پھینکی تھی، انہوں نے (زہری کو) خبر دی کہ انہیں (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۲۳) میں اسی سند و متن سے موجود ہے۔ اسے امام مسلم نے یعقوب بن ابراہیم کی سند سے روایت کیا ہے۔ [صحیح مسلم: ۲/۹ ح ۳۹۴/۳۶]

فوائد: امام خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

"عُمُوْمُ هٰذَا الْقَوْلِ يَأْتِيْ عَلٰى كُلِّ صَلٰوةٍ يُصَلِّيْهَا الْمَرْءُ وَحْدَهٗ أَوْمَنْ وَرَاءَ الْإِمَامِ أَسَرَّ إِمَامُهُ الْقِرَاءَةَ أَوْجَهَرَ بِهَا."

اس حدیث کا عموم ہر اس نماز کو شامل ہے جو کوئی شخص اکیلے پڑھتا ہے یا امام کے پیچھے پڑھتا ہے۔ اس کا امام قراءت بالسر کر رہا ہو یا قراءت بالجہر کرے۔

[اعلام الحدیث فی شرح صحیح البخاری: ج ۱ ص ۵۰۰ والکواکب الدریۃ: ص ۱۳]

٤. أَنْبَأَنَا المَلَاحِمِيُّ قَالَ: إِنَّ الْهَيْثَمَ ابْنَ كُلَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ [الدُّوْرِيُّ] [1] قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ الَّذِيْ مَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ وَجْهِهِ مِنْ بِئْرٍ لَهُمْ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.))

قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ :مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ : "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا" وَ عَامَّةُ الثِّقَاتِ لَمْ يُتَابِعْ مَعْمَرًا فِيْ قَوْلِهٖ "فَصَاعِدًا" مَعَ أَنَّهُ قَدْ أَثْبَتَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَقَوْلُهُ "فَصَاعِدًا" غَيْرُ مَعْرُوْفٍ، مَا أَرَدْتُّهُ حَرْفًا أَوْأَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ؟ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ كَقَوْلِهٖ:لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا فَقَدْ تُقْطَعُ الْيَدُفِيْ دِيْنَارٍ وَ فِيْ أَكْثَرَ مِنْ دِيْنَارٍ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَيُقَالُ: إِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ إِسْحَاقَ

[۴] (جزء القراءت کے راوی: ابونصر محمد بن احمد بن محمد بن موسیٰ البخاری) الملاحمی نے ہمیں خبر دی، کہا: بے شک ہیثم بن کلیب نے کہا: ہمیں عباس بن محمد الدوری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یعقوب (بن ابراہیم بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: میرے ابا (ابراہیم بن سعد بن ابراہیم) نے ہمیں حدیث بیان کی، وہ صالح (بن کیسان) سے، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، انہیں (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے خبر سنائی جن کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے ان کے کنویں سے (پانی پی کر پیار سے) کلی کی تھی۔ انہیں (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) نے خبر دی ، بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں (ہوتی)"

بخاری نے کہا اور معمر (بن راشد) نے زہری سے نقل کیا کہ "اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے، پس جو زیادہ کرے" عام ثقہ راویوں نے "پس جو زیادہ کرے" (کے لفظ) میں معمر کی متابعت نہیں کی۔

باوجود یکہ انہوں نے سورۂ فاتحہ کا اثبات بیان

[1] م من۔ع

تَابَعَ مَعْمَرًا وَ أَنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ رُبَمَا رَوٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ ثُمَّ أَدْخَلَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ غَيْرَهُ وَلَا[نَعْلَمُ] [1] أَنَّ هٰذَا مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهٖ أَمْ لَا.

کیا ہے اور ان کا قول فصاعداً (پس جو زیادہ کرے) معروف (محفوظ و مشہور) نہیں ہے۔ اس سے میری مراد یہ نہیں کہ کوئی (بھی فاتحہ سے زیادہ) ایک حرف یا اس سے زائد نہیں پڑھ سکتا۔ اس کی مثال اس حدیث کی طرح ہے کہ ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار (کی چوری) میں، پس زیادہ، پس ہاتھ یقیناً دینار اور دینار سے زیادہ (چوری) پر کاٹا جاتا ہے۔

بخاری نے کہا: اور کہا جاتا ہے کہ عبدالرحمٰن بن اسحاق (القرشی المدنی) نے معمر بن راشد کی متابعت کی ہے اور (بات یہ ہے کہ) بے شک عبدالرحمٰن (مذکور) زہری سے بعض اوقات روایت بیان کرتا ہے، پھر اپنے اور زہری کے درمیان دوسروں کو (سلسلۂ سند میں) داخل کر دیتا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ یہ اس کی صحیح حدیث میں سے ہے یا نہیں۔

(۴) تخریج: ((صحیح))

دیکھئے حدیث سابق ۳، اسے ابوعوانہ الاسفرائنی نے مستخرج میں عباس بن محمد الدوری سے بیان کیا ہے۔ (۱۲۴/۲)

فوائد: ① یہ روایت امام بخاری کی بیان کردہ نہیں ہے بلکہ محمود بن اسحاق کے شاگرد الملاحمی (محمد بن احمد بن موسیٰ) کی ہے۔ دیکھئے ص ۴۲، ملاحمی سے اس کا شاگرد بیان کر رہا

[1] من ع وجاء في الأصل "تعلم"

ہے۔ ② صحیح مسلم کی ایک روایت میں فصاعداً کا لفظ ہے (۹/۲ ح ۳۷/۳۹۴ عن معمر بن راشد) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی، پس جو زیادہ پڑھے۔

بعض لوگ اس روایت کا یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ ''نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جس نے سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور قرآن نہ پڑھا'' حالانکہ یہ ترجمہ غلط ہے۔ فصاعداً (ف صاعداً) کا مطلب ہے ''پس زیادہ'' اس کا یہ مطلب نہیں کہ ''اور زیادہ'' ''فصاعداً'' کو ''و صاعداً'' بنا دینا بعض الناس کی شعبدہ بازی ہے۔ فصاعداً والی حدیث کے بارے میں جناب انور شاہ صاحب کشمیری فرماتے ہیں:

'' ثُمَّ زَعَمَ الْأَحْنَافُ مُرَادُ الْحَدِيْثِ وُجُوْبُ الْفَاتِحَةِ وَوُجُوْبُ ضَمِّ السُّوْرَةِ وَلٰكِنَّهُ يُخَالِفُ اللُّغَةَ فَإِنَّ أَرْبَابَ اللُّغَةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى أَنَّ مَابَعْدَ الْفَاءِ يَكُوْنُ غَيْرَ ضَرُوْرِيٍّ وَصَرَّحَ بِهٖ سِيْبَوَيْهِ فِي الْكِتَابِ فِيْ بَابِ الْإِضَافَةِ ''

پھر احناف نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس حدیث سے مراد فاتحہ اور سورت ملانے کا وجوب ہے لیکن یہ (بات) لغت کے خلاف ہے کیونکہ اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ ''ف'' کے بعد جو ہو وہ غیر ضروری ہوتا ہے۔ سیبویہ (نحوی) نے (اپنی) الکتاب کے باب الاضافہ میں اس کی صراحت کی ہے۔

[العرف الشذی: ج ۱ ص ۷۶ باب ماجاء فی القراءۃ خلف الامام]

حدیث '' لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّافِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا '' (ہاتھ نہ کاٹا جائے مگر چوتھائی دینار [یا اس کی مالیت کی چوری] میں، پس زیادہ) سے امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ فصاعداً کا مطلب ''پس زیادہ'' ہوتا ہے۔ ''اور زیادہ'' نہیں ہوتا، کیونکہ چوتھائی دینار یا اس کی مالیت کی چوری میں ہاتھ کٹ جاتا ہے۔ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ کی شرط شریعتِ مطہرہ سے ثابت نہیں ہے۔ لہٰذا فصاعداً والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ پھر جس کی مرضی ہے وہ اس سے زیادہ پڑھے۔ یہ زیادہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ یاد رہے کہ جہری نماز میں مقتدی کو فاتحہ سے زیادہ پڑھنے کی اجازت نہیں ہے۔ دیکھئے

حدیث: ۶۵۔ ③ عبدالرحمٰن بن اسحاق (القرشی) کی روایت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۲۳،۲۴ح۲۹) میں موجود ہے۔

۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

[۵] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے حدیث سنائی، وہ زہری سے، وہ (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے (روایت) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔

تخریج: ((**صحیح**)) یہ روایت سفیان بن عیینہ کی سند سے گزر چکی ہے، نمبر۲۔

فوائد: ① سنن ابی داؤد میں سفیان بن عیینہ کی اس روایت کے آخر میں ''فصاعداً'' کا لفظ بھی ہے، (ح۸۲۲ بَابُ مَنْ تَرَكَ الْقِرَاءَةَ فِيْ صَلَاتِهٖ) امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ.'' سفیان (بن عیینہ) نے کہا: (یہ) اس کے لیے ہے جو اکیلے نماز پڑھے۔ [سنن ابی داؤد: ج۱ص۱۲۶]

یہ قول سفیان بن عیینہ سے ثابت نہیں ہے۔ سفیان رحمہ اللہ ۱۹۸ ہجری میں فوت ہوئے، جبکہ امام ابوداؤد، ۲۰۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ لہٰذا یہ قول منقطع ہونے کی وجہ سے ثابت ہی نہیں ہے اور یہاں یہ خیال کرنا غلط ہے کہ ابوداؤد نے یہ قول قتیبہ بن سعید یا ابن السرح سے سنا ہوگا۔ اگر ان سے سنا ہوتا تو یہ نہ فرماتے کہ ''قال سفیان'' بلکہ فرماتے ''قال قتیبہ أو ابن السرح: قال سفیان''۔ ② آنے والی روایت (ح۶) میں امام زہری کے سماع کی تصریح موجود ہے۔ اس کے باوجود بعض الناس نے لکھا ہے کہ ''اور یہ سند بھی

ضعیف ہے کیونکہ زہری مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے' حالانکہ تصریح سماع بھی ثابت ہے اور یہ روایت صحیح بخاری وصحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ رشید احمد گنگوہی دیوبندی (اوثق العریٰ: ص ۱۸، ۲۹) وتالیفات رشیدیہ (ص ۳۴۷، ۳۴۳، ۳۴۴) اور محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند (فضل الباری: ج ۱ ص ۲۶) وغیرہما نے صحیح بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہ الدہلوی نے صحیح بخاری وصحیح مسلم کے بارے میں لکھا ہے:

''جوان کی عظمت نہ کرے جو بدعتی ہے وہ مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے''

[حجۃ اللہ البالغۃ: اردو ج ۱ ص ۲۴۲ واللفظ لہ وعربی ج ۱ ص ۱۳۴ نیز دیکھئے مقدمہ ص ۳۶، ۳۷]

٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ''لَاصَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ'' وَسَأَلْتُهُ عَنْ رَّجُلٍ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ قَالَ: أَرٰى يَعُوْدُ لِصَلَاتِهٖ وَ إِنْ ذَكَرَ ذٰلِكَ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَلَا أَرٰى [إلا] [1] أَنْ يَّعُوْدَ لِصَلَاتِهٖ.

[٦] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی کہا: ہمیں عبداللہ (بن صالح: کاتب اللیث بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب الزہری سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں (سیدنا) محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، وہ (سیدنا) عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا (کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی نماز نہیں (ہوتی) جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے۔''

[1] من۔ ع

اور میں نے ان سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو قراءت بھول جائے تو انہوں نے فرمایا: ''میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنی نماز دہرائے اور اگر اسے دوسری رکعت میں (بھی) یاد آئے تو میرا یہی خیال ہے کہ وہ اپنی نماز (یعنی رکعت) دہرائے۔

(٦) تخریج: ((صحیح)) اسے مسلم نے بھی یونس بن یزید سے بیان کیا ہے۔ (٢/ ٩ ح٣٥/ ٣٩٤) نیز دیکھئے حدیث: ٢۔

٧. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ فَنَادٰى: ((أَنْ لَّا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَازَادَ.))

[٧] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں جعفر (بن میمون) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عثمان النہدی (عبدالرحمٰن بن مل) نے حدیث بیان کی، وہ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے (منادی کرنے کا) حکم دیا، پس انہوں نے (منادی) کر دی کہ اس (شخص) کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اور جو زیادہ کرے۔

(٧) تخریج: ((ضعیف)) اسے ابوداؤد (٨١٩، ٨٢٠) اور احمد (٢/ ٤٢٨ ح ٩٥٢٥) نے یحییٰ بن سعید القطان سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔ ان دونوں کتابوں میں ''فمازاد''

کے الفاظ ہیں۔ نیز دیکھئے حدیث:۸۴، ۹۹، ۲۹۹، اس کا راوی جعفر بن میمون جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین، یعقوب بن سفیان اور نسائی وغیرہم نے ضعیف قرار دیا ہے۔ عقیلی نے اس حدیث کے بارے میں ''ولا یتابع علیه'' کے الفاظ لکھے ہیں۔

۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يُجْزِئُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ إِنْ زَادَ فَهُوَ خَيْرٌ.

[۸] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری البیکندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج سے، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ (سیدنا) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: سورۂ فاتحہ (پڑھنے) کے ساتھ نماز جائز (ہو جاتی) ہے اور اگر (فاتحہ سے) زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

(۸) تخریج: ((**صحیح**)) اسے حمیدی (۹۹۶ بتحقیقی) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص۱۹ ح ۱۵) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے اور بخاری (۷۷۲) و مسلم (۳۹۶/۴۴) نے ابن جریج کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ عطاء بن ابی رباح سے دوسرے راوی بھی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔ (حاشیتی علی مسند الحمیدی: ج ۱ ص ۶۸۶ مخطوط)

فوائد: ① اس صحیح حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے اور فاتحہ کے علاوہ پڑھنا بہتر اور مسنون ہے۔ یاد رہے کہ صحیح حدیث کی رو سے جہری نمازوں میں مقتدی صرف سورۂ فاتحہ ہی پڑھے گا۔ فاتحہ سے زیادہ قراءت نہیں کرے گا۔ دیکھئے حدیث: ۶۵

② کسی صحابی سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ فاتحہ کے علاوہ بھی پڑھنا فرض ہے۔ لہٰذا الفقیہ المجتہد المحدث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کی صحت پر اجماع ہے۔ والحمد للہ

عمرو بن حریث، جابر بن سمرہ، عبداللہ بن السائب وغیرہم (رضی اللہ عنہم) کی روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ کے علاوہ بھی قرآن پڑھا ہے۔ اس سے ما زاد علی الفاتحہ کی فرضیت ثابت نہیں ہوتی بلکہ صرف سنیت ہی ثابت ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ ''فاتحہ کے بعد سورت پڑھنا واجب ہے'' یہ قول درج بالا حدیث کے سراسر خلاف ہے۔

③ ابن جریج صحیحین کے مرکزی راوی اور ثقہ محدث ہیں۔ متعۃ النکاح کا مسئلہ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں۔ دیکھئے نور العینین [ص ۱۴۱ وطبع قدیم ص ۲۵، ۲۶]

٩. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الرَّقَاشِيُّ قَالَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا فَهِيَ خِدَاجٌ)) قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَزَادَ يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ: بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[٩] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبداللہ الرقاشی نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن عباد (بن عبداللہ بن الزبیر) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا سے، وہ (سیدہ) عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ہر نماز جس میں (سورۂ فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ ناقص (وباطل) ہے۔ (بخاری نے کہا) اور [اس حدیث میں] یزید بن ہارون نے فاتحۃ الکتاب کے الفاظ

(بھی) بیان کئے ہیں۔(یعنی قراءت سے
مراد فاتحہ کی قراءت ہے)

(۹) تخریج: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔اسے ابن ماجہ (۸۴۰) اوراحمد بن حنبل (۲۷۵/۶ ح ۲۶۸۸۸) نے بھی محمد بن اسحاق بن یسار سے روایت کیا ہے۔ابن اسحٰق مذکور، جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے عمدۃ القاری للعینی (ج ۷ص ۲۷) و نصب الرایہ (ج۴ص ۷) وسیرت المصطفیٰ/محمد ادریس کاندھلوی (ج ۱ص ۷۶)

احمد رضا خان بریلوی فرماتے ہیں:

''ہمارے علماء کرام قدست اسرارہم کے نزدیک بھی راجح محمد بن اسحاق کی توثیق ہی ہے''

[منیر العین فی حکم تقبیل الابہامین:ص۱۴۵]

زکریا صاحب تبلیغی جماعت والے، محمد بن اسحاق کے بارے میں صاحب مجمع الزوائد (حافظ ہیثمی) سے نقل کرتے ہیں کہ ''وَهُوَ مُدَلِّسٌ وَهُوَ ثِقَةٌ'' (تبلیغی نصاب:ص۵۹۵ فضائل ذکر:ص ۱۱۷ ح ۳۱) یعنی وہ مدلس ہے اور وہ ثقہ ہے۔(ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کردی ہے لہٰذا مدلس کا اعتراض مردود ہے) نیز دیکھئے الکواکب الدریہ (ص۴۲، ۴۴) اور یہی کتاب (ح ۱۴۲، ۱۴۸)

فوائد: ① یزید بن ہارون کی روایت نمبر ۶۲ پر آ رہی ہے۔ ② اس حدیث میں ''ہر نماز'' سے معلوم ہوا کہ ہر نماز چاہے، صبح، ظہر، عصر، مغرب، عشاء، وتر وغیرہ ہو یا امام، منفرد، مقتدی، مرد، عورت، یا بچے کی نماز ہو وہ فاتحہ کے بغیر ناقص یعنی باطل ہے۔

۱۰ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ

[۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (ابوسلمہ التبوذکی المنقری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان بن یزید (العطار) نے

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ صَلاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ مُخْدَجَةٌ.))

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عامر (بن عبدالواحد) الاحول (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب (بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص) سے، وہ اپنے ابا (شعیب بن محمد) سے، وہ اپنے دادا (سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما) سے روایت بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۰) تخریج: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۴۹ ح ۹۶) اور طبرانی (الاوسط ح ۳۷۱۶) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث (۱۴) امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ جُمْلَةِ مَا احْتَجَّ بِهٖ فِيْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ'' (اسے بخاری رحمہ اللہ نے کتاب القراءۃ خلف الامام میں ان احادیث میں ذکر کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے)

فوائد: ① عامر بن عبدالواحد الاحول پر احمد بن حنبل، نسائی اور عقیلی (بذکرہ فی الضعفاء ۳/۳۱۰) نے جرح کی ہے، جبکہ ابو حاتم رازی، یحییٰ بن معین، ابن عدی، ابن حبان، الساجی، حاکم (۱/۴۸۴) ترمذی (۱۹۲) ابن خزیمہ (۳۷۷) ابن الجارود (۱۶۲) ابوعوانہ (۱/۳۳۰) اور جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق اور صحیح الحدیث قرار دیا ہے۔ یہ صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ دیکھئے (ج ۱ ص ۱۶۵ ح ۳۷۹) ان پر جرح مردود ہے اور یہ حسن الحدیث راوی ہیں۔ حسین المعلم نے یہی حدیث عمرو بن شعیب سے بیان کر کے ان کی متابعت تامہ کر رکھی ہے۔ لہٰذا بعض الناس کا عامر الاحول پر اعتراض کرنا مردود ہے۔ نیز دیکھئے ح:۱۴

④ عمرو بن شعیب عن اُبیہ عن جدہ والی سند حسن یا صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے الکواکب الدریہ (ص ۳۵) و مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج ۱۸ص ۸) تہذیب السنن لابن القیم (ج ۶ ص ۳۷۴) والترغیب والترہیب (۵۷۶/۴) ونصب الرایہ (۵۸/۱) و معارف السنن للبنوری الدیوبندی (۳۱۵/۳) ابن ماجہ اور علم حدیث لعبدالرشید النعمانی (ص ۱۴۱) ومحاسن الاصطلاح للبلقینی (ص ۴۸۱) والحدیث الآتی (۶۳)

③ عامر الأحول کی روایت پر ابو حاتم کی جرح نہ تو علل الحدیث میں ملی ہے اور نہ ہی توجیہ النظر میں۔ واللہ اعلم

١١ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى وَ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثَلَاثاً غَيْرُ تَمَامٍ)) قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ وَرَآءَ الْإِمَامِ فَقَالَ أَبُوْهُرَيْرَةَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ إِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ . سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَنِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ،قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِقْرَءُوْا، يَقُوْلُ الْعَبْدُ:

[۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امیہ بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ (سیدنا) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز پڑھے اور (اس میں) سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین دفعہ فرمائی، مکمل نہیں ہے۔ میں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں امام کے پیچھے (بھی) ہوتا ہوں (یعنی جب میں امام کے پیچھے نماز

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ : حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ : أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ يَقُوْلُ الْعَبْدُ : ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ : مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ هٰذَا لِيْ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ يَقُوْلُ: فَهٰذِهِ لِعَبْدِيْ وَ لِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ.))

پڑھتا ہوں)؟ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی زادے ! اسے اپنے دل میں (ہونٹ ہلاتے ہوئے خفیہ آواز سے) پڑھ (اور مزید سن لے کہ) میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نماز آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے پس آدھی میرے لیے ہے اورآدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا اسے دیا جائے گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو (جب) بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری حمد کی، بندہ کہتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی۔ بندہ کہتا ہے ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ فرماتا ہے : میرے بندے نے میری تمجید کی (یعنی بزرگی بیان کی) یہ میرے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو اللہ فرماتا ہے یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی آدھی ہے اور جب بندہ کہتا ہے

﴿ اِهْـدِنَـا الصِّرَاطَ ﴾ سورت کے آخر تک (تو اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے اسے دیا جائے گا۔

(۱۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند کے ساتھ مختصراً آگے آ رہی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۷۷۔ اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۳۸ ح ۶۸) نے بھی یزید بن زریع کی سند سے بیان کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور اصل صحیح مسلم میں موجود ہے۔

[دیکھئے یہی کتاب (ح ۷۱، ۷۴، ۷۶، ۷۹، ۲۶۱)]

فوائد: علاء بن عبدالرحمٰن جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق ہیں۔ لہٰذا ان پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔

۱۲ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامٌ [عَنْ هَمَّامٍ [1]] عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ.

[۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے یہ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے یہ حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالولید ہشام (بن عبدالملک الطیالسی) نے یہ حدیث بیان کی (وہ ہمام بن یحییٰ سے) وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ ابونضرہ (المنذر بن مالک البصری) سے، وہ ابوسعید (سعد بن مالک الخدری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ اور جو میسر ہو، پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

(۱۲) تخریج: ((ضعیف)) اسے ابوداود (۸۱۸) اور عبد بن حمید (المسند: ۸۷۹) نے

[1] سقط من الاصول واستدرکتہ من ح ۱۰۴۔

ابوالولید الطیالسی سے روایت کیا ہے اور یہ روایت صحیح ابن حبان (الإحسان: ۱۷۸۷) اور مسند احمد (۳/۳، ۴۵، ۹۷) میں ہمام بن یحییٰ کی سند سے موجود ہے۔

فوائد: اس کا راوی قتادہ بن دعامہ مدلس ہے۔ دیکھئے صحیح ابن حبان (الإ حسان: ۱/ ۸۵) و کتاب المجروحین لابن حبان (۱/ ۹۲) وکتب المدلسین واسماء الرجال۔ ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ''اور قتادہ مدلس ہے'' (جزء رفع الیدین ص ۲۸۹ ح ۲۹ تا ۳۱) و تجلیات صفدر (ج ۳ ص ۳۱۸، مطبوعہ جمعیۃ اشاعۃ العلوم الحنفیہ فیصل آباد) اصولِ حدیث میں یہ مقرر ہے کہ مدلس کی غیر صحیحین میں عن والی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی لکھتے ہیں کہ ''مدلس راوی عن سے روایت کرے تو وہ حجت نہیں الا یہ کہ وہ تحدیث کرے یا اس کا کوئی ثقہ متابع ہو مگر یہ یاد رہے کہ صحیحین میں تدلیس مضر نہیں۔ وہ دوسرے طرق سے سماع پر محمول ہے۔ مقدمہ نووی: ص ۱۸۔ فتح المغیث: ص ۷۷ وتدریب الراوی: ص ۱۴۴'' [خزائن السنن: ج ۱ ص ۱ بعد ص ع]

چونکہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ امام بخاری نے بھی یہ اعتراض کیا ہے کہ اس روایت میں قتادہ کے سماع کی تصریح نہیں ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۰۴۔

۱۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسٍ وَعُمَارَةَ بْنِ مَيْمُوْنٍ وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا أَخْفٰى عَلَيْنَا اَخْفَيْنَا عَلَيْكُمْ.

[۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے (یہ) حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے (یہ) حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی، ابوسلمہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے قیس (بن سعد) اور عمارہ بن میمون اور حبیب بن الشہید (تینوں) سے حدیث بیان کی، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ''ہر نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔ پس نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ہمیں (جہراً) جو سنایا ہے۔ ہم تمہیں (جہراً) سناتے ہیں اور جو آپ نے مخفی رکھا (یعنی آہستہ پڑھا) ہم (اسے) آپ پر مخفی رکھتے ہیں۔ (یعنی آہستہ پڑھتے ہیں)''

(۱۳) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے اور اسے ابوداود (۷۹۷) نے معمولی اختلاف کے ساتھ موسیٰ بن اسماعیل سے بیان کیا ہے۔ حبیب بن الشہید والی روایت صحیح مسلم (۲/۱۰ ح ۴۲/۳۹۶) میں ''لاَ صَلٰوۃَ إِلاَّ بِقِرَاءَ ۃٍ'' کے متن کے ساتھ موجود ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۸، ۱۵، ۱۵۳۔

فوائد: ① صحیح مسلم (۲/۱۰ ح ۴۴/۳۹۶) کی ایک روایت میں آیا ہے کہ ''وَ مَنْ قَرَأَ بِأُمِّ الْکِتَابِ فَقَدْ اَجْزَأَتْ عَنْهُ وَ مَنْ زَادَ فَهُوَ أَفْضَلُ'' جس نے (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی تو اس کی نماز جائز ہوگئی اور جس نے (اس سے زیادہ) قراءت کی تو یہ افضل ہے۔

صحیح بخاری (۱/۱۹۵ ح ۷۷۲) میں ہے:

''وَإِنْ لَّمْ یَزِدْ عَلٰی أُمِّ الْقُرْاٰنِ أَجْزَأَتْ وَ إِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَیْرٌ'' یعنی: اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھے تو جائز ہے اور اگر زیادہ پڑھے تو بہتر ہے۔

② ''لاَ صَلٰوۃَ إِلاَّ بِقِرَاءَ ۃٍ'' کا ذکر امام بخاری نے آگے کیا ہے۔ دیکھئے: ح ۱۵۳، والحمد للہ۔

۱٤ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ السَّلَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم :

[۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہلال بن بشر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یوسف بن یعقوب السلعی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسین (بن ذکوان) المعلم نے حدیث بیان کی، وہ عمرو

((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ .))

بن شعیب (بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص) سے ،وہ اپنے ابا (شعیب بن محمد) سے، وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۱۴) تحقیق: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے۔ اسے ابن ماجہ (۸۴۱) نے بھی یوسف بن یعقوب کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی فرماتے ہیں کہ:

''وَذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْمَا احْتَجَّ بِهِ'' اور اسے بخاری نے ان حدیثوں میں ذکر کیا ہے جن سے حجت پکڑی ہے۔ کتاب القراءۃ: ص۵۰ ح۹۷۔

فوائد: ① **حسین بن ذکوان المعلم:** صحیحین کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ان پر ''ربما وھم'' والی جرح مردود ہے۔ عامر الاحول نے ان کی متابعت کر رکھی ہے۔ دیکھئے: ح۱۰۔

۱۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ ابْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ''فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا أَعْلَنَ لَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَحْنُ نُعْلِنُهُ وَمَا أَسَرَّ فَنَحْنُ نُسِرُّهُ.''

[۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود بن ابی الفرات نے حدیث بیان کی، وہ ابراہیم (بن میمون) الصائغ سے، وہ عطاء (بن ابی رباح) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے۔ اگرچہ (صرف) سورۂ فاتحہ کے ساتھ

(ہی) ہو۔ پس ہمیں نبی ﷺ نے جو علانیہ سنایا ہم تمہیں علانیہ سناتے ہیں اور جو آپ نے سراً (یعنی دل میں، خفیہ) پڑھا ہم اسے سراً پڑھتے ہیں۔

(۱۵) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۳،۸۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں سورۂ فاتحہ فرض اور رکن ہے اور ماعدا الفاتحہ فرض نہیں ہے۔

١٦ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَائَةٌ ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هٰذِهِ.

[١٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن السری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، وہ ابوالزاہریہ (حدیر بن کریب الحمصی) سے، وہ کثیر بن مرہ الحضرمی سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: میں نے ابوالدرداء (عویمر بن عجلان) رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا، کیا ہر نماز میں قراءت (فرض) ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جی ہاں'' تو ایک انصاری صحابی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: یہ (سورۂ فاتحہ) واجب (یعنی فرض) ہوگئی ہے۔

(١٦) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری کی کتاب خلق افعال العباد (ص ١٠٠

ح ۵۱۳) میں اسی سند ومتن سے موجود ہے۔ اسے امام نسائی (۱۴۲/۲ ح ۹۲۴) نے معاویہ بن صالح کی سند سے نقل کیا ہے۔

فوائد: ① بعض راویوں کے وہم کی وجہ سے اس حدیث میں ایک ضعیف اضافہ بھی ہو گیا ہے۔ دیکھئے سنن النسائی وسنن الدارقطنی (۳۳۲/۱، ۳۳۳ ح ۱۲۴۸) وغیرہما، یہ اضافہ مرفوع حدیث میں نہیں ہے بلکہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور اس قول کا یہ مطلب ہے کہ امام کا جہر سے قراءت کرنا مقتدیوں کے لیے کافی ہے یعنی مقتدی جہر سے قراءت نہیں کریں گے بلکہ اپنے دل میں سراً سورۂ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں گے۔ نیز دیکھئے [ح: ۱۷، ۱۸، ۸۳، ۲۹۴]

② اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ہر نماز میں سورۂ فاتحہ کی قراءت فرض ہے اور یہ عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ ہر نماز میں مقتدی کی نماز بھی شامل ہے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لَوْلَمْ أَقْدِرْ عَلٰی أَنْ أَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ لَقَرَأْتُهُ وَأَنَا رَاكِعٌ .

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۷۵ ح ۳۸۴ وسندہ حسن]

''اگر مجھے سورت فاتحہ پڑھنے کی طاقت (یعنی موقع) نہ ہو تو میں رکوع میں (اسے) پڑھ لوں گا۔'' [1]

۱۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدٌ [2] قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ وَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ.))

[۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ بن جعفر المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید (بن حباب) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الزاہریہ (حدیر بن

---

[1] اس قول سے سورۂ فاتحہ خلف الامام کی اہمیت بیان کرنا مقصود ہے ورنہ رکوع وسجود میں قرآن پڑھنا ممنوع ہے۔ دیکھئے: صحیح مسلم (ح ۲۰۹۔۴۸۰) [2] فی الاصل: ''یزید'' والصواب زید وھو ابن حباب، دیکھئے ح: ۲۹۴

کریب الحمصی) نے حدیث بیان کی، کہا:
ہمیں کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں
نے ابوالدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کو
(فرماتے ہوئے) سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچھا گیا: ''کیا ہر نماز میں قراءت (فرض)
ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جی ہاں!''

(۱۷) تحقیق: ((صحیح)) دیکھئے: ح۱۶، ۱۷، ۸۳، ۲۹۴۔



١. بَابُ وُجُوْبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ وَأَدْنٰى مَا يُجْزِئُ مِنَ الْقِرَاءَةِ

باب: امام اور مقتدی کے لیے (سورۂ فاتحہ کی) قراءت کا وجوب (یعنی فرضیت) اور کم از کم قراءت جو (نماز میں) کفایت کرتی ہے۔

١٨. قَالَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: ﴿فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ ❶ قال: ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ ❷ ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا﴾ ❸ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هٰذِهٖ فِي الْمَكْتُوْبَةِ وَ الْخُطْبَةِ وَ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ.

[١٨] بخاری نے کہا: اللہ عزوجل نے فرمایا: پس جو اس میں سے میسر (آسان) ہو پڑھو، (اور فرمایا): اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے (یعنی فرشتے یہ قرآن سننے کے لیے حاضر ہوتے ہیں، (اور فرمایا) اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش ہو جاؤ، ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (آیت) فرض (نماز) اور (جمعہ کے) خطبے (کے بارے) میں ہے اور ابو الدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہر نماز میں قراءت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! انصار میں سے ایک آدمی بولا، (قراءت) واجب (یعنی فرض) ہو گئی۔

(١٨) ابودرداء رضی اللہ عنہ والی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ١٦، ١٧۔

❶ [٧٣/المزمل: ٢٠] ❷ [١٧/الاسرآء: ٧٨] ❸ [٧/الاعراف: ٢٠٤]

فوائد: ① ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی اسانید میں نظر ہے۔ واللہ اعلم۔

زیلعی حنفی نے لکھا ہے کہ: ''ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ غَيْرِ سَنَدٍ'' (نصب الرایہ: ۲/۱۹) یعنی یہ قول بلا سند ہے۔ امام بیہقی نے ابن عباس سے نقل کیا کہ ''اَلْمُؤْمِنُ فِيْ سَعَةٍ مِّنَ الْاِسْتِمَاعِ إِلَيْهِ إِلَّا فِيْ صَلٰوةٍ مَفْرُوْضَةٍ أَوْ مَكْتُوْبَةٍ أَوْيَوْمِ جُمُعَةٍ أَوْيَوْمِ فِطْرٍ أَوْيَوْمِ أَضْحٰى، يَعْنِيْ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا'' [كتاب القراءة: ص ۱۰۸ ح ۲۵۳ وَسَنَدُهُ حَسَنٌ وَ ابْنُ أَبِيْ حَاتِمٍ فِيْ تَفْسِيْرِهِ: ۵/۱۶۴۶) نیز دیکھئے ح ۱۵۸، ۱۶۱ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ.]

۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَتَوَاتَرَ الْخَبَرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ)) وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: يُجْزِيْهِ آيَةٌ آيَةٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِالْفَارِسِيَّةِ وَلَا يُقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنْ لَّمْ يَقْرَأْ فِي الْأَرْبَعِ جَازَتْ صَلَاتُهُ وَهٰذَا خِلَافُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۱۹] بخاری نے کہا اور رسول اللہ ﷺ سے متواتر حدیث آئی ہے کہ سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ پہلی دو رکعتوں میں ایک ایک آیت، فارسی زبان میں (پڑھ دینا) جائز ہے اور آخری دو رکعتوں میں نہ پڑھنا جائز ہے اور ابو قتادہ (الانصاری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور بعض کہتے ہیں اگر چاروں (رکعتوں) میں نہ پڑھے تو اس کی نماز جائز ہے اور (حالانکہ اس کی) یہ بات نبی ﷺ کے فرمان کہ ''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی'' کے خلاف ہے۔

(۱۹) تخریج: ((صحیح)) اس متواتر حدیث کی ایک سند نمبر ۲ پر گزر چکی ہے۔ تمام لوگوں کے نزدیک متواتر حدیث قطعی الثبوت ہوتی ہے۔

فوائد: بعض الناس سے مراد جناب ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔ محمد بن الحسن الشیبانی کذاب (دیکھئے جزء رفع الیدین بتحقیقی ص۳۲ تحت ح۱) نے قاضی ابو یوسف (یعقوب) سے، اس نے ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ فارسی زبان میں نماز کا افتتاح اور قراءت دونوں جائز ہیں۔ اگرچہ آدمی عربی زبان اچھی طرح جانتا بھی ہو، دیکھئے الجامع الصغیر (ص۹۴)

یاد رہے کہ جناب ابوحنیفہ کا فارسی زبان میں نماز پڑھنے والے مسئلے سے رجوع کرنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ رجوع کا راوی نوح بن ابی مریم ہے۔

[دیکھئے الهدایہ مع الدرایہ: ج۱ص۱۰۲ باب صفۃ الصلوٰۃ]

اور نوح بن ابی مریم مشہور متروک الحدیث، منکر الحدیث اور کذاب تھا، دیکھئے میزان الاعتدال (ج۴ص۲۷۹، ۲۸۰) وتہذیب التہذیب (ج۱۰ص۴۳۳۔۴۳۵) وغیرہما۔

الجامع الصغیر کی ظاہر روایت کے مقابلے میں حنفی و دیوبندی و بریلوی حضرات نے نوح بن ابی مریم کذاب کی من گھڑت روایت کو سینے سے لگا لیا ہے۔ یاد رہے کہ ان لوگوں کے نزدیک محمد بن الحسن الشیبانی اور قاضی ابو یوسف دونوں: بڑے امام، صاحبین اور مقبول الروایت ہیں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۰۔

۲۰. فَإِنِ احْتَجَّ وَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا صَلَاةَ وَلَمْ يَقُلْ لَا يُجْزِئُ" قِيلَ لَهُ: إِنَّ الْخَبَرَ إِذَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَحُكْمُهُ عَلَى اسْمِهِ وَ عَلَى الْجُمْلَةِ حَتّٰى يَجِيْئَ بَيَانُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ جَابِرُبْنُ عَبْدِاللّٰهِ: [1] لَا يُجْزِئُهُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.

[۲۰] اگر وہ حجتیں کرے اور کہے: "نبی ﷺ نے لاصلوٰۃ (نماز نہیں) کہا ہے "لا یجزئ" (جائز نہیں) نہیں کہا" تو اسے کہا جائے، بے شک جب نبی ﷺ سے (صحیح سند کے ساتھ) حدیث آ جائے تو اس کا حکم اس کے (عام) نام پر اور فی الجملہ (عموم پر) رہے گا، حتیٰ کہ نبی ﷺ سے اس کا (خاص) بیان آ جائے (تو تخصیص کر لی

[1] من ع ون، وجاء في الأصل "جابر عن عبداللّٰه"۔

جائے گی) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں ہے۔

(۲۰) فوائد:

① سابق حدیث میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی جس حدیث کا ذکر ہے وہ آگے آ رہی ہے۔ دیکھئے ح ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔ اور لاَ صَلٰوۃَ إِلاَّ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ والی حدیث کے لیے دیکھئے: ۲۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۲ ح ۳۷۴۲، ۳۷۴۳، ۳۷۴۷) اور مصنف عبدالرزاق (۲/ ۹۹ ح ۲۶۵۷) میں آیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ آخری دو رکعتوں میں قراءت نہیں کرتے تھے۔

یہ روایت حارث بن عبداللہ الأعور (ضعیف و کذاب) کی وجہ سے مردود ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (ج۱ص ۴۳۵) وتہذیب التہذیب (۲/۱۲۶، ۱۲۸) وغیرہما۔ اسی سند میں ابواسحاق السبیعی ہے جو کہ مشہور مدلس ہے۔ دیکھئے کتب المدلسین وغیرہ اور عن سے روایت کر رہا ہے، ابواسحاق کی ایک روایت سے حارث الأعور کا واسطہ گر گیا ہے۔ لہٰذا سند منقطع ہوگئی ہے، یہ منقطع سند مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۲ ح ۳۷۴۲) میں ہے اور سخت ضعیف ہے، اس میں شریک القاضی مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے اور ابواسحاق بھی مدلس ہے۔ اس منقطع سند میں ''عبداللہ'' (بن مسعود) کا بھی ذکر ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنا قطعاً ثابت نہیں ہے۔ والحمدللہ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں آخری دو رکعتوں میں بھی قراءت کا ذکر ہے۔ حدیث :۱ میں گزر چکی ہے۔ علقمہ تابعی کی آخری دو رکعتوں میں قراءت نہ کرنے والی روایت مجھے صحیح سند سے نہیں ملی۔ مصنف عبدالرزاق (۳۶۵۸) والی روایت حماد بن ابی سلیمان کے اختلاط وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔ وانظر الحدیث الآتی (۲۰۰)

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۲ ح ۳۷۴۶) میں (عبدالرحمٰن) بن الاسود (بن یزید) والی روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاۃ ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے کتب الرجال وکتب التدلیس۔

④ جابر رضی اللہ عنہ کا قول آگے آرہا ہے۔ دیکھئے: ح ۲۸۷۔

۲۱. فَإِنِ احْتَجَّ فَقَالَ: إِذَا أَدْرَكَ الرُّكُوعَ جَازَتْ فَكَمَا أَجْزَأَتْهُ فِي الرَّكْعَةِ كَذَالِكَ تُجْزِئُهُ فِي الرَّكْعَاتِ قِيْلَ لَهُ: إِنَّمَا أَجَازَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَابْنُ عُمَرَ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَرَوُا الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَأَمَّا مَنْ رَأَى الْقِرَاءَةَ فَقَدْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَا يُجْزِئُهُ حَتّٰى يُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا وَ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَعَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: "لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ" وَ إِنْ [1] كَانَ ذٰلِكَ اِجْمَاعًا لَكَانَ هٰذَا الْمُدْرِكُ لِلرُّكُوْعِ مُسْتَثْنًى مِنَ الْجُمْلَةِ مَعَ أَنَّهُ لَا إِجْمَاعَ فِيْهِ وَاحْتَجَّ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ: لَا يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰى: ﴿فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا﴾ [2] فَقِيْلَ لَهُ فَيُثْنِيْ

[۲۱] پس اگر وہ حجت پکڑے اور کہے کہ اگر (کوئی) رکوع پالے تو (اس کی نماز) جائز ہے۔ پس جس طرح ایک رکعت میں (قراءت نہ کرنا) جائز ہے۔ اسی طرح دوسری رکعات میں (بھی) جائز ہے، تو اسے کہا جائے گا کہ (رکوع کی رکعت) جائز قرار دی ہے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) اور ابن عمر (رضی اللہ عنہ) اور ان لوگوں نے جو قراءت خلف الامام کے قائل نہیں ہیں اور جو قراءت (کی فرضیت) کے قائل ہیں (تو وہ اسے جائز نہیں سمجھتے) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نماز کی رکعت) اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک امام کو حالت قیام میں (قبل از رکوع) پانہ لے اور ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رکوع نہ کرے جب تک وہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لے اور اگر یہ اجماع (والا مسئلہ) ہوتا تو

[1] وفی ع: لو [2] [۷/الاعراف: ۲۰۴]

عَـلَى اللّٰهِ وَ الْإِمَـامُ يَقْرَأُ؟ قَالَ : نَعَمْ قِيْـلَ لَهُ: فَـلِـمَ جَـعَـلْتَ عَلَيْهِ الثَّنَاءَ، وَالثَّـنَـاءُ عِنْدَكَ تَطَوُّعٌ تَتِمُّ الصَّلَاةُ بِغَيْرِهٖ ؟ وَالْقِرَاءَ ةُ فِي الْأَصْلِ وَاجِبَةٌ أَسْقَطْتَ الْوَاجِبَ بِحَالِ الْإِمَامِ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى : ﴿فَاسْتَمِعُوْا﴾ وَأَمَرْتَهُ أَنْ لَّا يَسْتَمِعَ عِنْدَ الثَّنَاءِ وَلَمْ تُسْقِطْ عَنْـهُ الثَّنَاءَ وَجَعَلْتَ الْفَرِيْضَةَ أَهْوَنَ حَـالاً مِّنَ التَّـطَوُّعِ وَ زَعَـمْتَ أَنَّهُ إِذَا جَآءَ وَ الْإِمَـامُ فِـي الْـفَـجْرِ فَإِنَّهُ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْتَمِعُ وَلَا يَنْصُتُ لِقِرَاءَ ةِ الْإِمَـامِ وَهٰـذَا خِلَافُ مَـاقَـالَـهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ.)) [1]

مدرکِ رکوع (فاتحہ کے عمومی حکم سے) مستثنیٰ فی الجملہ ہوتا، باوجود اس کے کہ اس (مسئلے) میں کوئی اجماع نہیں ہے۔ (یعنی مدرک رکوع کا مسئلہ اختلافی واجتہادی ہے)

ان میں سے بعض نے حجت پکڑتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قول: پس کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ۔ کی وجہ سے امام کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ جب امام قراءت کر رہا ہو تو کیا اللہ کی ثنا (سبحانک اللھم) الخ پڑھنی چاہیے؟ وہ کہتا ہے جی ہاں! اسے کہا جائے: تو (حالت جہر میں) سبحانک اللھم الخ کا کیوں قائل ہے؟ حالانکہ تیرے نزدیک ثنا نفل ہے اس کے بغیر نماز ہو جاتی ہے!؟ (جبکہ) اصل میں (تیرے نزدیک بھی) قراءت واجب ہے۔ تو نے حالتِ امامت میں اللہ تعالیٰ کے قول: پس کان لگا کر سنو، کی وجہ سے واجب کو ساقط کر دیا ہے اور (ساتھ ساتھ) تو نے اسے یہ (نرالا) حکم دے رکھا ہے کہ ثنا کے وقت کان لگا کر نہ سنے۔ تو نے اس سے ثنا کو ساقط نہیں کیا (جبکہ فرض

---

[1] صحیح مسلم: ۷۱۰۔

ساقط کر دیا ہے) تو نے تو فرض کو نفل سے بھی
کم تر قرار دیا اور تو اس کا بھی دعویدار ہے کہ
جب آدمی آئے اور امام نماز فجر پڑھا رہا ہو تو
اسے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں، امام کی قراءت
کے باوجود وہ نہ سنتا ہے اور نہ خاموش رہتا
ہے۔ (حالانکہ) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث
''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض کے
علاوہ دوسری (کوئی) نماز نہیں ہوتی'' کے
(سراسر) خلاف ہے۔

(۲۱) فوائد: مدرکِ رکوع کا مسئلہ اختلافی مسئلہ ہے۔ امام بخاری، سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (ح ۱۳۲) وغیرہما مدرک رکوع کو مدرک رکعت نہیں سمجھتے۔ تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی (متوفی ۷۵۶ھ) نے اس مسئلے پر ایک جزء لکھا ہے۔ امام ابن خزیمہ والضبعی وغیرہما مدرک رکوع کے قائل نہیں ہیں۔

دیکھئے فتح الباری (۲/۱۱۹ قبل ح ۷۶۳) وفتاویٰ السبکی (۱/۱۳۷، ۱۴۱)

معلوم ہوا کہ اس مسئلے پر اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔

جب امام قرآن کی قراءت کر رہا ہو تو حنفی و دیوبندی و بریلوی درج ذیل کاموں کے قائل ہیں:

① تکبیر تحریمہ سے لیٹ پہنچنے والے تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ یہ ان کا ایسا متواتر عمل ہے کہ اس کے لیے کسی حوالہ کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ تکبیرات عید کے بھی اس حالت میں قائل ہیں۔ دیکھئے فتاویٰ عالمگیری (ج ۱ ص ۱۵۱) والبحر الرائق (۲/۱۷۴) و رد المحتار وتوضیح الکلام (ج ۲ ص ۱۵۵)

② وہ ثنا (سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ) الخ پڑھتے ہیں۔ ان کے فقیہ ابوجعفر نے کہا ہے:

'' إِذَا أَدْرَکَ الْإِمَامُ فِي الْفَاتِحَةِ يُثْنِيْ بِالْإِتِّفَاقِ ذَكَرَهٗ فِي الذَّخِيْرَةِ ''

جب امام کو بحالتِ قراءتِ فاتحہ آ ملے تو بالاتفاق ثنا پڑھے۔ جیسا کہ (یہ قول) ذخیرہ میں مذکور ہے۔ [منیۃ المصلی :ص ۸۶ وتوضیح الکلام: ج ۲ص ۱۵۱]

(اس) اتفاق سے قاضی ابو یوسف اور محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اتفاق مراد ہے۔ دیکھئے احسن الکلام (ج ۱ص ۱۸۲)

فتاویٰ عالمگیری (۱/۱۸۲) کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض فقہاء نما حنفیوں کے نزدیک سری نماز میں ثنا پڑھنی چاہیے اور جہری میں مقتدی خاموش رہے۔ ثنا نہ پڑھے۔ یہ ان کی کتاب تا تارخانیہ میں لکھا ہوا ہے مگر ان کے عوام لگا تار جہری میں بھی ثنا، حالتِ مسبوقیت میں پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ ③ ان کے نزدیک بھولنے والے امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ دیکھئے بہشتی زیور (ص ۹۹۵) وتوضیح الکلام (۲/ ۱۵۵) ④ یہ لوگ صبح کے فرضوں کی امامت کے وقت سنتیں پڑھتے رہتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ فلاں فلاں صحابی رضی اللہ عنہ یہ سنتیں پڑھتے تھے۔ دیکھئے آثار السنن (ح ۷۱۸، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷) ان میں سے (۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۶ بلحاظِ سند) ضعیف ہیں۔ دیکھئے انوار السنن: قلمی ص ۱۴۵، ۱۴۶۔

۲۲. فَقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ" فَقِيْلَ لَهُ: هٰذَا خَبَرٌ لَمْ يَثْبُتْ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ وَ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَ غَيْرِهِمْ لِإِرْسَالِهِ وَانْقِطَاعِهِ رَوَاهُ ابْنُ شَدَّادٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۲۲] پس وہ کہتا ہے کہ ''بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جس (شخص) کا امام (نماز پڑھا رہا) ہو تو امام کی قراءت، اس کی قراءت (ہوتی) ہے۔'' تو اسے کہا جاتا ہے کہ یہ روایت مرسل و منقطع ہونے کی وجہ سے علمائے حجاز و علمائے عراق کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ اسے (عبداللہ) بن شداد (تابعی) نے نبی ﷺ سے (مرسلاً) روایت کیا ہے۔

(۲۲) تخریج: ((ضـــــعیف)) عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ والی روایت مرسل ہے اور مرسل روایت ضعیف حدیث کی ایک قسم ہے۔اس سلسلے کی مسند روایات کا جائزہ درج ذیل ہے:

① حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ابن ماجہ ح ۸۵۰) بوصیری نے اس روایت کے بارے میں کہا: ''هٰـذَا إِسْـنَادٌ ضَـعِيْفٌ جَـابِـرٌ هُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ مُتَّهَمٌ'' بلکہ زوائد ابن ماجہ للبوصیری میں ہے: ''جَابِرٌ هُوَا لْجُعْفِيُّ: كَذَّابٌ'' (ص۱۴۰ ح ۲۸۲)

② مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوْسَى بْنُ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ'' (موطا الشیبانی ص ۹۸ والآ ثار لہ ح ۸٦)

شیبانی مذکور کذاب ہے۔دیکھئے آنے والی حدیث (۴۵) کا حاشیہ، اس کذاب نے اپنے موطا میں ایک دوسری موضوع سند بھی پیش کر رکھی ہے۔(ص۹۹)

③ یوسف بن ابی یوسف (مجہول) سے منسوب بے سند کتاب میں ''عَنْ أَبِيْهِ (ضعيف) عَنْ أَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ''ایک سند موجود ہے۔(الآ ثار ح ۱۱۳) اس سند کا موضوع ہونا ظاہر ہے۔یوسف مذکور کا ذکر تاریخ بغداد (۱۴/۲۹۴) میں بغیر کسی توثیق کے لکھا ہوا ہے۔جناب ابوحنیفہ پر جرح کے لیے دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۸/۸۱) وکتاب الکنیٰ للامام مسلم (قلمی ص۳۱) وغیرہما۔

④ ''حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ''

[مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/۳۷۷ ح ۳۸۰۲ ومسند احمد]

مسند احمد کے عالم الکتب والے نسخے (۳/۳۳۹ ح ۱۴٦۹۸) میں حَسَـنُ بْـنُ صَـالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ'' ہے۔احمد کی سند سے، اسی طرح ابن جوزی نے روایت کیا ہے۔(التحقیق: ۱/۳٦۳ ح ۴۷۲ ونسخہ اخریٰ: ۱/۳۲۰

ح ۵۲۷) اور اسی طرح اطراف المسند (۲/ ۱۳۹ ح ۱۹۲۶) میں بحوالہ احمد منقول ہے۔

لہٰذا معلوم ہوا کہ مسند احمد میں جابر الجعفی کا اضافہ موجود ہے۔ یہی روایت درج ذیل کتابوں میں جابر الجعفی کے اضافے کے ساتھ موجود ہے۔ کامل ابن عدی (۲/ ۵۴۲) شرح معانی الآثار (۱/ ۲۱۷) سنن الدارقطنی (۱/ ۳۳۱ ح ۱۲۴۰) مسند عبد بن حمید (المنتخب ۱۰۴۸) وحلیۃ الاولیاء (۷/ ۳۳۴) لہٰذا جابر الجعفی کا اضافہ سند میں ثابت ہے اور یہ المزید فی متصل الاسانید میں سے ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث ۳۸۔

۵ **أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: ثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ شَرِيكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ جَابِرٍ .**

[اتحاف الخیرۃ المھرۃ للبوصیری: ۲/ ۲۲۵ ح ۱۵۶۷]

یہ روایت دو وجہ سے ضعیف ہے۔ اولاً: یہ کہ سفیان ثوری اور شریک القاضی دونوں مدلس ہیں اور ان تک بشرط صحت کے بعد یہ روایت معنعن ہے۔ ثانیاً: احمد بن منیع کی اصل کتاب کہیں بھی نہیں ملی اور بوصیری اس کی وفات کے صدیوں بعد پیدا ہوا تھا۔

''مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ'' الخ کی دوسری ضعیف ومردود سندیں ارواء الغلیل للالبانی رحمہ اللہ (۲/ ۲۶۸، ۲۷۹ ح ۵۰۰) میں موجود ہیں۔ یہ روایت اپنی تمام سندوں کے ساتھ ضعیف و مردود ہے۔ اسے ''حسن'' کہنا غلط ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَهُ طُرُقٌ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَ كُلُّهَا مَعْلُوْلَةٌ .

اور صحابہ کی ایک جماعت سے اس کی سندیں ہیں اور ساری معلول (یعنی ضعیف) ہیں۔ [التلخیص الحبیر ۱/ ۲۳۲ ح ۳۴۵]

ہمارے شیخ ابو محمد بدیع الدین الراشدی السندھی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف ومردود ہونے پر ایک کتاب **''اظهار البراءة عن حديث من كان له إمام فقراءة الإمام له قراءة''** لکھی ہے۔ والحمد للہ

٢٣.وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوَى الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ [عَنْ جَابِرٍ] [1] **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يُدْرٰى أَسَمِعَ جَابِرٌ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَذُكِرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ)) فَلَوْ ثَبَتَ الْخَبَرَانِ كِلَاهُمَا لَكَانَ هٰذَا مُسْتَثْنًى مِنَ الْأَوَّلِ لِقَوْلِهِ: "لَا يَقْرَأَنَّ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ" "وَقَوْلُهُ: "مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ،جُمْلَةٌ وَقَوْلُهُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ مُسْتَثْنًى مِنَ الْجُمْلَةِ كَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوْرًا" ثُمَّ قَالَ فِي أَحَادِيْثَ أُخَرَ "إِلَّا الْمَقْبُرَةُ" وَمَا اسْتَثْنَاهُ مِنَ الْأَرْضِ وَالْمُسْتَثْنٰى خَارِجٌ مِّنَ الْجُمْلَةِ وَكَذٰلِكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ خَارِجٌ مِّنْ قَوْلِهِ" مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ" مَعَ**

[۲۳] اور امام بخاری نے کہا: اور حسن بن صالح نے جابر (بن یزید الجعفی) سے، اس نے ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس المکی) سے، اس نے جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ سے، انہوں نے نبی ﷺ سے (یہ روایت من کان لہ إمام الخ) بیان کی ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت جابر (الجعفی) نے ابوالزبیر (المکی) سے سنی ہے یا نہیں۔

عبادہ بن الصامت اور عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) سے مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے قراءت کی، پس آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام پڑھ رہا ہو تو تم میں سے کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۂ فاتحہ کے۔ اگر (یہ) دونوں حدیثیں من کان لہ إمام اور إلا بأم القرآن ثابت ہیں تو یہ ''کوئی بھی قراءت نہ کرے سوائے سورۂ فاتحہ کے'' کی وجہ سے مستثنیٰ ہو جائے گی۔ حدیث ''جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے'' مجمل ہے اور حدیث ''إلا بأم

[1] من نصب الرایۃ: ۲/۲۰۔

انْـقِطَاعِهِ وَ قِيْلَ لَهُ اِتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ وَ أَنْتُـمْ أَنَّـهُ لَا يَحْتَمِلُ الْإِمَامُ فَـرْضاً عَنِ الْقَوْمِ فِيْمَا جَهَرَ الْإِمَامُ أَوْلَـمْ يَجْهَرْ وَلَا يَـحْتَمِلُ الْإِمَـامُ شَيْـئًا مِّنَ السُّنَنِ نَـحْوَ الثَّـنَـاءِ وَالتَّسْبِيْـحِ وَالتَّحْمِيْدِ فَـجَـعَلْتُمُ الْفَرْضَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ وَالْـقِيَـاسُ عِـنْـدَكَ أَنْ لَّا يُـقَـاسَ الْـفَـرْضُ بِـالتَّـطَـوُّعِ وَاَنْ لَّا يُجْعَلَ الْـفَـرْضُ أَهْـوَنَ مِـنَ التَّـطَوُّعِ وَأَنْ يُّـقَـاسَ الْـفَرْضُ أَوِ الْفَرْعُ بِالْفَرْضِ إِذَا كَانَ مِنْ نَحْوِهِ فَلَوْ قِسْتَ الْقِرَاءَةَ بِـالرُّكُوْعِ وَالسُّـجُوْدِ وَالتَّشَهُّدِ إِذَا كَانَتْ هٰذِهٖ كُلُّهَا فَرْضاً ،ثُمَّ اخْتَلَفُوْا فِـيْ فَـرْضٍ مِـنْهَا كَانَ أَوْلٰى عِنْدَ مَنْ يَـرَى الْـقِيَـاسَ أَنْ يُّـقِيْسُوا الْفَرْضَ أَوِ الْفَرْعَ بِالْفَرْضِ.

القرآن'' اس مجمل سے مستثنیٰ ہے۔

جیسا کہ نبی ﷺ کی حدیث ہے: میرے لیے (ساری) زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ پھر دوسری احادیث میں ''سوائے مقبرہ (قبرستان) کے'' اور دوسری استثنائی حالتیں ہیں۔ جس کا استثناء کر دیا جائے وہ مجمل (اور عموم) سے خارج ہوتا ہے۔ اس طرح سورۂ فاتحہ (بھی) حدیث ''من کان له إمام فقراءة الإمام له قراءة'' (کے عموم) سے خارج ہے۔ باوجود اس کے کہ یہ روایت منقطع (ضعیف) ہے۔

اسے کہا جاتا ہے کہ (اہل حق کے) علماء کا اور تمہارا اس پر اتفاق ہے کہ امام جہر کرے یا نہ کرے وہ لوگوں پر فرض کو (خود) اٹھا نہیں لیتا اور نہ سنتوں میں سے مثلاً ثنا، تسبیح و تحمید میں سے کسی کا حامل ہوسکتا ہے۔ تم نے فرض کو نفل سے (بھی) کم بنا دیا ہے۔ تیرے نزدیک قیاس یہ ہے کہ فرض کو نفل سے نہ ناپا جائے اور یہ کہ فرض کو نفل سے کم نہ قرار دیا جائے۔ فرض یا اس کی قسم کو اسی جیسی قسم کے ساتھ قیاس کیا جائے۔ اگر تو قراءت کا قیاس

رکوع، سجود اور تشہد سے کرتا کیونکہ یہ سب
فرض ہیں (تو کتنا ہی اچھا ہوتا)۔ پھر ان
میں سے کسی فرض کے بارے میں اختلاف
ہو جاتا یہ اس سے بہتر تھا کہ قیاس ماننے
والے فرض یا فرض کی قسم کا قیاس، فرض یا اس
کی قسم سے کرتے۔

(۲۳) **من کان له إمام** الخ والی روایت باطل ہے۔ باقی کلام، اہل قیاس کے رد میں ہے کیونکہ یہ لوگ قیاس کی وجہ سے صحیح احادیث اور قرآن کو چھوڑ دیتے ہیں۔

٢٤. وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ.))

[۲۴] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ (نماز) ناقص (یعنی باطل) ہے۔

(۲۴) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے: ح ۱۱ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ اور ح ۶۲، ۹۰ عن عائشہ رضی اللہ عنہا وہاں یہ احادیث باسند موجود ہیں اور صحیح ہیں۔ والحمد للہ۔

٢٥. وَقَالَ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ : اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ قُلْتُ: وَإِنْ قَرَأْتَ قَالَ : نَعَمْ وَ إِنْ قَرَأْتُ، وَكَذٰلِكَ قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَحُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ: وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَعِدَّةٍ مِّنْ أَصْحَابِ

[۲۵] اور (سیدنا) عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ) پڑھ، میں (راوی) نے کہا اگرچہ آپ (جہراً) قراءت کر رہے ہوں تو (بھی پڑھوں)؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں اور اگر میں (جہراً) قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ) اور اسی طرح ابی بن کعب، حذیفہ بن الیمان اور عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہے اور

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ ذٰلِکَ. (سیدنا) علی بن ابی طالب، عبداللہ بن عمرو (بن العاص) ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہم اور متعدد اصحابِ نبی ﷺ سے اسی طرح مذکور (ومروی) ہے۔

(۲۵) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے: ح۵۱، آثار مذکورہ کی مختصر تخریج درج ذیل ہے: ابی بن کعب: دیکھئے ح ۵۲، ۵۳، حذیفہ بن الیمان: دیکھئے ح ۵٦، عبادہ بن الصامت: دیکھئے ح ٦۵ وغیرہ، علی بن ابی طالب: دیکھئے ح ۱، عبداللہ بن عمرو بن العاص: دیکھئے ح ٦۰۔ ابوسعید الخدری: دیکھئے ح ۵۷، ان سب سے قراءت خلف الامام مروی ہے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

فوائد: مصنف عبدالرزاق میں ''عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: وَأَخْبَرَنِيْ أَشْیَاخُنَا أَنَّ عَلِیًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ '' مروی ہے۔(۲/۱۳۷ ح ۲۸۱۰) یہ سند سخت ضعیف ہے۔ اشیاخ مجہول ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید مذکور ضعیف ہے۔ (تقریب: ۳۸٦۵) امام حاکم نیشاپوری نے کہا:
''رَوٰی عَنْ أَبِیْهِ أَحَادِیْثَ مَوْضُوْعَةً......'' اس نے اپنے ابا سے موضوع احادیث بیان کی ہیں......الخ۔ [المدخل الی الصحیح: ص۱۵۴ ت ۹۷]

مصنف عبدالرزاق (۲/۲۸۱ ح ۳۳۷۱) میں سیدنا علی و ابن مسعود (رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ: مَنْ لَّمْ یُدْرِکِ الرَّکْعَةَ الْأُوْلٰی فَلَا یَعْتَدُّ بِالسَّجْدَةِ. جو شخص پہلی رکعت نہ پائے تو وہ سجدے کا اعتبار نہ کرے۔ (سندہ حسن) اس روایت کا مدرک رکوع سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ادراکِ رکعت یا ادراکِ سجدہ سے تعلق ہے۔

۲٦. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ: کَانَ رِجَالٌ أَئِمَّةٌ یَقْرَءُ وْنَ خَلْفَ الْإِمَامِ. [۲٦] اور قاسم بن محمد (بن ابی بکر) نے کہا: ائمہ کرام امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

(۲۶) تخریج: ((حســن)) یہ قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ح ۲۴۱ وسندہ حسن ص ۲۰۹ ح ۴۴۵ و ۴۴۶) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۱/۲) میں حسن سند کے ساتھ موجود ہے۔ اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: ''کَانَ ابْنُ عُمَرَ لاَ یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ جَهَرَ أَوْ لَمْ یَجْهَرْ ''یعنی ابن عمر امام کے پیچھے جہری نماز ہو یا غیر جہری (فاتحہ کے علاوہ) قراءت نہیں کرتے تھے۔ (حوالہ مذکورہ) یہ اثر ماعدا الفاتحہ پر محمول ہے۔ دیکھئے ح ۴۸۔ اسامہ بن زید اللیثی جمہور محدثین کے نزدیک موثق ہے۔ ولَـهُ شَاهِدٌ مَعْنَوِيٌّ عِنْدَ ابْنِ أَبِي شَیْبَةَ (۳۷۵/۱ ح ۳۷۷۴)

۲۷. وَقَالَ أَبُوْ مَرْیَمَ : سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰه عَنْهُ یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۲۷] اور ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی الکوفی) نے کہا: میں نے (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے قراءت کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۲۷) تخریج: ((ضعیف)) یہ اثر آگے آ رہا ہے۔ دیکھئے ح ۵۵۔

۲۸. وَقَالَ أَبُوْ وَائِلٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ: أَنْصِتْ لِلْإِمَامِ.

[۲۸] اور ابو وائل (شقیق بن سلمہ) نے (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ امام کی قراءت سننے کے لیے خاموش ہو جا۔

(۲۸) تخریج: ((صحیح)) یہ اثر ''أَنْصِتْ لِلْقُرْاٰنِ فَإِنَّ فِی الصَّلٰوةِ شُغْلًا وَ سَیَکْفِیْکَ ذٰلِکَ الْإِمَامُ'' کے الفاظ کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۶۰/۲) میں اور اختصار کے ساتھ مصنف ابن ابی شیبہ (۳۷۶/۱ ح ۳۷۸۰) میں موجود ہے۔ اس کی سند صحیح ہے اور یہ اثر جہری نمازوں میں ماعدا الفاتحہ پر محمول ہے۔

۲۹. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ: دَلَّ أَنَّ هٰذَا فِی الْجَهْرِ وَ إِنَّمَا یُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِیْمَا سَکَتَ الْإِمَامُ.

[۲۹] اور (عبداللہ) بن المبارک نے کہا: یہ حالت جہر پر دلالت کرتا ہے اور امام کے پیچھے صرف اس وقت پڑھا جاتا ہے جب

امام خاموش ہو۔

(۲۹) تخریج: ((ضعیف)) یہ اثر مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۳۰. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَمَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ وَمَالَا أُحْصِيْ مِنَ التَّابِعِيْنَ وَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِنَّهُ يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ وَإِنْ جَهَرَ، وَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَأْمُرُ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۳۰] اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر، میمون بن مہران اور بے شمار تابعین و علماء نے کہا ہے:

''بے شک جہری حالت میں بھی امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ) پڑھنی چاہیے اور عائشہ رضی اللہ عنہا امام کے پیچھے قراءت کا حکم دیتی تھیں۔''

(۳۰) تخریج: ان آثار کے حوالے درج ذیل ہیں:

حسن بصری: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵ ح ۲۴۲) والسنن الکبریٰ (۲/۱۷۱) و سندہ صحیح، وابن ابی شیبہ (۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۲) وسندہ صحیح، سعید بن جبیر: دیکھئے ح (۳۴، ۲۷۳) میمون بن مہران: مجھے یہ اثر نہیں ملا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۹۹ ح ۲۲۱، ۲۲۲) والسنن الکبریٰ لہ (۲/۱۷۱) اس کی تین سندیں ہیں۔ ایک میں سفیان (الثوری یا ابن عیینہ دونوں) مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔ دوسری سند میں عکرمہ بن ابراہیم الازدی الموصلی سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۴/۱۸۲،۱۸۱) تیسری میں حامد بن محمود بن حرب المقرئی النیسابوری (متوفی ۲۶۶ھ) کی توثیق، میرے علم کے مطابق صرف ابن حبان (الثقات ۸/ ۲۱۹) نے کی ہے۔

حدیث: ۱۰۶ پر اس کا ایک معنوی شاہد بھی آ رہا ہے۔

فوائد: امام بخاری کا یہ کلام امام بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۱۰۶ ح ۲۴۵) میں نقل کر رکھا ہے۔

٣١.وَقَالَ خَلَّادٌ: ❶ حَـدَّثَنَا حَنْظَلَةُ ابْنُ أَبِي الْمُغِيْرَةِ قَالَ:سَأَلْتُ حَمَّاداً عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُوْلٰى وَالْعَصْرِ فَقَالَ : كَانَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ يَـقْـرَأُ فَـقُـلْـتُ أَيُّ ذٰلِکَ اَحَـبُّ إِلَيْکَ؟ فَقَالَ: أَنْ تَقْرَأَ.

[٣١] اور خلاد (بن یحییٰ) نے کہا: ہمیں حنظلہ بن ابی المغیر ہ نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے حماد (بن ابی سلیمان) سے پہلی (ظہر) اورعصر (کی نماز) میں قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: سعید بن جبیر قراء ت کرتے تھے، میں نے کہا اس مسئلے میں آپ کی پسند کیا ہے؟ تو انہوں (حماد بن ابی سلیمان) نے کہا کہ تو قراءت کرے (یعنی مجھے قراءت کرنا محبوب اور پسند ہے)

(٣١) تخریج: ((ضـعیف)) خلاد بن یحییٰ امام بخاری کے استاد ہیں،لیکن حنظلہ بن ابی المغیرہ کی توثیق سوائے ابن حبان کے کسی نے نہیں کی۔لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے لیے دیکھئے: ح ٣٤٣،٢٧٣۔

مصنف ابن ابی شیبہ (١/ ٣٧٧ ح ٣٧٩٢) میں ''**هشيم عن أبي بشر عن سعيد بن جبير قال: سألته عن القرا ء ة خلف الإمام قال : ليس خلف الإمام قراء ة**'' والی روایت ہے۔یہ روایت ہشیم کی تدلیس (عن) کی وجہ سے ضعیف ہے۔ہشیم بن بشیر الواسطی: ''ثِقَةٌ ثَبْتٌ، كَثِيْرُ التَّدْلِيْسِ وَ الْإِرْسَالِ الْخَفِيِّ'' تھے (تقریب التہذیب: ٧٣١٢ و عام کتب رجال) لہٰذا غیر صحیحین میں، عدم تصریح سماع و عدمِ متابعت کی صورت میں ان کی روایت مردود وضعیف ہوتی ہے۔ ......سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے فاتحہ خلف الامام کا قول آگے آرہا ہے (ح ٣٤٣،٢٧٣)

❶ من التاريخ الكبير للبخاري: ٣/ ٤٣، ٤٤ وجاء في الأصل: خلال۔

٣٢. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَكَذَالِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ. وَقِيلَ لَهُ احْتِجَاجُكَ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿وَ [1] إِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا﴾ [2] أَرَأَيْتَ إِذَا لَمْ يَجْهَرِ الْإِمَامُ يَقْرَأُ مَنْ خَلْفَهٗ؟ فَإِنْ قَالَ لَا، بَطَلَ دَعْوَاهُ لِأَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَأَنْصِتُوْا﴾ وَإِنَّمَا يُسْتَمَعُ لِمَا يُجْهَرُ، مَعَ أَنَّا نَسْتَعْمِلُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ﴾ نَقُوْلُ يُقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ عِنْدَ السَّكَتَاتِ.

[٣٢] اور مجاہد (بن جبر: مفسرِ قرآن) نے کہا: اگر (کوئی شخص) امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ کی) قراءت نہ کرے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز دوبارہ پڑھے۔ اور عبداللہ بن الزبیر (بن العوام رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح کہا ہے اور اسے (جو قراءت خلف الامام کا مخالف ہے) کہا گیا کہ تو اللہ تعالیٰ کے قول:

(اور) جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ، سے حجت پکڑتا ہے۔ تیرا کیا خیال ہے اگر امام جہر سے قراءت نہ کرے تو اس کے مقتدیوں کو پڑھنا چاہیے؟ پس اگر وہ کہتا ہے کہ نہیں، تو اس کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس کان لگا کر سنو اور خاموش ہو جاؤ اور کان لگا کر اسی وقت سنا جا سکتا ہے جب جہر کیا جائے، ساتھ اس کے ہم اللہ تعالیٰ کے قول پس کان لگا کر سنو، پر عمل کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے سکتات میں پڑھنا چاہیے۔

(٣٢) تخریج: ((ضعیف)) دیکھئے یہی کتاب ح ٥٨، مصنف ابن ابی شیبہ (١/٣٦١ ح٣٦٣٥) میں لیث (بن ابی سلیم) عن مجاہد کی سند سے مروی ہے کہ ''إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِيْ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهٗ يَقْضِيْ تِلْكَ الرَّكْعَةَ'' یہ روایت لیث بن ابی سلیم کے

[1] من، ع [2] [٧/ الاعراف: ٢٠٤]

ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

فوائد: عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما کا اثر مجھے نہیں ملا، نیز دیکھئے: ح ۴۷۔

۳۳. قَالَ سَمُرَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكْتَتَانِ سَكْتَةٌ حِيْنَ يُكَبِّرُ وَسَكْتَةٌ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَتِهٖ.

[۳۳] سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو سکتے ہوتے تھے، ایک سکتہ (شروع نماز والی پہلی) تکبیر کے وقت اور دوسرا سکتہ آپ کی قراءت کے اختتام پر ہوتا تھا۔

(۳۳) تخریج: ((حسن)) یہ روایت آگے آ رہی ہے: ح ۲۷۷، ۲۷۸۔

۳٤. وَقَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ قُلْتُ لِسَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ قِرَاءَتَهٗ فَإِنَّهُمْ قَدْ اَحْدَثُوْا مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَصْنَعُوْنَهٗ [إِنَّ] [1] السَّلَفَ كَانَ إِذَا أَمَّ أَحَدُهُمُ النَّاسَ كَبَّرَ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَظُنَّ [2] أَنَّ مَنْ خَلْفَهٗ قَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْصَتُوْا.

[۳۴] (عبداللہ بن عثمان) بن خثیم نے کہا: میں نے سعید بن جبیر (رحمہ اللہ) سے کہا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ (تو) انہوں نے فرمایا: جی ہاں اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو، کیونکہ (آج کل کے) ان لوگوں نے ایسی بدعت نکال لی ہے جو سلف (صالحین) نہیں کرتے تھے۔ ان میں سے جب کوئی شخص لوگوں کا امام بنتا (تو) تکبیر کہتا پھر خاموش ہو جاتا۔ حتیٰ کہ جب یہ گمان (ظاہر) ہو جاتا کہ اس کے مقتدیوں نے سورۂ فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ قراءت کرتا تو وہ خاموش ہو جاتے۔

(۳۴) تخریج: ((حسن)) یہ روایت آگے آ رہی ہے: ح ۲۷۳، کتاب القراءۃ

---

[1] من، ع [2] فی الأصل و ع ''یظعر''

بیہقی (ص۱۰۳ ح۲۳۷) پراس کا ایک شاہد بھی ہے۔ ابن خزیمہ نے اس جیسی روایت عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ بیان کر رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

فوائد: درج بالا روایت کو امام بیہقی نے امام بخاری سے نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءة ص۱۰۴ ح۲۳۷)

۳۵. وَقَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّقْرَأَ سَكَتَ سَكْتَةً.

[۳۵] اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نبی ﷺ جب قراءت کا ارادہ کرتے تو تھوڑی دیر خاموش ہو جاتے۔''

(۳۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت آگے آرہی ہے: ح۲۷۰، ۲۸۰۔

۳۶. وَكَانَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَمَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ وَغَيْرُهُمْ وَ سَعِيْدُ ابْنُ جُبَيْرٍ يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ عِنْدَ سُكُوْتِ الْإِمَامِ إِلٰى نُوْنِ نَعْبُدُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) فَتَكُوْنُ قِرَاءَتُهُ فَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ أَنْصَتَ حَتّٰى يَكُوْنَ مُتَّبِعًا [لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَأَنْصِتُوْا فَيَسْتَعْمِلُ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَتَّبِعُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ] [1] لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ﴾ [2] وَ قَوْلِهٖ ﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَ يَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ

[۳۶] اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف) میمون بن مہران وغیرہم اور سعید بن جبیر، امام کے نعبد کی نون (کہنے) تک سکتوں میں قراءت کے قائل تھے۔ ان کی دلیل نبی ﷺ کی حدیث ہے کہ ''سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی'' پس فاتحہ (ہی) اس کی قراءت ہوتی ہے۔ پھر جب امام قراءت کرتا ہے تو وہ خاموش ہو جاتا ہے۔ اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے قول: ''جو رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی'' اور قول ''ہدایت واضح ہونے کے بعد جو شخص رسول کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے (اجماعی) راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے

[1] من ع [2] [۴/ النسآء: ۸۰]

الْـمُـؤْمِـنِيْـنَ نُـوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ 1 وَإِذَا تَرَكَ الْإِمَـامُ شَيْئًا مِنَ الصَّلَاةِ فَحَقٌّ عَلٰـى مَـنْ خَـلْـفَـهٗ أَنْ يُتِـمُّوْا، قَـالَ عَلْقَمَةُ: إِنْ لَّمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ أَتْـمَمْنَا.

پر چلے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرح وہ پھرا ہے اور (پھر) اسے ہم جہنم میں داخل کریں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔'' پر عمل کرنے والا بن جاتا ہے۔ (یعنی فاتحہ خلف الامام پڑھنے والا قرآن وحدیث سب کا متبع ہے) اور اگر امام اپنی نماز میں سے کچھ چھوڑ دے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ اسے پورا کر لیں۔ علقمہ (بن قیس) نے کہا: اگر امام پورا نہ کرے تو ہم پورا کر لیں گے۔

(۳۶) تخریج: ((ضعیف)) یہ آثار مجھے اس متن کے ساتھ نہیں ملے ہیں۔ والعلم عند اللہ

فوائد: انصات کی بحث: عربی زبان میں انصات ''خاموشی، بغور سماعت'' کو کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۶۵۴ ج) و عام کتبِ لغت۔ دل میں قرآن واذکار مسنونہ پڑھنا انصات کے منافی نہیں ہے۔ سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جمعہ پڑھنے والے شخص کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

((وَ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَا تَهٗ))

اور اپنی نماز ادا کر لینے تک وہ خاموش رہتا ہے۔

(السنن الصغریٰ للنسائی: ۳/۱۰۴ ح ۱۴۰۴ ، وصححہ الحاکم: ۱/ ۲۷۷، ووافقہ الذہبی)

اس کے شواہد کے لیے دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (۱۷۶۲) وصحیح ابن حبان (موارد: ۵۶۲) وسنن ابی داود (۳۴۳) ومسند احمد (۳/ ۸۱) ومستدرک الحاکم (۱/ ۸۳) وغیرہ۔ خلاصہ یہ کہ دل میں سراً پڑھنا، انصات اور أنصتوا کے حکم کے منافی نہیں ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام [ج ۲ ص ۲۰۶، ۲۱۶]

بعض الناس نے یہ جھوٹ لکھا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک ''جو امام سکتہ نہ

1 [۴/ النسآء: ۱۱۵]

کرے وہ بدعتی اور دوزخی ہے' ٱلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔

۳۷. وَقَالَ الْحَسَنُ وَسَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ : إِقْرَأْ بِالْحَمْدُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ الْآخَرُوْنَ مِنْ هٰؤُلَاءِ: يُجْزِئُهُ أَنْ يُّقْرَأَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَيُجْزِئُهُ أَنْ يُّقْرَأَ بِاٰيَةٍ، يَنْقُضُ آخِرُهُمْ عَلٰى أَوَّلِهِمْ بِغَيْرِ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَقِيْلَ لَهُ: مَنْ أَبَاحَ لَكَ الثَّنَاءَ وَ الْإِمَامُ يَقْرَأُ بِخَبَرٍ أَوْ بِقِيَاسٍ وَحَظَرَ عَلٰى غَيْرِكَ الْفَرْضُ وَهُوَالْقِرَاءَةُ؟ وَلَا خَبَرٌ عِنْدَكَ وَلَا اتِّفَاقٌ لِاَنَّ عِدَّةً مِّنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَمْ يَرَوُا الثَّنَاءَ لِلْإِمَامِ وَلَا لِغَيْرِهٖ وَ يُكَبِّرُوْنَ ثُمَّ يَقْرَءُ وْنَ؟ فَتَحَيَّرَ عِنْدَهُ، فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ يَتَرَدَّدُوْنَ مَعَ أَنَّ هٰذَا صَنَعَهُ فِيْ أَشْيَاءٍ مِنَ الْفَرْضِ وَجَعَلَ الْوَاجِبَ أَهْوَنَ مِنَ التَّطَوُّعِ زَعَمْتَ أَنَّهُ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِى الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ أَوِالْعَصْرِ أَوِالْعِشَاءِ يُجْزِئُهُ وَ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِيْ رَكْعَةٍ مِّنْ أَرْبَعٍ مِنَ التَّطَوُّعِ لَمْ يُجْزِءُ هُ قُلْتُ: وَ إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِيْ رَكْعَةٍ مِّنَ الْمَغْرِبِ أَجْزَأَهُ

[۳۷] اور حسن (بصری)، سعید بن جبیر اور حمید بن ہلال (رحمہم اللہ) نے کہا: جمعہ کے دن سورۂ فاتحہ پڑھ اور ان (منکرین فاتحہ خلف الامام) میں سے دوسرے لوگوں نے کہا: فارسی میں قراءت جائز ہے اور (فاتحہ میں سے) ایک آیت پڑھنی جائز ہے۔ ان کے پچھلے اپنے اگلوں پر رد کر رہے ہیں۔ (ان کے پاس) نہ کتاب ہے اور نہ سنت۔ ایسے آدمی سے کہا جاتا ہے کہ: ''جب امام (قرآن) پڑھ رہا ہو تو کس نے تیرے لیے ثنا (پڑھنا) مباح (جائز) قرار دیا ہے؟ کوئی حدیث یا قیاس؟ اور کس نے تیرے علاوہ دوسرے پر قراءت جو فرض ہے، اسے منع کر دیا ہے؟ تیرے پاس کوئی حدیث نہیں اور نہ اس ثنا پر اتفاق (ہوا) ہے کیونکہ مدینہ والے کئی (علماء) ثنا کے قائل نہیں ہیں۔ نہ امام کے لیے اور نہ کسی دوسرے کے لیے۔ وہ تکبیر کہتے ہیں۔ پھر قراءت کرتے ہیں'' تو ایسا شخص حیران و (پریشان) رہ جاتا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے شک میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ اس نے فرض

وَإِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ مِّنَ الْوِتْرِ لَمْ يُجْزِءُهُ وَكَأَنَّهُ مُوْلِعٌ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ مَافَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ يُفَرِّقَ بَيْنَ مَاجَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ.

کی کئی چیزوں میں (عجیب وغریب) کام کر رکھا ہے۔ اس نے واجب (فرض) کونفل سے کم درجے کا بنا دیا ہے تو یہ سمجھتا ہے کہ اگر ظہر، عصر یا عشاء کی دو (آخری) رکعتوں میں (مطلق) قراءت نہ کرے تو (بھی) جائز ہے اور اگر نفل کی چار رکعتوں میں سے ایک میں قراءت نہ کرے تو جائز نہیں ہے، تو یہ کہتا ہے کہ اگر مغرب کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو (نماز) جائز ہے اور اگر وتر کی ایک رکعت میں نہ پڑھے تو جائز نہیں ہے۔ گویا یہ شخص اس پر تُلا ہوا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جسے جدا کیا اسے یہ اکٹھا کر دے اور جسے رسول اللہ ﷺ نے اکٹھا کیا اسے یہ جدا کر دے۔

(۳۷) تخریج: ((ضَعِيْفٌ)) یہ آثار مجھے نہیں ملے...... نیز دیکھئے حاشیہ ح ۲۰۔

۳۸. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَ رَوٰى عَلِيُّ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْهِ [عَنْ عَلِيٍّ] [1] رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ"، وَهٰذَا لَا يَصِحُّ لِأَنَّهُ لَا يُعْرَفُ الْمُخْتَارُ وَلَا يُدْرٰى أَنَّهُ سَمِعَهُ

[۳۸] اور بخاری نے کہا: علی بن صالح نے الاصبہانی سے، اس نے مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ سے، اس نے اپنے ابا (عبداللہ بن ابی لیلیٰ) سے اس نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جس نے امام کے پیچھے (جہر کے ساتھ) قراءت کی تو اس نے یقیناً فطرت (اسلام) کی مخالفت کی۔

---

[1] من۔ ع

مِنْ أَبِيْهِ أَصْلاً[أَمْ لاَ] ❶ وَ أَبُوْهُ مِنْ عَلِيٍّ؟ وَلَا يَحْتَجُّ أَهْلُ الْحَدِيْثِ بِمِثْلِهِ وَ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ❶ ابْنِ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ أَدَلُّ وَ أَصَحُّ.

یہ (اثر بلحاظِ سند) صحیح نہیں ہے کیونکہ مختار (مذکور) معروف نہیں ہے اور نہ اس کا کوئی پتا ہے کہ اس نے فی الاصل اپنے باپ سے اور اس کے باپ نے علی رضی اللہ عنہ (بن ابی طالب) سے سنا ہے۔ اہل حدیث اس جیسی روایت سے حجت نہیں پکڑتے اور زہری کی عبید اللہ بن ابی رافع سے، اس کی اپنے ابا ابو رافع سے روایت زیادہ صحیح اور زیادہ دلالت کرنے والی ہے۔

(۳۸) تخریج: ((ضعیف)) اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص۱۹۰ ح۴۱۷) اور دارقطنی (۱/۳۳۱ ح۱۲۴۱) نے عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ مُخْتَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کر رکھا ہے۔ طحاوی نے اسے ابن الاصبہانی سے روایت کیا ہے۔ (شرح معانی الآثار ۱/۲۱۹) دارقطنی نے کہا: ''وَلاَ يَصِحُّ إِسْنَادُهُ'' یعنی اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

ابن حبان نے کہا: ''هٰذَا شَيْءٌ لاَأَصْلَ لَهُ...... وَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلٰى هٰذَا رَجَلٌ مَجْهُوْلٌ'' (المجروحین ۲/۵) یعنی اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ (مختار) بن ابی لیلیٰ مجہول انسان ہے۔

فوائد: عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ (عَبْدِاللّٰهِ) بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ کی سند سے یہ روایت مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۶ ح۳۷۸۱) و مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۶ ح۲۸۰۱) میں بھی موجود ہے۔ اوپر والی روایت سے صاف ثابت ہے کہ ابن الاصبہانی اور عبداللہ بن ابی لیلیٰ کے درمیان واسطہ مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ ہے

---

❶ من ع۔

جو کہ مجہول ہے۔ کما تقدم۔ جبکہ روایات میں مختار اور عبداللہ بن ابی لیلیٰ کی تصریح موجود ہے تو ابن ابی لیلیٰ سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ مراد لینا قطعاً غلط ہے۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس مراد کی تائید کے لیے سنن الدارقطنی (۱/۳۳۲ ح ۱۲۴۳) کی ایک روایت ذکر کی ہے۔ (ارواء الغلیل ۲/۲۸۲ ح ۵۰۳) حالانکہ اس روایت کی سند میں قیس (بن الربیع) ضعیف، حسین بن عبدالرحمٰن بن محمد الازدی (مجہول) اور احمد بن محمد بن سعید (بن عقدہ) غیر موثق، رافضی، بُرا آدمی اور چور ہے۔ دیکھئے الکامل لابن عدی (۱/۲۰۹) وسوالات السہمی للدارقطنی (۱۶۶) وتاریخ بغداد (۵/۲۲) ومقدمۃ مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ لراقم الحروف ص (۶، ۷)

ماسٹر امین اوکاڑوی دیوبندی نے یہ بہت بڑا جھوٹ لکھا ہے کہ: ''مگر تاہم طحاوی ج ا ص ۱۶۰ پر تصریح ہے کہ مختار نے یہ حدیث بذات خود حضرت علی سے سنی۔'' (جزء القراءۃ للبخاری ص ۵۸ حاشیۃ الأوکاروی)

معانی الآثار للطحاوی بیروتی نسخہ (۱/۲۱۹) اور ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی (ج ا ص ۱۵۰) پر لکھا ہوا ہے کہ: ''عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ أَبِيْ لَیْلٰی قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ'' اور یہ بات عام طالب علموں کو بھی معلوم ہے کہ قال اور سمعت میں بڑا فرق ہے۔ قال (اس نے کہا) کا لفظ تصریح سماع کی لازمی دلیل نہیں ہوتا۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی طحاوی سے ''عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ أَبِيْ لَیْلٰی قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ'' کے الفاظ ہی نقل کئے ہیں۔ دیکھئے **اتحاف المهرة بالفوائد المبتكرة من اطراف العشرة** (ج ۱۱ ص ۵۱۶ ح ۱۴۵۴۳) ''قال'' اصل میں ''عن'' کے قائم مقام ہوتا ہے۔ یہ تین شرطوں کے بعد محمول علی السماع ہوتا ہے۔

(۱) راوی مدلس نہ ہو۔ (۲) راوی کی مروی عنہ سے ملاقات یا معاصرت ثابت ہو۔

(۳) کسی دوسری سند میں اضافہ نہ آیا ہو۔ اگر یہ اضافہ آجائے تو عدم تصریح سماع کی صورت میں اسی اضافے کا اعتبار ہوتا ہے۔ دیکھئے مقدمہ ابن الصلاح (ص ۳۹۳ نوع ۳۷، معرفۃ المزید فی متصل الاسانید) وغیرہ۔ روایتِ مذکور میں مختار کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات یا معاصرت کسی خارجی دلیل سے ثابت نہیں ہے اور سند میں عن ابیہ کا اضافہ بھی ثابت ہے۔

لہٰذا طحاوی والی روایت منقطع ہی ہے۔ اس پر سہا گہ یہ کہ مختار مذکور مجہول ہے بلکہ امام ابوحاتم نے اسے ''منکر الحدیث'' کہا ہے (الجرح والتعدیل ۸/۳۱۰ ولسان المیزان ۶/۲) وذکرہ ابوزرعہ الرازی فی کتاب الضعفاء (ترجمہ ۳۲۱) مزید تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج۲ص۷۲۹، ۷۳۱) اور یہی کتاب حدیث سابق: ۲۵۔

۳۹. وَرَوَى دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ نَجَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ وُلْدِ سَعْدٍ [عَنْ سَعْدٍ] ❶ وَدِدْتُّ أَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ "الْإِمَامِ فِيْ فِيْهِ جَمْرَةٌ"، وَهٰذَا مُرْسَلٌ وَابْنُ نَجَّادٍ لَمْ يُعْرَفْ وَلَا سُمِّيَ وَلَا يَجُوْزُ لِأَحَدٍ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ فِي الْقَارِئِ خَلْفَ الْإِمَامِ جَمْرَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ [لِأَنَّ الْجَمْرَةَ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ.] ❶

[۳۹] اور داود بن قیس نے اولادِ سعد میں سے ابن نجاد (نامی کسی مجہول شخص) سے (اس نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے) روایت کیا ہے کہ ''بے شک جو شخص امام کے پیچھے (اونچی) قراءت کرتا ہے اس کے منہ میں انگارہ ہو'' اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور ابن نجاد معروف نہیں ہے اور نہ اس کا نام معلوم ہے اور کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ یہ کہہ دے کہ امام کے پیچھے پڑھنے والے کے منہ میں انگارہ ہو۔[کیونکہ انگارہ اللہ کے عذاب میں سے ہے۔]

(۳۹) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۲۱۲ ح ۴۴۹) میں بحوالہ بخاری دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ نَجَّادٍ رَجُلٍ مِّنْ وُلْدِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۶، ح۳۷۸۲) میں غلطی سے وَكِيعٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ نَجَّادٍ عَنْ سَعْدٍ چھپ گیا ہے جبکہ صحیح یہ ہے کہ ''وَكِيعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ'' جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے ہندی نسخے پر اشارہ لکھا ہوا ہے ''و في داؤد بن قيس'' امام وکیع، قتادہ کی وفات کے بہت بعد میں پیدا ہوئے تھے۔ (محمد) ابن نجاد کی توثیق کسی محدث سے ثابت نہیں ہے۔ محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) کا اپنی موطا میں اس سے استدلال

---

❶ من ع۔

اس کی صحت کی دلیل نہیں بن سکتا۔

عینی حنفی نے یہی روایت بحوالہ مصنف عبدالرزاق: ''عَنْ دَاؤُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِبْنِ نَجَّادٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَاصٍ قَالَ : ذُكِرَلِيْ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَاصٍ قَالَ''الخ (عمدۃ القاری:۶/۱۳اح ۷۵۶)

یہ روایت مصنف عبدالرزاق میں نہیں ملی، محمد بن نجاد مجہول ہے اور موسیٰ بن سعد کو بتانے والا نا معلوم ہے۔ سرفراز خان صفدر دیوبندی نے جو مغالطات دیئے ہیں ان کے جوابات کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ۲ ص ۴۳۸، ۴۴۳)

٤٠. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَلَا يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتَوَهَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى سَعْدٍ مَعَ إِرْسَالِهٖ وَضُعْفِهٖ.

[۴۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کے عذاب کے ساتھ عذاب نہ دو اور کسی آدمی کے لیے یہ وہم کرنا جائز نہیں ہے کہ (سیدنا) سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) نے ایسا فرمایا ہوگا۔ باوجود اس کے کہ یہ روایت مرسل اور ضعیف ہے۔

(۴۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح البخاری (۳۰۱۷، ۶۹۲۲) میں موجود ہے۔

٤١. وَرَوَى أَبُوْ حَبَّابٍ [1] عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ [فِيْ نُسْخَةِ عَبْدِاللّٰهِ [2]]وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ نَتْنًا وَهٰذَا مُرْسَلٌ لَا يُحْتَجَّ بِهٖ وَ خَالَفَهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ [عَنِ] الْأَسْوَدِ وَقَالَ: رِضْفًا وَلَيْسَ هٰذَا مِنْ كَلَامِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِوُجُوْهٍ.

[۴۱] اور ابو حباب نے سلمہ بن کہیل سے، انہوں نے ابراہیم (بن یزید النخعی) سے روایت کیا، ایک نسخے میں عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) ہے، کہا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے (جہراً) قراءت کرتا ہے اس کا منہ گندگی سے بھر جائے اور یہ (روایت) مرسل (یعنی منقطع) ہے اور اس سے حجت پکڑنا (جائز) نہیں ہے اور (عبداللہ)

[1] من ع۔ [2] وفی نصب الرایۃ (۲/۲۰) ''عن ابراہیم قال قال عبداللہ'' الخ

ابن عون نے اس (سند) کی مخالفت کرتے ہوئے اسے ابراہیم (النخعی) سے، اسود (بن یزید) سے بیان کیا ہے (کہ اسود نے کہا) گرم پتھر (سے منہ بھر جائے) اور کئی لحاظ سے یہ کلام علماء کے شایانِ شان نہیں ہے۔

(۴۱) تخریج: ((ضعیف)) اسے بیہقی نے بحوالہ بخاری نقل کیا ہے۔(کتاب القراءۃ ص۲۱۲ ح۴۴۹)

فوائد: ابوحباب تک اس کی سند نامعلوم ہے۔ابوحباب(كَمَا نَقَلَهُ فِيْ نَصْبِ الرَّايَةِ ۲/۲۰) یا ابن حباب (كَمَا نَقَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ) نامعلوم ہے۔عین ممکن ہے کہ اس سے مراد ابوحباب یحییٰ بن ابی حیہ الکلبی ہو جو کہ ضعیف مدلس تھا۔ و قال فی التقریب: ''ضَعَّفُوْهُ لِكَثْرَةِ تَدْلِيْسِه''(۷۵۳۷)

خلاصہ یہ ہے کہ یہ بے سند روایت مردود ہے۔اسود، علقمہ اور ابراہیم نخعی کے اقوال بھی ثابت نہیں ہیں۔(عبدالرزاق (۲۸۰۷) فیہ الثوری والاعمش وابراہیم النخعی مدلسون و عنعنوا، عبدالرزاق: (۲۸۰۸)، ابواسحاق عنعن، ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح۳۷۸۹، ۳۷۹۰) ابومعاویہ والاعمش وابراہیم واسماعیل بن ابی خالد: مدلسون وعنعنوا، (ح۳۷۸۵)، ابومعشر السندی: ضعیف، وھو غیر زیاد (بن کلیب)

٤٢. أَحَدُهَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ وَلَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ)).

[۴۲] ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ: نبی ﷺ نے فرمایا: تم اللہ کی لعنت اور (جہنم کی) آگ کے ساتھ (کسی پر) لعنت نہ بھیجو اور نہ اللہ کے عذاب کے ساتھ

وَالْوَجْهُ الْآخَرُ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُتَمَنّٰى أَنْ يُمْلَأَ أَفْوَاهُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ (ﷺ) [1] مِثْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ حُذَيْفَةَ وَمَنْ ذَكَرْنَا رَضْفًا وَلَا نَتْنًا وَلَا تُرَابًا. وَالْوَجْهُ الثَّالِثُ : إِذَا ثَبَتَ الْخَبَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ فَلَيْسَ فِي الْأَسْوَدِ وَنَحْوِهِ حُجَّةٌ.

کسی کو عذاب دو۔''

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کسی ایک کے لیے یہ تمنا (کرنا) جائز نہیں ہے کہ (بقول اس کے) نبی ﷺ کے صحابہ مثلاً عمر بن الخطاب، ابی بن کعب، حذیفہ اور جن کا ہم نے ذکر کیا ہے (رضی اللہ عنہم) کے منہ گرم پتھر، گندگی یا مٹی سے بھر جائیں۔ (نعوذ باللہ)

تیسری وجہ یہ ہے کہ جب نبی ﷺ کی حدیث اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے آثار ثابت ہو جائیں تو اسود (بن یزید) وغیرہ کے اقوال میں حجت باقی نہیں رہتی۔

(۴۲) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت بعض اختلاف کے ساتھ سنن ابی داؤد (۴۹۰۶) سنن ترمذی (۱۹۷۶) اور المستدرک للحاکم (۱/ ۴۸) میں '' قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَلَا عَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِالنَّارِ '' کے الفاظ سے موجود ہے اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۱۰/ ۴۱۲ ح ۱۹۵۳۱) میں اس کا ایک مرسل شاہد بھی ہے۔ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ والی روایت گزر چکی ہے: ح ۴۰۔

فوائد: امام بخاری رحمہ اللہ علیہ کا یہ قول کہ حدیث کے مقابلے میں اسود وغیرہ کے اقوال میں حجت نہیں ہے۔ جناب ابوحنیفہ کے اس قول کے موافق ہے کہ '' فَقَوْمٌ اِجْتَهَدُوْا فَاَجْتَهِدُ كَمَا اجْتَهَدُوْا '' یہ (تابعین کی) ایک جماعت ہے۔ انہوں نے اجتہاد کیا۔ میں بھی ان جیسا اجتہاد کرتا ہوں (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۳۱۶۳ والاسانید الصحیحۃ فی اخبار ابی حنیفۃ لراقم

[1] من ع۔ [ونصب الرایہ: ۲/ ۲۰]

الحروف ص ۸۷، سندہ حسن) اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تقلید کے مخالف تھے۔

۴۳. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُجَاهِدٌ: لَيْسَ أَحَدٌ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا يُؤْخَذُ مِنْ قَوْلِهِ وَيُتْرَكُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ.

[۴۳] اور (عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد (بن جبر) نے کہا: نبی ﷺ کے بعد ہر آدمی کی بات رد بھی ہو سکتی ہے اور قبول بھی اور نبی ﷺ کی ہر بات قبول ہے۔ کوئی بات رد نہیں ہو سکتی۔

(۴۳) تخریج: ان اقوال کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابن عباس والی روایت مجھے نہیں ملی۔

مجاہد: جامع بیان العلم وفضلہ (۲/۹۱) باب ذکر الدلیل فی اقاویل السلف علی ان الاختلاف خطأ وصواب (ونسخۃ اخریٰ ۲/۱۱۲) الاحکام فی أصول الاحکام لابن حزم (۲/۲۹۱، ۳۱۷) فیہ سفیان بن عیینہ مدلس وعنعن، وبنحوہ قال الحکم (بن عتیبہ) رواہ ابن حزم فی الاحکام (۲/۲۹۳، ۳۱۷) وابن عبدالبر فی الجامع (۲/۹۱) وسندہ صحیح۔

۴۴. وَقَالَ حَمَّادٌ: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ سُكَّرًا.

[۴۴] حماد (بن ابی سلیمان) نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ جو امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ سراً) پڑھتا ہے اس کا منہ شکر سے بھر جائے۔

(۴۴) تخریج: ((ضعیف)) اس کی سند نہیں ملی۔ اسے بیہقی نے بحوالہ امام بخاری نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۳)

۴۵. وَقَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوٰى عُمَرُ [1] عَنْ [2] مُوْسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: "مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلَاةَ لَهُ" وَلَا يُعْرَفُ لِهٰذَا الْإِسْنَادِ سِمَاعُ بَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ وَلَا يَصِحُّ

[۴۵] اور بخاری نے کہا: عمر بن محمد نے موسیٰ بن سعد سے، اس نے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ ''جو شخص امام کے پیچھے (جہراً) قراءت کرے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔'' اس سند کے راویوں کا ایک

[1] من نصب الرایۃ ۲/۲۰۔ [2] من التاریخ الکبیر ۴/۲۸۵۔ والسنن الکبریٰ للبیہقی ۲/۱۶۳۔ أفادہ شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ

مِثْلَهُ. دوسرے سے سماع معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت صحیح نہیں ہوتی۔

(۴۵) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت امام بیہقی کی کتاب القراءۃ (ص۲۱۰ ح۴۴۸) میں سفیان (الثوري) عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ'' کی سند سے موجود ہے۔ایک روایت میں ''سفیان (الثوری) عَنْ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ '' کی سند ہے۔یہ دونوں سندیں ضعیف ہیں۔سفیان الثوری مشہور مدلس ہیں اور عن سے روایت کر رہے ہیں۔

فوائد: مصنف عبدالرزاق (۲/ ۱۳۷ ح۲۸۰۲) میں یہ روایت ''دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ '' کی سند سے موجود ہے۔موسیٰ بن سعید کے بارے میں نظر ہے۔عین ممکن ہے کہ اس سے مراد موسیٰ بن سعد ہو۔موسیٰ بن سعد کی زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔(دیکھئے نور العینین ص۱۲۴، ۱۲۸ او نسخہ قدیمہ ۱۰۰، ۱۰۳)

محمد بن الحسن بن فرقد الشیبانی (کذاب) نے ''أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ '' کی سند فٹ کر رکھی ہے۔دیکھئے موطا الشیبانی الکذاب (ص۱۰۲) محمد بن الحسن الشیبانی کے بارے میں یحییٰ بن معین نے کہا ''جَهْمِيٌّ كَذَّابٌ'' (اَلضُّعَفَآءُ الْكَبِيْرُ لِلْعُقَيْلِيِّ ۴/ ۵۲ وسندہ صحیح) اور کہا: لَيْسَ بِشَيْءٍ (تاریخ ابن معین روایۃ الدوری: ۱۷۷۰) (اَلْأَسَانِيْدُ الصَّحِيْحَةُ ص ۲۳) نیز دیکھئے جزء رفع الیدین بتحقیقی ص۳۲ تحت ح۱۔لہٰذا یہ روایت موضوع ہے۔

٤٦. وَكَانَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ عُرْوَةُ وَالشَّعْبِيُّ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ [بْنُ [۴۶] اور سعید بن المسیب، عروہ (بن الزبیر)، (عامر بن شراحیل) الشعبی، عبیداللہ

عَبْـدِاللّٰهِ] [1] وَ نَـافِـعُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الْـمَـلِيْـحِ وَالْـقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَبُوْ مِجْلَزٍ وَمَكْحُوْلٌ وَمَالِكٌ[وَ] [2] ابْنُ عَـوْنٍ وَسَـعِيْـدُ بْنُ أَبِيْ عَرُوْبَةَ يَرَوْنَ الْـقِرَاءَ ةَ وَكَانَ أَنَسٌ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيُّ يُسَبِّحَانِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

بن عبداللہ، نافع بن جبیر، ابوالملیح (بن اسامہ بن عمیر)، قاسم بن محمد (بن ابی بکر) ابومجلز (لاحق بن حمید)، مکحول (الشامی)، مالک، ابن عون اور سعید بن ابی عروبہ (وغیرہم) قراءت (خلف الامام) کے قائل تھے اور انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) وعبداللہ بن یزید الانصاری (رضی اللہ عنہ) امام کے پیچھے تسبیح (سبحان اللہ) پڑھتے تھے۔

(۴۶) تخریج: ((صحیح)) ان آثار کی مختصر تخریج وتحقیق درج ذیل ہے:

سعید بن المسیب: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۵) اس کی سند سعید (بن ابی عروبہ) اور قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ دونوں مشہور مدلس تھے۔

فوائد: ① عروۃ بن الزبیر: موطا امام مالک (۱/ ۸۵ ح ۱۸۶) بتحقیقی، سندہ صحیح، نیز دیکھئے یہی کتاب حدیث: ۲۷۶۔ ② عَامِرٌ الشَّعْبِيُّ : قَالَ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ : "حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : اِقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" (۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيْحٌ، اَلشَّيْبَانِيُّ هُوَ أَبُوْاِسْحَاقَ سُلَيْمَانَ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ، ثِقَةٌ مَشْهُوْرٌ.

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ : اَلْقِرَاءَ ةُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ نُوْرٌ لِلصَّلٰوةِ، رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ (۱/۳۷۴ ح ۳۷۶۴) وَ سَنَدُهُ صَحِيْحٌ وَانْظُرْ كِتَابَ الْقِرَاءَ ةِ لِلْبَيْهَقِيِّ (ص ۱۰۵ ح ۲۴۳) وَ سَنَدُهُ صَحِيْحٌ۔

③ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳ ح ۳۷۵۰) وسندہ صحیح، و

[1] من ـ ع ـ [2] سقطت الواو من الأصل والسياق يقتضيه ـ

عبدالرزاق (۲/ ۱۳۱ ح ۲۷۷۵) وکتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۵، ۱۰۶ ح ۲۴۵ وص ۹۷ ح ۲۱۷)

④ نافع بن جبیر بن مطعم : موطا امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ ح ۱۸۸) وسندہ صحیح۔

⑤ ابوالملیح اسامہ بن عمیر: مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۷۵ ح ۳۷۶۸) وسندہ صحیح۔ ⑥ قاسم بن محمد دیکھئے حدیث سابق: ۲۶ مع التخریج والتحقیق۔ ⑦ ابومجلز لاحق بن حمید۔ قَالَ إِنْ قَرَأْتَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسَنٌ وَ إِنْ لَّمْ تَقْرَأْ أَجْزَءَ کَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ (ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۷۵ ح ۳۷۷۱) وَسَنَدُهٗ ضَعِيْفٌ .

⑧ مكحول: أبوداؤد (۸۲۵) وَسَنَدُهٗ ضَعِيْفٌ، وَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ مُدَلِّسٌ وَ عَنْعَنَ، وَلَهٗ شَاهِدٌ ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْبَيْهَقِيِّ فِيْ كِتَابِ الْقِرَاءَةِ (ص ١٠٦ ح ٢٤٦)۔ ⑨ مالک بن أنس الإمام: انظر موطا امام مالک (ج ۱ ص ۸۵ بعد ح ۱۸۸) بتحقیقی ⑩ عبداللّٰه بن عون : یہ قول مجھے نہیں ملا۔ ⑪ سعید بن ابی عروبہ: ان کا قول بھی مجھے نہیں ملا۔ ⑫ انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال: "اَلْقِرَاءَةُ خَلْفَ الْإِمَامِ التَّسْبِيْحُ" رواہ ابن ابی شیبۃ (۱/ ۳۷۵ ح ۳۷۶۹) وسندہ حسن، نیز دیکھئے ح ۱۲۵۔

⑬ عبداللہ بن یزید الانصاری: یہ اثر بھی مجھے نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

٤٧ . وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَوْلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ: قَالَ لِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ "اِقْرَأْ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ" وَرَوٰى سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِثْلَهٗ.

[۴۷] اور سفیان بن حسین نے (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب) الزہری سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے غلام سے روایت کیا کہ مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (الانصاری) نے فرمایا: ظہر وعصر میں امام کے پیچھے پڑھ اور سفیان بن حسین نے روایت کیا کہ (عبداللہ) ابن الزبیر (رضی اللہ عنہما) نے اسی طرح کہا ہے۔

(۴۷) تحقیق: ((صحیح)) اس روایت کی سند مولیٰ جابر بن عبداللہ کی وجہ سے ضعیف ہے کیونکہ مولیٰ مذکور مجہول ہے اور زہری کا عنعنہ بھی ہے۔ تاہم سنن ابن ماجہ (۸۴۳) میں اس کا بہترین

شاہد ہے جس کی وجہ سے یہ روایت بھی صحیح ہے۔ دیکھئے یہی کتاب حدیث ۲۸۷، بعض الناس نے جابر رضی اللہ عنہ کے قول: "لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَام" (ابن ابی شیبہ ۱/ ۳۷۶ ح ۳۷۸۲) کے بارے میں لکھا ہے کہ "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَا یَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ" یعنی قول صحابی کو مرفوع حدیث بنادیا ہے۔ اس قول کو طحاوی نے یحییٰ بن سلام سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ یحییٰ بن سلام ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/ ۳۸۰) وغیرہ۔ یحییٰ بن سلام پر خود طحاوی نے جرح کی ہے دیکھئے شرح معانی الآثار، باب المتمتع الذي لايجد هدياً ولا يصوم في العشر (۱/ ۴۹۸)

تنبیہ: عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما والی روایت مجھے نہیں ملی۔ واللہ اعلم

٤٨. وَقَالَ لَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسْنَاءِ حَدَّثَنَا: أَبُو الْعَالِيَةِ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمَكَّةَ أَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ ؟ قَالَ: إِنِّيْ لَأَسْتَحْيِ مِنْ رَّبِّ هٰذِهِ الْبِنْيَةِ أَنْ أُصَلِّيَ صَلَاةً لَا أَقْرَأُ فِيْهَا وَلَوْ بِأُمِّ الْكِتَابِ.

[۴۸] ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین الکوفی) نے بتایا کہ ہمیں حسن بن ابی الحسناء (ابوسہل البصری القواس) نے حدیث بیان کی: ہمیں ابوالعالیہ (البراء البصری) نے حدیث بیان کی: پس میں نے (عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے مکہ میں پوچھا: کیا میں نماز میں قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: میں اس گھر کے رب سے حیا کرتا ہوں کہ میں ایسی نماز پڑھوں جس میں قراءت نہ کروں اگرچہ (صرف) سورۂ فاتحہ ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۸) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت بیہقی نے امام بخاری سے نقل کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۲۱۰ ح ۴۴۷) اور اسے ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۶۱ ح ۳۶۳۰) وبیہقی (کتاب القراءۃ ص ۹۶، ۹۷ ح ۲۱۳، ۲۱۴) نے ابوالعالیہ البراء سے بیان کر رکھا ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ حسن بن ابی الحسناء صدوق اور ابوالعالیہ ثقہ ہیں۔

فوائد: ① اس روایت کے عموم سے ظاہر ہے کہ عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) امام کے پیچھے اور تمام نمازوں میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل تھے۔ ② امام بخاری مدلس نہیں ہیں اور اس کے باوجود "قال لنا أبو نعیم" کہہ کر ابونعیم سے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ ③ جدید دور کے بعض الناس نے لکھا ہے کہ "ابن ابی الحسناء بھی غیر معروف ہے" حالانکہ حسن بن ابی الحسناء کا تذکرہ تقریب التہذیب (۱۲۲۸) تہذیب التہذیب (۲/۲۳۶) اور بہت سی کتب رجال میں موجود ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ بعض الناس تقریب التہذیب پڑھنے سے بھی قاصر ہیں۔

٤٩. وَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ الرَّازِيُّ: أَخْبَرَنَا أَبُوْ جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ عَنْ يَحْيَى الْبَكَّاءِ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: "مَا كَانُوْا يَرَوْنَ بَأْسًا أَنْ يُّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ."

[۴۹] عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد الرازی نے کہا: ہمیں ابوجعفر الرازی (عیسیٰ بن ماہان) نے خبر دی، وہ یحییٰ (بن مسلم) البکاء سے روایت کرتے ہیں: ابن عمر (رضی اللہ عنہما) سے قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی دل میں (سراً، خفیہ آواز سے) سورۂ فاتحہ پڑھے۔

(۴۹) تخریج: ((ضعیف)) اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص ۹۷ ح ۲۱۴ تعلیقاً، وص ۲۱۰ ح ۴۴۷ عن البخاری) میں نقل کیا ہے۔ یحییٰ البکاء ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب: ۷۶۴۵) ابوجعفر مختلف فیہ ہے۔ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن سعد تک سند مطلوب ہے۔

٥٠. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ [عَنْ] [1] عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يُنْصِتُ لِلْإِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ.

[۵۰] اور (محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ بن شہاب) الزہری نے سالم بن عبداللہ بن عمر [سے، انہوں نے عبداللہ بن عمر] سے بیان کیا کہ جب امام جہر کرے تو وہ (یعنی مقتدی) خاموش رہے۔

[1] من کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۲۱۰ ح ۴۴۷، وجاء فی الأصل "عن سالم بن عبداللہ بن عمر"۔ !

(۵۰) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۹ ح۲۸۱۱) وکتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۴۵ ح ۳۳۰) میں موجود ہے۔ ابن جریج نے سماع کی تصریح کر دی ہے مگر ابن شہاب الزہری کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ زہری مدلس ہیں اور مدلس کی تدلیس مضر ہوا کرتی ہے۔ موطا امام مالک (۱/۸۶ ح۱۸۹) میں صحیح سند کے ساتھ آیا ہے:

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے قراءت نہیں کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قراءت کافی ہے۔ (الخ)

اس کا مطلب یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے علاوہ امام کی قراءت اس کے لیے کافی ہے اور یہ کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کے پیچھے فاتحہ کے علاوہ قراءت نہیں کرتے تھے۔ اس تطبیق سے تمام احادیث مرفوعہ اور آثارِ صحابہ پر عمل ہو جاتا ہے۔

۵۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَوَابٍ التَّيْمِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَ إِنْ قَرَأْتَ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: وَإِنْ قَرَأْتُ.

[۵۱] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری البیکندی) نے بتایا، ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان بن ابی سلیمان فیروز الشیبانی سے، وہ جواب التیمی سے، وہ یزید بن شریک سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر بن الخطاب (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے کہا: اے امیر المومنین! اگر آپ قراءت کر رہے ہوں تو؟ آپ نے فرمایا اگر میں قراءت کر رہا ہوں تو (بھی پڑھ)۔

(۵۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی التاریخ الکبیر (۸/ ۳۴۰ ح ۳۲۳۹) میں اسی سند ومتن سے موجود ہے۔ اسے ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۷۳ ح ۳۷۴۸ وعندہ ''خوات'' والصواب ''جواب'') دار قطنی (۱/ ۳۱۷ ح ۱۱۹۷، ۱۱۹۸) طحاوی (معانی الآثار ۱/ ۲۱۸، ۲۱۹) حاکم (۱/ ۲۳۹) بیہقی (السنن ۲/ ۱۶۷ وکتاب القراءۃ ص ۹۱ ح ۱۸۸، ۱۸۹) اور عبدالرزاق (المصنف ۲/ ۱۳۱ ح ۲۷۷۶) نے یزید بن شریک کی سند سے روایت کیا ہے۔ اسے حاکم، ذہبی اور دار قطنی نے صحیح کہا ہے۔ جواب التیمی، ابوحنیفہ کے استاد اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔ دیکھئے تہذیب الکمال (۳/ ۴۶۷)، لہٰذا وہ صحیح الحدیث ہے۔ اس پر ارجاء کے الزام کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''صدوق رمي بالإرجاء'' (تقریب التہذیب: ۹۸۴)

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ''اور اصولِ حدیث کی رو سے ثقہ راوی کا خارجی یا جہمی، معتزلی یا مرجئی ہونا اس کی ثقاہت پر قطعاً اثر انداز نہیں ہوتا.....'' (احسن الکلام: ج ۱ ص ۳۰ دیباچہ طبع دوم) ماسٹر امین اوکاڑوی کے نزدیک راوی پر بدعتی، شیعہ، مرجئی کی جرح مجروح ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۲ ص ۹۷، ۹۸، امدادیہ ملتان) بلکہ (صدوق) راوی کی حدیث اوکاڑوی کے نزدیک حسن لذاتہ ہوتی ہے۔ دیکھئے تجلیات صفدر (ج ۴ ص ۲۰، ۱۹)

جواب مذکور پر عبداللہ بن نمیر کی جرح باسند صحیح ان سے ثابت نہیں ہے۔ کامل ابن عدی (۲/ ۵۹۹) میں اس جرح کے راوی محمد بن اسحاق کا صریح تعین مطلوب ہے۔ مستدرک الحاکم وغیرہ میں حارث بن سوید (ثقہ ثبت) نے جواب کی متابعت کر رکھی ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۲/ ۱۳۱ ح ۲۷۷۷) میں اس کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔

مستدرک الحاکم وغیرہ میں یہ صراحت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، یعنی سورۂ فاتحہ پڑھو (الکواکب الدریہ: ص ۶۳، ۶۴)

لہٰذا روایت مذکور میں قراءت سے مراد فاتحہ خلف الامام ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع اور انس بن سیرین کو فرمایا: تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ'' تجھے امام کی قراءت کافی ہے'' (بحوالہ ابن ابی شیبہ: ۱/ ۳۷۶

ح ۳۷۸۴) انس بن سیرین ۳۳ یا ۳۴ھ میں پیدا ہوئے۔ (تہذیب التہذیب: ۱/۳۷۴) اور عمر رضی اللہ عنہ ۲۳ھ میں شہید ہوئے۔ (تقریب التہذیب: ۴۸۸۸) نافع نے جناب عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں کی۔ (اتحاف المھرۃ لابن حجر ۱۲/ ۳۸۶ قبل ح ۱۵۸۱۰) معلوم ہوا کہ یہ روایت منقطع ہے، لہٰذا ''کو فرمایا'' قطعاً غلط ہے۔ عبدالرزاق (۲/ ۱۳۸ ح ۲۸۰۶) نے محمد بن عجلان سے نقل کیا کہ عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وَدِدْتُ أَنَّ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ فِيْهِ حَجَرٌ ''محمد بن عجلان کی پیدائش سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ہے۔ لہٰذا یہ سند بھی منقطع ہے۔ محمد بن عجلان والی روایت محمد بن الحسن الشیبانی (کذاب) نے بھی کتاب الحجة علی أهل المدينة (۱/ ۱۲۱) میں بیان کی ہے۔ موسیٰ بن عقبہ والی روایت (عبدالرزاق: ح ۲۸۱۰) بھی منقطع ہے اور موسیٰ سے اس کا راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۵۔ منقطع روایت کا حکم یہ ہے کہ ''اَلْمُنْقَطِعُ ضَعِيْفٌ بِالْإِتِّفَاقِ بَيْنَ الْعُلَمَآءِ وَ ذٰلِکَ لِلْجَهْلِ بِحَالِ الرَّاوِيِّ الْمَحْذُوْفِ'' (تیسیر مصطلح الحدیث ص ۷۸) یعنی علماء کا اس پر اتفاق (اجماع) ہے کہ منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس کا محذوف راوی مجہول الحال ہوتا ہے۔

۵۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِکُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادُ الْبُكَائِيُّ عَنْ أَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ أَبِي الْمُغِيْرَةِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۵۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک بن اسماعیل (النہدی ابوغسان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زیاد (بن عبداللہ) البکائی نے حدیث بیان کی، وہ ابو فروہ (الکوفی مسلم بن سالم النہدی الجہنی) سے، وہ ابوالمغیرہ (عبداللہ بن ابی الہذیل الکوفی العنزی) سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ

امام کے پیچھے (سورۂ فاتحہ) پڑھتے تھے۔

(۵۲) تخریج: ((حسن)) اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ (ص۹۴ ح۱۹۹) میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔

فوائد: زیاد بن عبداللہ البکائی جمہور کے نزدیک ثقہ وصدق ہیں۔ (الکواکب الدریہ: ص۶۷) لہٰذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ باقی سارے راوی ثقہ ہیں۔ آنے والی روایت (۵۳) زیاد کا بہترین شاہد ہے۔

۵۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ لِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ سِنَانٍ عَنْ [1] عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

[۵۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: مجھے عبیداللہ (بن موسیٰ) نے بتایا: ہمیں اسحٰق بن سلیمان (الرازی) نے حدیث بیان کی، وہ ابوسنان سے، وہ عبداللہ بن (ابی) الہذیل سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا: میں امام کے پیچھے پڑھوں، انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

(۵۳) تخریج: ((حسن))

فوائد: ① اسحاق بن سلیمان کے اساتذہ میں ابوسنان سعید بن سنان الشیبانی الاصغر ہیں۔ (تہذیب الکمال: ۲/۴۶) اور وہ حسن درجے کے راوی، موثق عند الجمهور ہیں۔

② سنن دارقطنی (۱/۳۱۸ ح ۱۱۹۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۸، ۱۶۹) وکتاب القراءۃ (ص۹۳، ۹۴ ح۱۹۹) میں یہ روایت إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيْقُ: ثَنَا إِسْحَاقُ بْنِ الرَّازِيُّ عَنْ أَبِيْ جَعْفَرِ بْنِ الرَّازِيِّ عَنْ أَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ " سے مروی ہے۔ ابراہیم مذکور مجروح ہے۔ دیکھئے تاریخ بغداد (ج ۶ ص ۱۵۲) ولسان المیزان (۱/۹۶) لہٰذا ابوجعفر الرازی کے اضافے والی روایت مردود ہے۔

---

[1] من التاریخ الکبیر: ۳/۲۲۳۔

٥٤ .حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ وَيُحِبُّ أَنْ يَّقْرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ سُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے بتایا، ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، ہمیں سفیان بن حسین نے حدیث بیان کی، میں نے (محمد بن مسلم بن عبیداللہ) الزہری کو (عبیداللہ) بن ابی رافع سے روایت کرتے ہوئے سنا، وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ: بے شک وہ ظہر وعصر (کی نمازوں) میں امام کے پیچھے (پہلی دو رکعتوں میں) فاتحۃ الکتاب اور ایک ایک سورت پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور آخری رکعتوں میں (صرف) فاتحۃ الکتاب کا حکم دیتے اور اسے پسند کرتے تھے۔

(۵۴) تخریج: ((ضـــعیف)) یہ روایت تفصیلاً مع التخریج شروع کتاب میں گزر چکی ہے دیکھئے حدیث: ۱۔

تنبیہ بلیغ: بعض الناس نے روایتِ مذکورہ میں امام زہری کے عنعنہ پر اعتراض کیا ہے۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ جو لوگ سفیان ثوری، سلیمان الاعمش، قتادۃ اور ابوالزبیر وغیرہم کی عن والی روایات بطور حجت پیش کرتے ہیں انہیں ابوقلابہ، زہری اور مکحول پر تدلیس کے الزام سے شرم کرنی چاہیے۔ زہری کی وضاحت آگے آ رہی ہے۔

ظفر احمد تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں:

"وَالتَّدْلِيْسُ وَالْإِرْسَالُ فِي الْقُرُوْنِ الثَّلاَثَةِ لَا يَضُرُّ عِنْدَنَا" (اعلاء السنن: ۱/۳۱۳)

''اور قرونِ ثلاثہ میں ہمارے نزدیک تدلیس اور ارسال مضر نہیں ہے۔''

[نیز دیکھئے الکواکب الدریہ: ص ۲۵]

① ہمارے نزدیک ابو قلابہ اور مکحول دونوں تدلیس کے الزام سے بری ہیں۔ جبکہ امام زہری، سفیان ثوری، الاعمش، قتادہ اور ابوالزبیر وغیرہم سب مدلس تھے اور ان سب کا عنعنہ غیر صحیحین میں عدم متابعت و عدم شواہد کی صورت میں ضعیف و مردود روایت کے حکم میں ہے۔ یہی ہمارا منہج ہے اور اسی پر ہم عمل پیرا ہیں۔

② محمد بن عجلان کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت: ''مَنْ قَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ'' (عبدالرزاق: ۲/ ۱۳۸ ح ۲۸۰۶) منقطع ہے۔ اسی طرح عبدالرزاق (۲/ ۱۳۹ ح ۲۸۱۰) نے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم: (ضعیف جداً) أَخْبَرَنِيْ أَشْيَاخُنَا (سارے مجہول) أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ'' روایت بیان کی ہے جو کہ مردود ہے۔

۵۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا إِسْمَاعِيْلُ ابْنُ أَبَانٍ: حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيْ مَرْيَمَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

[۵۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل بن ابان (الوراق الأزدی الکوفی) نے بتایا: ہمیں شریک (بن عبداللہ القاضی) نے حدیث بیان کی، وہ اشعث بن ابی الشعثاء سے، وہ ابو مریم (عبداللہ بن زیاد الاسدی الکوفی) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا:) میں نے (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ کو امام کے پیچھے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(۵۵) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت کتاب الثقات لابن حبان (۵/ ۵۸) الکنیٰ للدولابی (۲/ ۱۱۱) السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۱۶۹) وکتاب القراءۃ لہ (ص ۹۵ ح ۲۰۶،

۲۰۷) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۳ ح ۳۷۵۲) میں شریک القاضی کی سند سے موجود ہے۔ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۰) میں شعبہ (بن الحجاج) نے مختصراً بعض حدیث میں شریک کی متابعت کر رکھی ہے۔ باقی تمام راوی ثقہ ہیں۔

فوائد: ① شریک القاضی مدلس ہیں۔ مجھے ان کے سماع کی تصریح نہیں ملی۔ تفصیل کے لیے دیکھئے توضیح الکلام (ج ا ص ۴۸۳، ۴۹۱) والکواکب الدریہ (ص ۷۷، ۷۸)

② بعض الناس نے مصنف عبدالرزاق (۲/۱۴۱ ح ۲۸۱۷) سے ابراہیم نخعی کا قول نقل کیا ہے کہ ''پہلے کوئی بھی امام کے پیچھے قراءت نہ کرتا تھا......'' اور اسے تاریخی حقیقت لکھا ہے حالانکہ اس روایت کی سند کا بنیادی راوی یحیٰی بن العلاء کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/۳۹۷) اور اعمش مدلس ہے۔

محمد بن الحسن الشیبانی کذاب نے ''محمد بن ابان بن صالح (ضعیف) عَنْ حَمَّادِ (ابْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ مُخْتَلَطٍ) عَنْ إِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ '' کی سند سے نقل کیا ہے۔ عبداللہ بن مسعود نہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت کرتے تھے اور نہ سری نمازوں میں (كتاب الحجة على أهل المدينة: ۱/۱۱۹) یہ روایت موضوع و مردود ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۷ ح ۳۷۹۸) میں مالک بن عمارہ نامعلوم ہے اور اس کا راوی اشعث (بن سوار) ضعیف ہے۔ ابواسحاق والی روایت ان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (رواہ عبدالرزاق: ۲/۱۴۰ ح ۲۸۱۳)

٥٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ: وَقَالَ حُذَيْفَةُ يَقْرَأُ.

[۵۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن یوسف (البیکندی) نے سفیان (بن عیینہ) سے (روایت کر کے) بتایا اور حذیفہ (بن الیمان) نے کہا: پڑھنا چاہیے۔

(۵۶) تخریج: ((ضعیف))

فوائد: سفیان بن عیینہ سے حذیفہ رضی اللہ عنہ تک سند نا معلوم ہے۔

۵۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْعَوَامِ بْنِ حَمْزَةَ الْمَازِنِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَاسَعِيْدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

[۵۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے بتایا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے عوام بن حمزہ المازنی سے حدیث بیان کی (اس نے کہا) ہمیں ابونضرۃ (منذر بن مالک) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے قراءت خلف الامام کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: (امام کے پیچھے) سورۂ فاتحہ (پڑھ).

(۵۷) تخریج: ((حسن)) اسے ابن عدی نے الکامل (۴/ ۱۴۳۷) میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند و متن کے ساتھ روایت کیا ہے اور بیہقی نے (کتاب القراءت: ص ۱۰۰ ح ۲۲۴) یہ روایت عوام بن حمزہ کی سند سے بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے۔ یہی کتاب ح ۱۰۵۔

فوائد: عوام بن حمزہ جمہور کے نزدیک موثق راوی ہیں۔ لہٰذا یہ حسن الحدیث ہیں۔ دیکھئے الکواکب الدریہ (ص ۶۹) جمہور کی توثیق کی وجہ سے ان پر امام احمد، امام یحییٰ وغیرہما کی جرح مردود ہے۔ محمد بن علی النیموی الحنفی نے اس اثر کے بارے میں لکھا ہے: "**إسناده حسن**" (آثار السنن: حاشیہ ح ۳۵۸، التعلیق الحسن: ص ۱۰۸ ط مکتبہ امدادیہ ملتان، پاکستان) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۷۷ ح ۳۷۹۱) میں ابوہارون سے روایت ہے کہ "**سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَالَ: يَكْفِيْكَ ذَاكَ الْإِمَامُ**" یہ روایت موضوع ہے۔ ابوہارون عمارہ بن جوین العبدی کذاب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۳/ ۱۷۳ ت ۶۰۱۸)

۵۸. وَقَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: إِذَا نَسِيَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ لاَ يَعْتَدُّ[1] تِلْكَ الرَّكْعَةَ.

۵۸] اور (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن علیہ نے لیث (بن ابی سلیم) سے بیان کیا، وہ مجاہد (بن جبر) سے بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ بھول جائے تو وہ رکعت شمار نہ کرے۔

(۵۸) تخریج: ((ضـــــعیف)) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/۳۷۲ ح ۳۷۳۵) میں ہے کہ ''حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا لَمْ يَقْرَأْ فِي رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ يَقْضِي تِلْكَ الرَّكْعَةَ''

فوائد: لیث بن ابی سلیم قول راجح میں ضعیف راوی ہے۔ دیکھئے کتب اسماء الرجال وَقَالَ النَّسَائِيُّ فِي كِتَابِ الضُّعَفَاءِ (۵۱۱): ''ضَعِيفٌ، كُوفِيٌّ'' قلت: وَ ضَعَّفَهُ الْجَمْهُورُ۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۲۔

اس قول کی سند ضعیف ہے لیکن حدیث سابق (۲) کی رو سے اس کا مفہوم بالکل صحیح ہے۔

۵۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا زِيَادٌ وَ هُوَ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ: لَا تُزَكُّوا صَلَاةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطُهُورٍ وَرُكُوعٍ وَ سُجُودٍ وَرَاءَ الْإِمَامِ وَ إِنْ كَانَ وَحْدَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ وَثَلَاثٍ.

[۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: بخاری نے کہا: ہمیں عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن ہارون کو (فرماتے ہوئے) سنا، کہا: ہمیں زیاد (بن ابی زیاد) الجصاص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حسن (بصری) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، انہوں نے فرمایا: کسی

[1] من ن وجاء في الاصل ''تعد''

مسلم (مسلمان) کی نماز کو (اس کے) وضوء
رکوع اور سجود کے بغیر صحیح نہ سمجھو، امام کے
پیچھے ہو یا اکیلا ہو۔ اسے سورۂ فاتحہ اور دو تین
آیتیں (ضرور) پڑھنی چاہئیں۔

(۵۹) تخریج: ((ضعیف)) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص:۱۰۲ ح۲۳۳) نے یزید بن ہارون کی سند سے روایت کیا ہے۔

فوائد: ① زیاد بن ابی زیاد الجصاص ضعیف ہے (تقریب التہذیب: ۲۰۷۷) ② کتاب القراءۃ للبیہقی میں اس روایت کے الفاظ درج ذیل ہیں:

''لَا تُزَكُّوْا صَلٰوةَ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطَهُوْرٍ وَّ رُكُوْعٍ وَّ سُجُوْدٍ وَّفَاتِحَةِالْكِتَابِ وَرَآءَالْإِمَامِ وَغَيْرَ الْإِمَامِ'' درج بالا ترجمہ اسی مناسبت سے کیا گیا ہے اور ''وَإِنْ كَانَ وَحْدَهٗ'' کو ''لا تزکوا'' سے ملا دیا گیا ہے تا کہ مفہوم واضح ہو۔ بعض الناس نے اس کا ترجمہ ''ہاں جب اکیلا ہو تو سورۂ فاتحہ اور دو تین آیات بھی پڑھے'' کیا ہے جو کہ غلط ہے اور بیہقی کی روایت کے بھی خلاف ہے۔

③ کتاب القراءۃ للبیہقی (ح۲۳۴) میں ہے کہ ''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: لَا تَجُوْزُ صَلٰوةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَآيَتَيْنِ فَصَاعِدًا'' اس کی سند حسن ہے۔ عبداللہ بن محمد سے مراد عبداللہ بن محمد بن ناجیہ البغدادی ہے۔ ''وآیتین'' کا تعلق ''فصاعداً'' سے ہے، یعنی سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز جائز نہیں۔ پس اس سے دو آیتیں یا زیادہ پڑھنی چاہئیں (یہ زیادہ پڑھنا بہتر اور سنت ہے واجب نہیں، جیسا کہ گزر چکا ہے)

٦٠. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ لَنَا ابْنُ سَيْفٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ: سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ

[۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا اور ہمیں ''ابن سیف'' نے بتایا: ہمیں اسرائیل (بن یونس بن ابی اسحاق) نے

عَمْرٍو يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حصین (بن عبدالرحمٰن) نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن جبر) سے بیان کرتے ہیں (انہوں نے کہا:) میں نے عبداللہ بن عمرو (بن العاص) کو امام کے پیچھے (سورۂ مریم) پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

(٦٠) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۳۰ ح ۲۷۷۵) شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۲۱۹) السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/۱۶۹) وکتاب القراءۃ لہ (ص ۹۷ ح ۲۱۵) میں حصین (بن عبدالرحمٰن) کی سند سے اسی مفہوم کے ساتھ موجود ہے۔ اس روایت میں قراءت مذکورہ کا ذکر نہیں مگر السنن الکبریٰ للبیہقی اور معانی الآثار میں سورت مریم کی قراءت کا ذکر ہے۔ اسی مناسبت سے ترجمے میں سورۂ مریم کا اضافہ کیا گیا ہے۔ امام بیہقی نے فرمایا: ''هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ'' نیموی حنفی نے کہا: ''إسناده حسن'' (آثار السنن: حاشیہ ح ۳۵۸) اور نیموی مذکور نے سورت مریم والی روایت کے بارے میں کہا: ''إسناده صحيح'' (ایضاً)

فوائد: ① حصین بن عبدالرحمٰن نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔ دیکھئے التقیید والایضاح للعراقی (ص ۴۵۸) وتوضیح الکلام (ج ۱ ص ۴۹۳)۔ ② جزء القراءۃ کے تمام نسخوں میں ''وقال لنا ابن سیف'' ہے۔ جبکہ راقم الحروف کی تحقیق میں ''وقال لنا ابن یوسف'' ہی صحیح ہے۔ اس سے مراد اسرائیل بن یونس کے شاگرد محمد بن یوسف الفریابی ہیں۔ واللہ اعلم۔

٦١. وَقَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَ بْنِ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ سُحَيْمِ نِ الْبَهْزِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ

[٦١] اور حجاج (بن منہال) نے کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن ابی اسحاق سے، وہ عمر بن ابی سحیم البہزی سے، وہ عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ظہر و عصر کی پہلی دو

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ وَ فِي الْأُخْرَيَيْن بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

رکعتوں میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۶۱) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت حماد بن سلمہ کی سند کے ساتھ السنن الکبریٰ للبیہقی (۱۷۱/۲) وکتاب القراءۃ لہ (ص۱۰۲ح ۲۳۵) میں موجود ہے۔

عمر بن ابی سحیم مجہول ہے۔ اس کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے، دیکھئے کتاب الثقات (۱۵۰/۵)

فوائد: یحییٰ بن ابی اسحاق کتبِ ستہ کے راوی اور موثق عند الجمہور ہیں، لہٰذا ان پر جرح مردود ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام: ج۱ص۵۲۱۔

٦٢. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ يَزِيْدَ بْنَ هَارُوْنَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْفِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ.))

[۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن منیر نے حدیث بیان کی، انہوں نے یزید بن ہارون کو (فرماتے ہوئے) سنا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن الزبیر سے، وہ اپنے ابا (عباد بن عبداللہ بن الزبیر) سے، وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پھر فرمایا: وہ ناقص (باطل) ہے۔

(٦٢) تخريج: ((حسن)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح:۹، اسے احمد بن حنبل نے بھی یزید بن ہارون سے بیان کیا ہے (المسند: ٦/١٤٢ ح ٢٥٦١٢)، محمد بن اسحاق بن یسار نے سماع کی تصریح کردی ہے۔ کما تقدم (ح:۹)

٦٣. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو ابْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ [عَنْ أَبِيْهِ] [1] عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((تَقْرَءُوْنَ خَلْفِيْ؟)) قَالُوْا نَعَمْ إِنَّا لَنَهُذُّ هَذًّا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ)).

[٦٣] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شجاع بن الولید (ابوالليث البخاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر (بن محمد الیمامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عکرمہ (بن عمار) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھ سے عمرو بن سعد نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن شعیب سے، (وہ اپنے ابا شعیب بن محمد سے)، وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ انہوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے کہا: جی ہاں، ہم جلدی جلدی قراءت کر لیتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ (بھی) نہ پڑھو۔

(٦٣) تخريج: ((حسن)) اس کی سند حسن ہے، اسے بیہقی نے نضر بن محمد عن عکرمہ بن عمار کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءۃ ص ۷۹ ح ۱٦۷ وأشار الی روایۃ البخاری) نیز دیکھئے الکواکب الدریہ (ص ۳۵۔۳۷)۔ شجاع بن الولید صحیح بخاری کا راوی ہے۔ (ج ۲

---

[1] من ع و ن۔

ص ۱۰۱ ح ۶۱۸۶)، عباس بن عبدالعظیم نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی : ح ۱۶۷) اس کے مزید شواہد کے لیے دیکھئے المسند الجامع (۸/ ۵۹، ۶۰ ح ۵۵۴۲، ۵۵۴۳، بتحقیقی) اس سند میں صرف دو ایسے راوی ہیں جن پر متاخرین کی طرف سے تدلیس کا الزام ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کتاب سے روایت بیان کرتے ہیں۔ کتاب اگر معتمد علیہ ہو تو اس سے روایت کرنا اصولِ حدیث کی رو سے جائز ہے۔ دیکھئے اختصار علوم الحدیث لابن کثیر (طبع دارالسلام ص ۱۲۱، ۱۲۵) لہٰذا تدلیس کا الزام باطل و مردود ہے۔ حافظ ابن حجر روایتِ کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں " وَ ذٰلِکَ لَا یَقْتَضِی الْاِنْقِطَاعَ " اور یہ انقطاع کو مستلزم نہیں ہے۔ (تہذیب التہذیب: ۲/ ۲۶۹ ترجمۃ الحسن البصری)...... یہی بات حافظ ابن حجر سے پہلے صلاح الدین العلائی (متوفی ۷۶۱ ھ) نے کہی ہے۔ دیکھئے جامع التحصیل (ص ۱۶۵) مقدمہ ابن الصلاح (ص ۴۲۱ نوع ۴۵) میں لکھا ہوا ہے کہ: قَدِاحْتَجَّ أَكْثَرُ أَهْلُ الْحَدِيْثِ بِحَدِيْثِهٖ " اور اکثر اہل حدیث نے اس (عمرو بن شعیب) کی حدیث (عن أبیہ عن جدہ) سے حجت پکڑی ہے۔ (استدلال کیا ہے)"

نیز دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۱۰۔

٦٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ مَحْمُوْدِ [1] بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: ((صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ: صَلَاةً جَهَرَ فِيْهَا فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ فَقَالَ: لَايَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ

[۶۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں احمد بن خالد نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک

[1] من ع ون

وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)).

نماز پڑھائی۔ جس میں آپ ﷺ نے اونچی آواز سے قراءت فرمائی تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے (جہراً) قراءت کی، آپ ﷺ نے فرمایا: جب امام قراءت کر رہا ہو تو تم میں سے کوئی آدمی (بھی) سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۴) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل (۵/۳۱۳، ۳۱۶، ۳۲۱، ۳۲۲)، ابوداوٗد (۸۲۳) الترمذی (۳۱۱ وقال: حسن)، ابن خزیمہ (۱۵۸۱) اور ابن حبان (الاحسان ح ۱۸۴۵)، وغیرہم نے محمد بن اسحاق بن یسار سے بیان کیا ہے۔ وذکرہ البیہقی فی کتاب القراءۃ (ص ۵۸ ح ۱۱۱ عن البخاری بہ)، محمد بن اسحاق صدوق وحسن الحدیث ہیں۔ جیسا کہ حاشیہ حدیث: ۹ پر گزر چکا ہے۔ انہوں نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ مکحول الشامی عند الجمہور ثقہ اور صحیح مسلم کے راوی ہیں۔ انہیں ابن حبان و ذہبی نے مدلس قرار دیا ہے۔ (طبقات المدلسین: ۱۰۸ بتحقیقی) حافظ ابن حبان (الثقات: ۶/ ۹۸) اور ذہبی (میزان الاعتدال: ۲/ ۴۲۵، ۴۲۶ والموقظہ ص ۴۷) دونوں ارسال پر تدلیس کا اطلاق کرتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں کا کسی راوی کو مدلس قرار دینا اس کے مدلس ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ قولِ راجح یہی ہے کہ مکحول مدلس نہیں ہیں بلکہ مرسل روایتیں بیان کرتے ہیں۔ حدیث سابق (۶۳) اور آنے والی حدیث (۶۵) وغیرہما مکحول کی روایت کے شواہد ہیں۔ ان شواہد کی روشنی میں یہ حسن روایت بھی صحیح ہے۔ والحمد للہ

فوائد: امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا (اگر ان سے ثابت ہو جائے تو) اس روایت کو معلول قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ محدثین کرام نے محمد بن اسحاق سے احکام میں روایتیں لی ہیں۔ ابونعیم الاصبہانی نے ''مسند الامام ابی حنیفہ'' میں محمد بن اسحاق کو جناب ابوحنیفہ کے استادوں میں ذکر کیا ہے اور ان کی سند سے احکام میں ایک روایت بیان کی ہے (ص ۱۴۱) یعنی بقول ابی نعیم،

جناب ابوحنیفہ کے نزدیک محمد بن اسحاق احکام میں حجت ہیں، یہ بات بطور الزام ذکر کی گئی ہے۔

٦٥. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: [حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ] [1] حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ حِرَامٍ [1] ابْنِ حَكِيمٍ وَ مَكْحُولٍ عَنِ [ابْنِ] [1] رَبِيعَةَ الْأَنْصَارِيّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ عَلٰى إِيْلِيَاءَ فَأَبْطَأَ عُبَادَةُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَأَقَامَ أَبُوْ نُعَيْمٍ الصَّلَاةَ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ فَجِئْتُ مَعَ عُبَادَةَ حَتّٰى صَفَّ النَّاسُ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَقَرَأَ عُبَادَةُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ حَتّٰى فَهِمْتُهَا مِنْهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ، فَقَالَ: نَعَمْ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِيْ يَجْهَرُ فِيْهَا بِالْقُرْاٰنِ فَقَالَ: ((لَا يَقْرَأَنَّ أَحَدُكُمْ إِذَا جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.))

[٦٥] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: (مجھے ہشام بن عمار نے حدیث بیان کی، کہا:) ہمیں صدقہ بن خالد نے حدیث بیان کی، ہمیں زید بن واقد نے حدیث بیان کی، وہ (حرام) بن حکیم اور مکحول (الشامی) سے، وہ (ابن) ربیعۃ الانصاری سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ ایلیاء (شام کے ایک مقام) میں تھے۔ ایک دن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کسی وجہ سے صبح کی نماز میں دیر سے پہنچے تو ابونعیم (مؤذن) نے اقامت کہہ کر نماز (پڑھانی) شروع کر دی۔ یہ (ابونعیم) وہ شخص ہیں جنہوں نے بیت المقدس میں سب سے پہلے اذان کہی تھی۔ پس میں نافع (بن محمود بن ربیعۃ الانصاری) اور عبادہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ آیا لوگوں نے صفیں بنا لی تھیں اور ابونعیم رحمہ اللہ اونچی قراءت کر رہے تھے تو عبادہ رضی اللہ عنہ نے سورۂ فاتحہ پڑھی، حتیٰ کہ میں نے اچھی طرح اسے سمجھ لیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں

[1] من خلق افعال العباد: ص١٠٢ ح٥٢٦۔

نے پوچھا: میں نے آپ کو سورۂ فاتحہ پڑھتے
ہوئے سنا ہے۔(اس کی آپ کے پاس کیا دلیل
ہے؟) آپ نے فرمایا: جی ہاں، ہمیں نبی
ﷺ نے بعض نمازوں میں سے وہ نماز پڑھائی
تھی جس میں اونچی قراءت کی جاتی ہے تو
آپ ﷺ نے فرمایا: جب قراءت اونچی
آواز سے ہو رہی ہو تو کوئی آدمی (بھی)
سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھے۔

(۶۵) تخریج: ((حسن)) اسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب خلق افعال العباد (ص۱۰۲ح ۵۲۶) میں بھی اسی سند و متن سے بیان کیا ہے اور دارقطنی (۱/۳۲۰ ح ۱۲۰۷) و بیہقی (السنن: ۲/۱۶۵) نے صدقہ بن خالد اور ابوداؤد (۸۲۴) نسائی (۲/۱۴۱ ح ۹۲۱) و دارقطنی (۱/۳۱۹ ح ۱۲۰۴) نے زید بن واقد کی سند سے باختلاف یسیر روایت کیا ہے وَقَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: ''هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ'' (وقال البیہقی فی کتاب القراءۃ (ص۶۴ ح ۱۲۱)''وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ''

فوائد: اس کا راوی نافع بن محمود: دارقطنی، حاکم، ذہبی (الکاشف :۳/۱۹۷) بیہقی، ابن حزم (المحلیٰ ۳/۲۴۱، ۲۴۲) اور ابن حبان وغیرہم کے نزدیک ثقہ ہے۔اس پر مجہول کی جرح مردود ہے۔دیکھئے الکواکب الدریہ (ص۳۲، ۳۳) حرام بن حکیم (ثقہ) نے مکحول کی متابعت کر رکھی ہے۔کتاب القراءۃ للبیہقی (ح ۱۲۱) کی حسن لذاتہ روایت کے آخر میں یہ الفاظ ہیں:''لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْبِهَا''اس سے فاتحہ خلف الامام کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔والحمدللہ

٦٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ

[۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: ((تَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ إِذَا كُنْتُمْ مَعِي فِي الصَّلَاةِ؟)) قَالُوْا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهُذُّ هَذًّا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.))

کی، کہا: ہمیں عتبہ بن سعید نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل (بن عیاش) سے، وہ (امام عبدالرحمٰن بن عمرو، ابوعمرو) الاوزاعی سے، وہ عمرو بن شعیب سے، وہ اپنے والد (شعیب بن محمد) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو فرمایا: کیا تم میرے ساتھ نماز میں قرآن پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! ہم جلدی جلدی پڑھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھو۔

(٦٦) تخریج: ((حسن)) اس روایت کی سند ضعیف ہے لیکن احادیث سابقہ (٦٣۔٦٥) وغیرہما کی روشنی میں یہ روایت حسن ہے۔

فوائد: امام اوزاعی فرماتے تھے:

''يَحُقُّ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَّسْكُتَ سَكْتَةً بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْأُوْلٰى اِسْتِفْتَاحِ الصَّلٰوةِ وَسَكْتَةً بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، لِيَقْرَأَ مَنْ خَلْفَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنْ لَمْ يُمْكِنْ : قَرَأَمَعَهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ إِذَا قَرَأَ بِهَا وَ أَسْرَعَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ اسْتَمَعَ.''

[کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ١٠٦ ح ٢٤٧ وسندہ صحیح]

''امام پر یہ (لازم و) حق ہے کہ وہ نماز شروع کرتے وقت، تکبیر اولیٰ کے بعد سکتہ کرے اور سورۂ فاتحہ کی قراءت کے بعد ایک سکتہ کرے تاکہ اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے سورۂ فاتحہ پڑھ لیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو وہ (مقتدی) اسی کے ساتھ سورۂ فاتحہ پڑھے اور جلدی پڑھ کر ختم کرے پھر کان لگا کر سنے۔''

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے ان اقوال کے باوجود بعض لوگ فاتحہ خلف الامام کے خلاف جھوٹے اجماع کا دعویٰ کرتے رہتے ہیں۔

٦٧ . حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَائِشَةَ عَمَّنْ شَهِدَ ذَاكَ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَتَقْرَءُوْنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) قَالُوْا: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا أَنْ يَّقْرَأَ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ.))

[٦٧] ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خالد (الحذاء) نے حدیث بیان کی، وہ ابوقلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ محمد بن ابی عائشہ سے، وہ اس (صحابی رضی اللہ عنہ) سے روایت بیان کرتے ہیں جو (نبی ﷺ کے پاس) حاضر تھے۔ انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے (تو) فرمایا: کیا تم (اس وقت) پڑھتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ تو انھوں (صحابہ) نے کہا: جی ہاں، ہم ایسا (ہی) کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کچھ (بھی) نہ کرو، سوائے اس کے کہ تم میں سے ہر آدمی اپنے دل میں (یعنی سراً) سورۂ فاتحہ پڑھے۔

(٦٧) تخریج: ((صحیح)) اسے دارقطنی (١/٣٤٠ تحت ح ١٢٧٢ تعلیقاً مختصراً) بیہقی (السنن: ٢/١٦٦، کتاب القراءۃ: ص ٧٥، ٧٦ ح ١٥٦، ١٥٧، معرفۃ السنن والآثار قلمی ١/٢٥٦ مطبوعہ: ٢/٥٣، ٥٤ ح ٩٢١) عبدالرزاق (المصنف: ٢/١٢٧، ١٢٨ ح ٢٧٦٦) احمد

بن حنبل (۴/ ۲۳۶ ح ۱۸۲۳۸، ۵/ ۶۰، ۸۱، ۴۱۰ ح ۲۰۸۷۶، ۲۱۰۴۶، ۲۳۸۷۷) نے خالد الحذاء کی سند سے تھوڑے اختلاف سے روایت کیا ہے۔

فوائد: حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "إسناده حسن" (التلخیص الحبیر: ۱/ ۲۳۱ ح ۳۴۴) ابن خزیمہ نے اس کے ساتھ حجت پکڑی ہے (کتاب القراءۃ للبیہقی ص ۷۶) ابن حبان نے محفوظ کہا ہے (الاحسان: ۳/ ۱۶۴ ح ۱۸۴۹) امام بیہقی نے ایک جگہ جرح کی ہے مگر معرفۃ السنن والآثار میں فرمایا: "هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ" (قلمی: ج ا ص ۲۵۶ و مطبوع: ۲/ ۵۴ ح ۹۲۱)

اس روایت کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سارے کے سارے عدول (ثقہ) ہیں ان کا نام معلوم نہ ہونا بالکل مضر نہیں ہے۔ دیکھئے بذل المجھود (۳/ ۱۳۳) نیز الکواکب الدریہ (ص ۲۶، ۲۸)۔ لہٰذا نیموی حنفی (آثار السنن: ح ۳۵۶) اور اس کے مقلدین کا اس روایت کو "إسناده ضعيف" کہنا غلط ہے۔ خود نیموی نے آثار السنن (ح ۲۶۳) میں "عن امرأة من بني النجار" والی روایت کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا قول "إسناده حسن" بطور حجت واقرار نقل کیا ہے۔ مزید تحقیق کے لیے دیکھئے انوار السنن لراقم الحروف (ص ۲۷) (يَسَّرَ اللّٰهُ لَنَا طَبْعَهُ.) و قال البوصيري: هٰذَا إِسْنَادٌ جَيِّدٌ" (اتحاف الخيرة المهرة: ۲/ ۳۴۲ ح ۱۸۳۰) خالد الحذاء نے یہ روایت اختلاط اور تغیر حفظ سے پہلے بیان کی ہے اور ابو قلابہ پر تدلیس کا الزام باطل ہے اس پر سہاگہ یہ کہ انھوں نے یہ روایت محمد بن ابی عائشہ سے سنی ہے۔ دیکھئے: ح ۲۵۶۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه قَالَ: دَعَانِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ: ((إِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ

[۶۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن صالح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں فلیح (بن سلیمان) نے حدیث بیان کی، وہ ہلال (ابن ابی میمونہ) سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ معاویہ بن الحکم

الْقُرَآنِ وَلِذِكْرِ اللّٰهِ وَلِحَاجَةِ الْمَرْءِ إِلٰى رَبِّهٖ فَإِذَا كُنْتَ فِيهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَأْنُكَ)).

السلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا کر فرمایا: بے شک نماز میں صرف قراءتِ قرآن، اللہ کا ذکر اور بندے کی اپنے رب کے سامنے ضرورت (یعنی دعائیں) ہوتی ہیں۔ جب تو نماز میں ہو تو یہی کیا کر۔

(۶۸) تخریج: ((حسن)) یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلق افعال العباد (ص ۱۰۲ ح ۵۳۰) میں اسی سند ومتن سے بیان کی ہے اور اسے ابو داؤد (۹۳۱) وعنہ البیہقی (۲/۲۴۹) نے فلیح بن سلیمان کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ فلیح بن سلیمان کو جمہور محدثین نے ثقہ وصدوق قرار دیا ہے۔ لہٰذا وہ حسن الحدیث ہے۔ دیکھئے کتبِ اسماء الرجال۔ یاد رہے کہ فلیح مذکور صحیحین کا راوی ہے۔

٦٩. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ وَ التَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.))

[٦٩] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابان (بن یزید العطار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، انہیں ہلال بن ابی میمونہ نے حدیث بیان کی، بے شک اسے عطاء بن یسار نے حدیث بیان کی، بے شک اسے معاویہ بن الحکم (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (آپ کے پیچھے) نماز

پڑھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اس نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز جائز نہیں ہے۔ یہ تو صرف تکبیر، تسبیح، تحمید (حمد وثنا) اور قراءت قرآن کا نام ہے۔ (راوی کہتا ہے کہ) یا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

(۶۹) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد (۵/ ۴۴۸ ح ۲۴۱۷۱) نے ابان بن یزید العطار کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۷۰، یحییٰ بن ابی کثیر نے مسند احمد میں سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمدللہ۔

۷۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰ عَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَطِسَ رَجُلٌ فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَرَمَانِيَ الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمَّاهُ مَا شَأْنِيْ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلٰى أَفْخَاذِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ يُصَمِّتُوْنِيْ فَلَمَّا صَلّٰى، بِأَبِيْ وَ أُمِّيْ مَا ضَرَبَنِيْ وَلَا نَهَرَنِيْ وَلَا سَبَّنِيْ فَقَالَ: ((إِنَّ الصَّلَاةَ لَا يَحِلُّ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ

[۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ حجاج (الصواف) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ ہلال (بن ابی میمونہ) سے، وہ عطاء بن یسار سے، وہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی تو میں نے (حالت نماز میں ہی) کہا: **یرحمک اللّٰہ** (اللہ تجھ پر رحم کرے) لوگ میری طرف (غصیلی)

كَلامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْانِ))أَوْكَمَا قَالَ، قَالَ قُلْتُ: إِنَّا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمِنَّا قَوْمٌ يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ قَالَ: فَلَا تَأْتُوْهَا قُلْتُ: وَيَتَطَيَّرُوْنَ قَالَ: ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ ❶ قُلْتُ وَيَخُطُّوْنَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطُّهُ فَذَاكَ قُلْتُ: جَارِيَةٌ تَرْعٰى غَنَماً لِيْ قِبَلَ أُحُدٍ وَالْجَوَانِيَةِ إِذْ ❷ طَلَعْتُ فَإِذَا الذِّئْبُ قَدْ ذَهَبَ بِشَاةٍ وَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ آسَفُ كَمَا يَأْسَفُوْنَ صَكَكْتُهَا صَكَّةً فَعَظَمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: أَلا أُعْتِقُهَا؟ فَقَالَ: ((ائْتِنِيْ بِهَا)) فَجِئْتُ بِهَا فَقَالَ: ((أَيْنَ اللّٰهُ؟))قَالَتْ: فِى السَّمَاءِ قَالَ: ❸((مَنْ أَنَا؟)) قَالَتْ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ: ((اَعْتِقْهَافَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ.))

نگاہوں سے گھورنے لگے۔تو میں نے کہا۔ ہائے اس کی ماں روئے۔ مجھے کیا ہوا ہے؟ (یہ لوگ مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں؟) لوگ اپنی رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تو میں سمجھ گیا کہ وہ مجھے چپ کرانا چاہتے ہیں (لہٰذا میں چپ ہو گیا) پھر جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی تو میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ نے مجھے نہ مارا، نہ جھڑکا اور نہ برا بھلا کہا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں لوگوں کی باتوں میں سے کوئی چیز بھی حلال نہیں ہے، یہ تو تسبیح، تکبیر اور قراءت قرآن کا نام ہے یا جس طرح آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے کہا: ہم لوگ جاہلیت سے تازے تازے (اسلام میں) آئے ہیں اور ہم میں بعض لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: تم (کاہنوں کے پاس) نہ جاؤ۔ میں نے کہا: وہ بدشگونی کے قائل ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ چیز وہ اپنے دلوں میں (بغیر کسی دلیل کے) پاتے ہیں۔ انہیں بدشگونی نہیں کرنی چاہیے۔ میں نے

---

❶ من ع ❷ من ع و جاء في الأصل ''اذا'' ❸ من ن.

کہا: وہ خط کھینچتے (یعنی زائچہ نکالتے) ہیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: ایک نبی (دانیال علیہ السلام) خط کھینچتے تھے جس کا خط ان کے خط کے موافق ہو جاتا ہے تو اسی طرح ہے۔
(ورنہ نہیں) میں نے کہا: ایک لونڈی میری بکریاں احد اور جوانیہ کی طرف چرایا کرتی تھی۔ ایک دن وہ چڑھی تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا ایک بکری اٹھا لے گیا ہے۔ میں (بھی) آدمی ہوں جس طرح لوگ افسوس کرتے ہیں مجھے بھی افسوس ہوا۔ تو میں نے لونڈی کو (شدید) تھپڑ مارا۔ یہ بات نبی ﷺ کو بڑی (بری) لگی۔ تو میں نے کہا کیا میں اسے آزاد نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ، تو میں اسے آپ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ ﷺ نے (اس لونڈی سے) فرمایا: اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: آسمانوں پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو، بے شک یہ مومنہ ہے۔

(۷۰) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداؤد (۹۳۰، ۳۲۸۲، ۳۹۰۹) نے مسدد بن مسرہد

سے، احمد بن حنبل (۵/ ۴۴۸ ح ۲۴۱۷۲) نے یحییٰ بن سعید القطان اور مسلم (۲/ ۷۰، ۷۱ ح ۵۳۷ و ۷/ ۳۵ و بعد ح ۱۲۰/ ۲۲۲۷) نے حجاج الصواف سے بیان کیا ہے۔ اس روایت میں مقتدی کو بتایا گیا ہے کہ نماز قراءتِ قرآن کا نام ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ مقتدی تھے۔ امام نہیں تھے، لہٰذا یہ صاف ثابت ہو گیا کہ اس روایت صحیحہ سے قراءت خلف الامام کا مسئلہ ثابت ہوتا ہے، پس امیر المومنین فی الحدیث والفقہ، امام، مجتہد مطلق ابو عبداللہ البخاری رحمہ اللہ کا اس حدیث سے استدلال بالکل صحیح ہے۔

۷۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ : حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَرَقِيُّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّمَا صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ((قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَنِيْ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ ، وَإِذَا قَالَ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ أَوْ أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، قَالَ سُفْيَانُ : أَنَا أَشُكُّ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ

[۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ بن جعفر المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ وہ ناقص (باطل) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے اور بندہ جو سوال کرے گا وہ اسے ملے گا۔ پس جب بندہ کہتا ہے ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

الـدِّيْـنِ﴾ قَـالَ: فَـوَّضَ إِلَيَّ عَبْدِيْ
وَإِذَا قَـالَ: ﴿إِيَّـاکَ نَـعْبُدُ وَإِيَّاکَ
نَسْتَعِيْـنُ﴾ قَـالَ: فَهٰـذِهِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ
عَبْـدِيْ فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِـرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ
عَـلَيْهِـمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّـآلِّيْـنَ﴾ قَـالَ: هٰذِهٖ لِعَبْدِيْ وَ
لِعَبْـدِيْ مَا سَأَلَ)) قَالَ سُفْيَانُ: ذَهَبْتُ
[1] إِلَـى الْـمَـدِيْـنَةِ، سَـنَةَ سَبْـعَةٍ
وَّعِشْـرِيْـنَ فَكَانَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مِنْ
أَهَمِّ الْحَدِيْثِ إِلَيَّ فَرَحاً بِأَنَّهٗ عَنِ [2]
الْـحَسَـنِ بْـنِ عَمَّـارَةَ عَـنِ الْعَلَاءِ،
فَـقَدِمْتُ مَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَجَعَلْتُ
أَسْأَلُ عَنْهُ فَأَتَيْتُ سُوْقَ الْعَلْفِ فَإِذَا
أَنَـا بِشَيْـخٍ يَـعْـلِفُ جَمَلًا لَـهٗ نَوىً
فَـقُـلْـتُ: يَـرْحَـمُكَ الـلّٰـهُ تَعْرِفُ
الْعَلَاءَ بْـنَ عَبْـدِالرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هُوَ
أَبِـيْ وَهُـوَ مَـرِيْـضٌ فَـلَمْ اَلْقَـهٗ حَتّٰى
مَـرَرْتُ بِـالْـمَـدِيْـنَةِ ،فَسَأَلْتُ عَنْـهُ
فَـقَـالَ: هُـوَ فِـي الْبَيْـتِ مَـرِيْضٌ،
فَـدَخَـلْـتُ عَـلَيْـهِ فَسَأَلْتُهٗ عَنْ هٰذَا

تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری
حمد بیان کی اور جب (بندہ) کہتا ہے :
﴿اَلـرَّحْـمٰنِ الرَّحِيْـمِ﴾ (اللہ) فرماتا ہے:
میرے بندے نے میری تمجید یا ثنا بیان کی،
سفیان (بن عیینہ) نے کہا: (تمجید یا ثنا)
میں مجھے شک ہے اور جب کہتا ہے :
﴿مَـالِكِ يَـوْمِ الـدِّيْنِ﴾ (اللہ) فرماتا
ہے: میرے بندے نے اپنے امور میرے
سپرد کئے اور جب کہتا ہے: ﴿إِيَّاکَ نَعْبُدُ
وَ اِيَّـاکَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو (اللہ) فرماتا ہے:
یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان
ہے، پھر جب کہتا ہے ﴿اِهْـدِنَـا الصِّرَاطَ
الْـمُسْتَقِيْمَ ۙ صِـرَاطَ الَّـذِيْـنَ أَنْعَمْتَ
عَـلَيْهِـمْ غَيْـرِ الْـمَغْـضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا
الضَّـآلِّيْنَ﴾ (تو اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے
بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے
دوں گا۔

سفیان (بن عیینہ) نے کہا: میں ستائیس
(۱۲۷ھ) کو مدینہ گیا تو یہ حدیث میرے
لیے انتہائی خوشی کا باعث تھی کیونکہ
(میرے پاس، پہلے) یہ حسن بن عمارہ عن

---

[1] من ن۔ [2] من ع۔

الْحَدِيْثِ قَالَ عَلِيٌّ: أَرَى الْعَلَاءَ مَاتَ سَنَةَ ثِنْتَيْنِ وَثَلَاثِيْنَ.

العلاء کی سند سے تھی۔ تو میں مکہ، حج کے موسم میں آیا۔ تو میں اس (علاء بن عبدالرحمٰن) کے بارے میں پوچھنے لگا۔ پھر میں چارے کے بازار (گھاس منڈی) میں آیا۔ دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی اپنے اونٹ کو کھجور کی گٹھلیاں کھلا رہا ہے۔ میں نے اس سے کہا: آپ پر اللہ رحم کرے۔ کیا، آپ علاء بن عبدالرحمٰن کو جانتے ہیں؟ اس نے کہا: وہ میرے والد ہیں اور بیمار ہیں۔ پس میری ان سے ملاقات نہ ہوسکی حتیٰ کہ میں مدینہ آیا تو اس کے بارے میں پوچھا، تو (بتانے والے نے) کہا کہ وہ گھر میں بیمار ہے۔ پھر میں ان کے پاس گیا تو اس حدیث کے بارے میں پوچھا۔ علی (بن عبداللہ المدینی) نے کہا: میرا خیال ہے کہ علاء، بتیس (۱۳۲ھ) میں فوت ہوئے۔

(۷۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ح۱۱، اسے امام مسلم (۲/۹ ح۳۸/۳۹۵) واحمد (۲/۲۴۱) نے روایت کیا ہے۔

۷۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُوْلُ:

[۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القعنبی) نے حدیث بیان کی، وہ (امام) مالک (بن انس) سے، وہ علاء بن عبدالرحمٰن (بن

سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ" فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ !فَإِنِّي أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اِقْرَأْبِهَا يَافَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ. فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ،قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَءُوْا، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ،يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِي، يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

یعقوب سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے ہشام بن زہرہ کے غلام ابوالسائب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے وہ نماز ناقص (باطل) ہے، وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں ہے۔ پس میں (راوی) نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں، کہا: انہوں نے میرے بازو کو جھٹکا دیا، پھر فرمایا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں پڑھ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو سوال کیا وہ اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، جب بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَا لَمِيْنَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، بندہ کہتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے

الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ.))

نے میری تعریف بیان کی۔ بندہ کہتا ہے:﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید (بزرگی) بیان کی۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ تو یہ بندے کے لیے ہیں اور بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔

(۷۲) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (۳۹/۳۹۵) نے اپنی صحیح میں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے خلق افعال العباد (ص ۷۲ ح ۱۳۲) میں امام مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت موطا امام مالک (۸۴/۱، ۸۵ح ۱۸۵ بتحقیقی) میں موجود ہے۔

فوائد: قسمت الصلوٰۃ: کا ایک شاہد مسند اسحاق بن راھویہ (ص ۱۵۴ ح ۳۲۳) میں موجود ہے۔

ائمہ اربعہ کے نزدیک خبر واحد (صحیح) کے ساتھ قرآن کی تخصیص جائز ہے۔ (الاحکام للآمدی ۳۴۷/۲ و غیث الغمام: ص ۲۷۷) نیز دیکھئے شرح تنقیح الفصول فی اختصار المحصول فی الاصول للعراقی (ص ۲۰۸) قال: " وَيَجُوْزُ عِنْدَنَا وَعِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَأَبِيْ حَنِيْفَةَ تَخْصِيْصُ الْكِتَابِ بِخَبَرِ الْوَاحِدِ". یعنی ہمارے نزدیک اور شافعی و ابوحنیفہ کے نزدیک قرآن کی تخصیص خبر واحد سے جائز ہے۔

۷۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَيَّاشُ [1]

[۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

[1] من کتب الرجال، وجاء فی الأصل "العباس"!

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلٰى قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحَرَقِيُّ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلٰى بَنِيْ زُهْرَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَا يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ ثُمَّ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ ثَلَاثًا، قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! كَيْفَ أَصْنَعُ إِذَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: وَيْلَكَ يَافَارِسِيُّ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اِقْرَءُوْا، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَ إِذَا قَالَ: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَ إِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَ اِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ

کی کہا: ہمیں (عیاش) (بن الولید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ السامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب الحرقی نے حدیث بیان کی، وہ بنوزہرہ کے غلام ابوالسائب سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پھر وہ ناقص (باطل) ہے، پوری نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ میں نے کہا: اے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ! میں اس وقت کیا کروں جب میں امام کے ساتھ ہوتا ہوں اور وہ قراءت جہر سے کر رہا ہوتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہے اے فارسی! اپنے دل میں اسے (سراً خفیہ آواز سے) پڑھ۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان (آدھی آدھی) تقسیم کر دی ہے اور بندہ جو سوال کرے گا اسے ملے گا۔ پھر

نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَهِيَ لَهُ.))

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پڑھو، پس جب بندہ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ کہتا ہے،تو(اللہ)فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی اور جب﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾کہتا ہے،(اللہ)فرماتا ہے: مجھ پر میرے بندے نے ثنا کہی اور جب ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾کہتا ہے،(اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید (بزرگی) بیان کی اور جب﴿ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ o اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ o صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتا ہے تو وہ اس کے لیے ہے۔

(۷۳) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد (۲/ ۲۸٦ ح ۷۸۲۵ مختصراً) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص۳۴ ح ۵۷، ۵۸) نے محمد بن اسحاق کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ سند حسن ہے۔ اس کے بہت سے شواہد ہیں۔ مثلاً دیکھئے مسند الحمیدی بتحقیقی (۹۸۰) ومسند ابی عوانہ (۲/ ۱۲۸) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۳۸، ۱٦۷) وغیرہ، مسند حمیدی میں ''ثَنَا سُفْيَانُ وَ عَبْدُالْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ'' کی سند سے آیا ہے کہ راوی نے کہا''فَإِنِّيْ أَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ''یعنی بے شک میں امام کی قراءت سن رہا ہوتا ہوں، تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے دل میں اسے پڑھ، نیز دیکھئے: ح ۲۳۷، ۲۸۳۔

۷۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ فَقُلْتُ: يَا أَبَاهُرَيْرَةَ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَاناً وَرَاءَالْإِمَامِ فَغَمَزَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ: يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى! قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِيْ وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِقْرَءُ وْا يَقُوْلُ الْعَبْدُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ، وَيَقُوْلُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ وَيَقُوْلُ﴿ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ يَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَ يَقُوْلُ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ هٰذِهِ الآيَةُ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ وَيَقُوْلُ:

کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید (المحاربی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء بن عبدالرحمٰن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے پوری نہیں ہے۔ پس میں نے کہا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! بے شک میں بعض اوقات امام کے پیچھے ہوتا ہوں ؟ تو ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے میرا بازو (زور سے) دبا دیا اور کہا: اے فارسی زادے! اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔ پس بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) تقسیم کر دی ہے، آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اس کے لیے ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، بندہ کہتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری حمد بیان

﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّـذِيْـنَ اَنْـعَـمْـتَ عَـلَيْهِـمْ غَيْـرِ الْـمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَهٰذِهٖ لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَاسَأَلَ.))

کی اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور (بندہ) کہتا ہے: ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف بیان کی اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید (بزرگی) بیان کی اور (بندہ) کہتا ہے: ﴿اِيَّـاكَ نَـعْبُـدُ وَ اِيَّـاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان آدھی (آدھی) ہے اور (بندہ) کہتا ہے ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَـلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّـآلِّيْنَ﴾ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا۔

(۷۴) تحقیق: ((صحیح)) اسے حمیدی (۹۸۰ بتحقیقی) نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے مختصراً روایت کیا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱، ۱۷۔

۷۵. حَـدَّثَـنَـا مَـحْـمُـوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَـالَ[حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ ❶ قَالَ:] حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْـنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ قَالَ: أَخْبَـرَنِـيْ أَبُو السَّائِبِ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ

[۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی [کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی] کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام الصنعانی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

❶ من ع، وسقط من الأصل

ابْـنِ هِشَـامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهٰذَا.

(عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب نے حدیث بیان کی ، کہا: مجھے عبداللہ بن ہشام بن زہرہ کے غلام ابوالسائب نے حدیث بیان کی، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۷۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۲/۱۲۸ ح ۲۷۶۸) میں موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (۳۹/۳۹۵ مختصراً) اور احمد رحمۃ اللہ علیہ (۲/۲۸۵ ح ۷۸۲۳) نے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔

٧٦. حَـدَّثَـنَـا مَـحْـمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَـالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَـالَ حَـدَّثَـنَـا إِسْـمَـاعِيْـلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْـهِ/ عَـنِ الـنَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِـيَ خِـدَاجٌ فَهِـيَ خِـدَاجٌ غَيْـرُ تَمَامٍ.))

[۷٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن جعفر بن ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ/ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے۔ پس وہ ناقص (باطل) ہے۔ پوری نہیں ہے۔''

(۷٦) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے: ح ۱۱۔

۷۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں امیہ (بن خالد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، وہ روح بن القاسم سے، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی حدیث بیان کرتے ہیں۔

(۷۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے: ح۱۱۔

فوائد: ﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ سے مراد ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم اور انعامات نازل فرمائے یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور تمام ثقہ و صدوق محدثین و علماءِ حق۔ معلوم ہوا کہ اس آیت میں اجماع کا حجت ہونا مراد ہے اور اجماع بے شک حجت ہے۔ بعض الناس کا اس آیت سے تقلید ثابت کرنا انتہائی شنیع فعل ہے۔

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''وَأَمَّا زِلَّةُ عَالِمٍ فَإِنِ اهْتَدٰى فَلَا تُقَلِّدُوْهُ دِيْنَكُمْ'' ''اور رہی عالم کی غلطی تو وہ اگر ہدایت پر بھی ہو تو اپنے دین میں اس کی تقلید نہ کرو۔'' (کتاب الزہد للإمام وکیع: ج۱ ص۳۰۰ ح۷۱) سندہ حسن، ورواہ ابوداود فی الزہد (ص۱۷۷ ح۱۹۳) ابونعیم (حلیۃ الاولیاء ۹۷/۵) وابن عبدالبر فی جامع بیان العلم وفضلہ (ج۲ ص۱۱۱ وفی نسخۃ اخریٰ: ج۲ ص۱۳۶) و ابن حزم فی الاحکام (۲۳۶/۶) من حدیث شعبۃ بہ وصححہ الدارقطنی وابونعیم الاصبہانی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تُقَلِّدُوْا دِيْنَكُمُ الرِّجَالَ الخ ''تم اپنے دین میں لوگوں کی تقلید نہ کرو''
(السنن الکبریٰ للبیہقی: ج ۲ ص ۱۰ وسندہ صحیح)...... آگے منکرین صحابہ کو ان کے انکار کی صورت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اموات کی اقتدا کا حکم دیا ہے۔ دیکھئے المعجم الکبیر للطبرانی (ج ۹ ص ۱۶۶ ح ۸۷۶۴) ومجمع الزوائد (۱/۱۸۰) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اور دوسرے لوگوں کی تقلید سے منع کر دیا ہے۔ (مختصر المزنی، الأم ص ۱) امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''بَلْ قَدْ ثَبَتَ عَنْهُمْ أَنَّهُمْ نَهَوُا النَّاسَ عَنْ تَقْلِيْدِ هِمْ'' بلکہ ان (ائمہ اربعہ) سے ثابت ہے کہ انہوں نے لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کیا ہے۔

(مجموع فتاویٰ: ج ۲۰ ص ۱۰)

۷۸. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)) فَقُلْتُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَانًا وَرَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: إِقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِيْ نَفْسِكَ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ فَنِصْفُهَا لِيْ وَ نِصْفُهَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا

[۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبداللہ (بن یحییٰ بن عمرو بن اویس الاویسی المدنی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز بن محمد) الدراوردی نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی نماز پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو وہ ناقص (باطل) ہے، پس وہ ناقص (باطل) ہے۔ مکمل نہیں ہے۔ تو میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: میں کبھی کبھار امام کے پیچھے ہوتا ہوں

سَأَلَ وَيَقْرَأُ عَبْدِيْ : ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ : حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ وَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ إِيَّاكَ نَعْبُدُ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ.))

تو انہوں نے کہا: اے فارسی! اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھ ۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:
اللہ فرماتا ہے: میں نے نماز، اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے۔ آدھی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا اور میرا بندہ جب پڑھتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی، پھر وہ کہتا ہے ﴿اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: مجھ پر میرے بندے نے ثنا کہی۔ پھر وہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ تو اللہ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تمجید (بزرگی) بیان کی اور یہ آیت میرے اور میرے بندے کے (درمیان ہے) آخر سورت تک۔

(۷۸) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے اور اسے حمیدی (ح ۹۸۰ بتحقیقی) نے اختصار کے ساتھ الدراوردی سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے: ح ۱۱۔

فوائد: ① علاء بن عبدالرحمٰن صحیح مسلم کے بنیادی راوی اور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ اسے احمد بن حنبل، ابن حبان، ابن عدی، نسائی اور ترمذی وغیرہم نے ثقة و لا بأس به وغیرہ قرار دیا ہے۔ اس پر صاحبِ تقریب التہذیب اور بعض علماء کی جرح مردود ہے۔

تحریر تقریب التہذیب کے محققین نے حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: بل ثقۃ (۳/۱۳۰ت ۵۲۴۷) بلکہ (علاء بن عبدالرحمٰن) ثقہ ہے۔

④ إِبْـرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ والی سند میں آیا ہے کہ ''فَـقُـلْـتُ إِنِّيْ أَكُوْنُ أَحْيَاناً خَلْفَ الْإِمَـامِ وَ أَنَـا أَسْـمَـعُ قِـرَاءَ تَهُ فَقَالَ : يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ هَافِيْ نَفْسِكَ'' (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۳۷ ح ۶۶، ۶۷)

۷۹. حَـدَّثَـنَـا مَـحْـمُـوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَـدَّثَـنَـا سُـفْيَـانُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ أَوْعَـمَّـنْ سَـمِـعَ أَبَـا هُـرَيْـرَةَ قَـا لَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ عَبْدِيْ)) نَحْوَهُ.

[۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن محمد بن عبداللہ بن جعفر الجعفی المسندی ابوجعفر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے یا اس سے جس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔ (یعنی ابو السائب) بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دی ہے (اور) اسی طرح حدیث بیان کی۔

(۷۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت دوسرے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ح۱۱، ''أَوْ عَـمَّـنْ سَـمِـعَ'' کے الفاظ سفیان بن عیینہ کی (مصرّح بالسماع) روایت میں نہیں ہیں۔ دیکھئے: ح۷۱، یہ اضافہ سفیان مذکور کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

۸۰. حَـدَّثَـنَـا مَـحْـمُـوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ، وَ عَنِ الْعَلَاءِ عَمَّنْ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: قَالَ: ((أَيُّمَا صَلَاةٍ لَمْ يُقْرَأْ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ.))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور علاء (ابن عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے روایت ہے وہ جس سے بیان کرتے ہیں، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: جس نماز میں (بھی) سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔

(۸۰) تخریج: ((صحیح)) ''و عن العلاء عمن حدثه'' کا اضافہ، پوری سند نہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ تاہم دوسرے شواہد کی وجہ سے یہ روایت صحیح ہے۔ دیکھئے: ح ۱۱

فوائد: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۱۹۴، ۱۹۵ ح ۴۲۸) پر ایک روایت ''عَبْدُالرَّحْمٰنَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ نِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ صَلٰوةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا صَلٰوةً خَلْفَ إِمَامٍ'' ہے۔ یہ روایت عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی الکوفی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس عبدالرحمٰن سے مراد عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی لینا غلط ہے۔ راوی کا تعین درج ذیل امور سے ہوتا ہے:

① روایت کی دوسری سند میں صراحت آ جائے (یہ روایت صرف اسی کتاب میں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے)

② روایت کا راوی صراحت کر دے (ابو عبداللہ الحاکم نے الواسطی پر جرح نقل کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ راوی مذکور عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی ہے)

③ محدثین صراحت کریں (امام حاکم محدثین میں مشہور محدث ہیں۔ کسی نے ان کی صراحت کی مخالفت نہیں کی)

④ راوی اور مروی عنہ کا شہر و علاقہ ایک ہی ہو (عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی اور خالد بن عبداللہ دونوں واسط کے رہنے والے ہیں)

⑤ راوی کے استادوں کو دیکھا جائے سعید المقبری: عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی کا استاد ہے۔ دیکھئے کتاب المجروحین لابن حبان (ج۲ص۵۴)

⑥ راوی کے شاگردوں کو دیکھا جائے (سعید المقبری کے شاگردوں میں الواسطی کا ذکر نہیں ملا)

تنبیہ:۔تہذیب الکمال میں سعید المقبری کے شاگردوں میں عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کا ذکر ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ اوپر والے دلائل کے خلاف عبدالرحمٰن سے المدنی مراد لیتے ہیں حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ تہذیب الکمال میں تمام شاگردوں کا استیعاب نہیں کیا گیا۔احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار ایک راوی ہے جس سے محمد بن نصر المروزی نے روایت بیان کی ہے۔ (کتاب الصلوٰۃ للمروزی: ح ۹۴۵) حالانکہ تہذیب الکمال (۱/ ۱۸۸) و تہذیب التہذیب وغیرہما میں اس کے شاگردوں میں مروزی کا نام مذکور نہیں ہے۔ کیا کوئی شخص یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ امام مروزی رحمہ اللہ احمد بن عبدالرحمٰن بن بکار کے شاگرد نہیں ہیں۔

⑦ دیگر قرائن دیکھے جائیں (یہاں ایسا کوئی قرینہ نہیں ہے کہ عبدالرحمٰن سے مراد المدنی ہی ہے) ان دلائل سے معلوم ہوا کہ امین اوکاڑوی و یونس نعمانی وغیرہما کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ عبدالرحمٰن سے مراد یہاں صرف المدنی ہی ہے، الواسطی نہیں۔

یہاں پر دوسرا نکتہ یہ ہے کہ امام بیہقی نے فضیل بن عبدالوہاب کی مکمل روایت ذکر نہیں کی، بلکہ محمد بن خالد بن عبداللہ الواسطی کی روایت مکمل مع سند و متن ذکر کی ہے۔محمد بن خالد، ھذا ضعیف (تقریب: ۵۸۴۶) بلکہ متروک الحدیث ہے (تحریر تقریب التہذیب: ۳/ ۲۳۵) جو لوگ کہتے ہیں کہ فضیل بن عبدالوہاب کی روایت کے الفاظ من و عن یہی ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ فضیل مذکور کی مکمل روایت مع سند و متن پیش کریں۔

۸۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ سَمِعَ

[۸۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

ابنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .))

کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین الکوفی) نے حدیث بیان کی، انہوں نے (سفیان) ابن عیینہ سے (اسے) سنا، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب) الزہری سے، وہ محمود (بن الربیع رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۸۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۲۔

۸۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوْقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صلَّى الظُّهْرَ بِأَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى؟﴾ فَقَالَ: رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِيْهَا)) قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتَ لِقَتَادَةَ: كَأَنَّهُ كَرِهَهُ فَقَالَ: لَوْ كَرِهَهُ لَنَهٰى [1] عَنْهُ.

[۸۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق (الباہلی ابوعثمان البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفی العامری) سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دفعہ) اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو ظہر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ (والی

[1] من ن۔

سورت) پڑھی ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں
نے (پڑھی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا: میں نے سمجھ لیا تھا کہ کوئی آدمی اسے
مجھ سے چھین رہا ہے۔
شعبہ نے کہا: میں نے قتادہ سے کہا: گویا کہ
آپ نے اسے ناپسند کیا، تو (قتادہ نے)
کہا: اگر آپ اسے ناپسند فرماتے تو ہمیں
(مسلمانوں کو) اس سے منع فرمادیتے۔

(۸۲) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۱۱، ۱۲ح ۴۸/ ۳۹۸) نے......شعبہ بن الحجاج رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸۸، ۹۰، ۹۴، ۲۶۰، اس حدیث پر امام نووی نے یہ باب باندھا ہے ''بَابُ نَهْيِ الْمَأْمُومِ عَنْ جَهْرِهِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ إِمَامِهِ''

۸۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ بِشْرِبْنِ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَفِيْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ.

[۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن (محمد المسندی) نے حدیث بیان کی، وہ بشر بن السری سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی وہ ابوالزاہریہ (حدیر بن کریب) سے، وہ کثیر بن مرہ سے، وہ ابوالدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر نماز میں قراءت ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں؟ تو انصاری آدمی نے کہا: (یہ) واجب (یعنی فرض) ہوگئی ہے۔

(۸۳) تخریج: ((صحیح)) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث ۱۶، ۱۷۔ نیز دیکھئے، ح ۲۹۴۔

فوائد: ① جزء القراءۃ کی اصل میں عبداللہ بن یزید ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۳۴۱/۱۴ ح ۱۰۹۹۲) میں عبداللہ بن محمد ہے اور یہی صواب ہے۔ ② فاتحہ خلف الامام کو خطبۂ جمعہ پر قیاس کرنا فاسد ہے۔ مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام کا حکم ہے جبکہ تمام سامعین کو خطبۂ جمعہ سننے کا حکم ہے۔ کسی ضعیف حدیث میں بھی یہ نہیں آیا کہ امام، سامعین سب بیک وقت خطبہ دینا شروع کر دیں۔ جبکہ صحیح وحسن روایات میں مقتدیوں کو فاتحہ خلف الامام پڑھنے کا حکم ہے۔ ③ دیوبندیوں اور بریلویوں کے نزدیک جمعہ کے لیے ''مصر جامع'' کی شرط لازمی ہے۔ لہٰذا یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ دیکھئے، گاؤں میں جمعہ کے احکام (اوثق العریٰ في تحقيق الجمعة في القرىٰ، القول البديع في اشتراط المصر للتجميع: ص ۳۴، ۴۷، ۶۷، ۸۶) اور جاء الحق (احمد یار خان نعیمی ج ۲ ص ۲۳۱، ۲۳۸)...... لیکن اس کے باوجود یہ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ اپنے تسلیم کردہ مذہب سے بھی غداری کر رہے ہیں۔ یاد رہے کہ صحیح احادیث سے گاؤں میں جمعہ پڑھنے کا ثبوت ملتا ہے۔ دیکھئے سنن ابی داود (۱۰۶۷) ومصنف ابن ابی شیبہ (۱۰۲/۲ ح ۵۰۶۸ قول عمر رضی اللہ عنہ وسندہ صحیح) وغیرہما اور اسی پر اہل حدیث کا قول و عمل ہے (والحمد للہ)

٨٤. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرٍ أَبِي عَلِيٍّ بَيَّاعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

[۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قبیصہ (بن عقبہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے

أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.

حدیث بیان کی، وہ جعفر (بن میمون) ابوعلی بیاع الانماط سے، وہ ابوعثمان (عبدالرحمٰن بن مل النہدی) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی پس جو زیادہ کرے۔

(۸۴) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے: ح ۷ نیز دیکھئے ح ۹۹، ۳۰۰

۸۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ .))

[۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیثی) سے، وہ عبدالملک بن المغیرہ سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص (باطل) ہے۔''

(۸۵) تخریج: ((حسن)) اسے احمد (۲/۲۹۰ ح ۷۸۸۸) اور بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۴۵ ح ۸۶) نے محمد بن عمرو اللیثی سے بیان کیا ہے اور اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ:

[۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوذکی)

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ .

نے حدیث بیان کی کہا، ہمیں حماد(بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیثی) نے حدیث بیان کی، کہا: وہ ابوسلمہ سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے ان کا قول (کہ ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ ناقص ہے) بیان کرتے ہیں۔

(۸۶) تخریج: ((حسن)) اسے بیہقی نے حماد بن سلمہ سے بیان کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص۴۵ ح۸۵) اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۸۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((هَلْ يُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا أَتٰى أَهْلَهُ أَنْ يَّجِدَ عِنْدَهُمْ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامًا سِمَانًا؟)) قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ.))

[۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدان (عبداللہ بن عثمان بن جبلہ) نے حدیث بیان کی، وہ ابوحمزہ (محمد بن میمون السکری) سے، وہ (سلیمان بن مہران) الاعمش سے، وہ ابوصالح (ذکوان) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر آئے تو وہاں تین موٹی تازی اونٹنیاں پائے؟......ہم نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول!، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آیتیں جو پڑھی جاتی ہیں ان کے

برابر ہیں۔

(۸۷) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم نے سلیمان الاعمش کی سند سے روایت کیا ہے۔(۲/۱۹۷ح ۸۰۲/۲۵۰)

فوائد: چونکہ فاتحہ خلف الامام صحیح وحسن احادیث سے ثابت ہے۔لہٰذا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے ساتھ فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو قراءت کی فضیلت سنادی ہے۔ایک صحیح حدیث میں آیا ہے کہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔(سنن الترمذی ح ۲۹۱۰ وَقَالَ: ''هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ'')

سورۃ الفاتحہ میں ایک سو چالیس (۱۴۰) حروف ہیں۔ (علوم القرآن: ص ۱۱۲ مصنفہ: فضل اکبر کاشمیری)...... اس لحاظ سے فاتحہ خلف الامام پڑھنے والے کو چودہ سو (۱۴۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔والحمدللہ۔



٢. هَلْ يُقْرَأُ بِأَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ؟

کیا امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ سے زیادہ کچھ پڑھنا چاہیے؟

٨٨. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى☆ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ رَجُلاً صَلّٰى خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: أَيُّكُمُ الْقَارِئُ بِسَبِّحْ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: أَنَا، فَقَالَ ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا.))

[٨٨] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان بن حرب نے حدیث سنائی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (تو) ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ (جہر سے) پڑھی۔ جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ پڑھنے والا کون ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، پس آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے (نماز میں) مجھ سے چھین رہا ہے۔

(٨٨) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ٨٢۔

فوائد: یہ روایت خالد الحذاء نے بھی زرارہ بن اوفیٰ سے بیان کی ہے (مسند احمد: ٤/٤٣٣)

☆من كتب الرجال، وجاء في الأصل " زرارة بن أبي أوفٰى "

ح ۲۰۱۳۰)......ایک روایت میں آیا ہے کہ '' فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ ''
سنن الدارقطنی :۱/ ۳۲۷ ح ۱۲۲۷) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ حجاج بن ارطاۃ ضعیف مدلس ہے اور عن سے روایت کر رہا ہے۔ سلمہ بن الفضل الابرش مختلف فیہ راوی ہے۔ راقم الحروف کی تحقیق میں وہ ''حسن الحدیث عن ابن اسحاق، ضعیف عن غیرہ'' ہے۔ (تحفۃ الأقویاء فی تحقیق کتاب الضعفاء للبخاری، ترجمۃ :۱۵۱) یعنی اس روایت میں دو علتیں ہیں۔ اس کے باوجود بعض الناس نے اسے اپنے دلائل میں پیش کر رکھا ہے اور حجاج بن ارطاۃ کی تدلیس عن الضعفاء والمتروکین سے آنکھیں بند کر کے'' حجاج بن ارطاۃ حسن الحدیث'' لکھ رکھا ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

بعض الناس نے ارواء الغلیل (۲/ ۳۸، ۲۶۷) سے کتاب القراءۃ للبیہقی کی عمر رضی اللہ عنہ سے منسوب حدیث نقل کی ہے کہ: ''فَقَرَأَ مَعَهُ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ فِيْ نَفْسِهٖ '' یہ روایت کتاب القراءۃ (ص ۱۳۶ ح ۳۱۴ ونسخہ اخریٰ ص ۱۱۴) پر بغیر کسی سند کے بعض الناس سے ''عَنْ عَبْدِالْمُنْعِمِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ '' مروی ہے۔ یہ روایت موضوع ہے۔ عبدالمنعم بن بشیر کذاب ہے۔ (دیکھئے لسان المیزان: ۴/ ۷۴، ۷۵) عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم سخت ضعیف ہے۔ کما تقدم (حاشیہ ح ۲۵، ح ۵۱)

شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس کی سند پر عدم واقفیت کے باوجود لکھا ہے کہ: ''وَمَا أَرَاهُ يَصِحُّ'' میں نہیں سمجھتا کہ یہ صحیح ہے۔ (ارواء الغلیل: ۲/ ۳۹ ح ۳۳۲) اور آگے اپنی یہ بات بھول کر اسے بغیر کسی جرح کے نقل کر دیا ہے۔ (ایضاً: ص ۲۶۸ ح ۴۹۹)

۸۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: رَأَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ

[۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعوانہ (الوضاح

يَلْبَسُ الْخَزَّ.

بن عبداللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ بن دعامہ سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) کو ریشمی لباس پہنتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۸۹) تخریج: ((صحیح)) طبقات ابن سعد (۲۹۰/۴) میں یہ روایت قتادہ سے مرسل ہے۔ مسند احمد (۴۳۸/۴ ح ۲۰۱۷۶) وطبقات ابن سعد میں اس کا ایک صحیح شاہد موجود ہے۔ طبقات ابن سعد میں دوسرا شاہد بھی ہے جس کی سند حسن ہے۔

۹۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: [حَدَّثَنَا حَمَّادٌ] [1] حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿بِسَبِّحْ﴾؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلاً خَالَجَنِيهَا.))

[۹۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: [ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں قتادہ نے حدیث بیان کی] وہ زرارہ (بن اوفیٰ) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَىٰ﴾ پڑھی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چل گیا تھا کہ کوئی آدمی میرے ساتھ (قراءت میں) منازعت کر رہا ہے۔

---

[1] من المسند الجامع (۱۰۸۳۵)

(۹۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت ۸۲، ۸۸ پر گزر چکی ہے۔ حماد سے مراد ابن سلمہ ہے۔ اس کا واسطہ اصل سے گر گیا ہے۔ جبکہ المسند الجامع (۱۴/ ۲۱۵ ح ۱۰۸۳۵) اور معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۲۰۷) میں یہ واسطہ موجود ہے۔

۹۱. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ [1] أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ وَ قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾؟)) قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا.))

[۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین الکوفی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا اور نماز پوری کی (تو) فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ پڑھا ہے؟ کہا گیا: فلاں نے (یہ سورت) پڑھی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان تھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ منازعت (چھینا جھپٹی) کر رہا ہے۔

(۹۱) تخریج: ((صحیح)) اسے مسلم (۲/ ۱۱، ۱۲ ح ۴۷/ ۳۹۸) نے ابوعوانہ سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، و سابق: ۹۰۔

شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۲۵۴ و نسخہ اخریٰ: ۱/ ۳۷۰) میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے

[1] دیکھئے ح: ۸۸۔

منسوب ایک اثر ہے کہ ''اَلصَّلٰوۃُ وَالْإِمَامُ عَلَی الْمِنْبَرِ مَعْصِیَۃٌ.''

یہ اثر بلحاظِ سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن لہیعہ یہاں اختلاط کی وجہ سے ضعیف ہے اور مدلس بھی ہے۔ یہ روایت معنعن ہے۔ حسن بصری جو تابعین میں سے ہیں، حالتِ خطبہ میں دو رکعتوں کے قائل تھے (دیکھئے حدیث:۱۵۸)

۹۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِیْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ [1] ابْنِ أَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰی فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی﴾ فَذَکَرَ نَحْوَہُ.

[۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالولید (ہشام بن عبدالملک الطیالسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ زرارہ بن اوفی سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ:

''بے شک نبی ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پس (حالتِ نماز میں) ایک آدمی آیا تو اس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی﴾ (والی سورت) پڑھی۔ پھر (راوی نے) اس جیسی حدیث ذکر کی ہے۔

(۹۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱۔

۹۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ یَحْیٰی عَنْ شُعْبَۃَ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ زُرَارَۃَ [1] بْنِ أَوْفٰی عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ

[۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد بن (مسرہد) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن سعید القطان)

[1] دیکھئے ح:۸۸

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَرَأَ رَجُلٌ بِسَبِّحْ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((أَيُّكُمُ الْقَارِئُ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((قَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ أَحَدَكُمْ خَالَجَنِيهَا.))

سے، وہ شعبہ (بن الحجاج) سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی﴾ (والی سورت) پڑھی، جب آپ ﷺ فارغ ہوئے (تو) فرمایا: ''تم میں سے (یہ سورت) پڑھنے والا کون ہے؟'' ایک آدمی نے کہا: میں ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے گمان تھا کہ تم میں سے کوئی مجھ سے منازعت کر رہا ہے۔''

(۹۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۱، ۹۲۔

٩٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلِيْفَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ [1] بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا انْفَتَلَ أَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾؟)) فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا، فَقَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ

[۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں خلیفہ (بن خیاط) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے انہیں ظہر کی

[1] دیکھئے ح: ۸۸

بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا.))

نماز پڑھائی۔ جب آپ ﷺ نماز سے (فارغ ہوئے تو) لوگوں کی طرف رخ پھیرا تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ پڑھی ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کوئی میرے ساتھ منازعت کر رہا ہے۔''

(۹۴) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۸۲، ۸۸، ۹۰، ۹۳۔

۹۵. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفاً)) ؟ فَقَالَ رَجُلٌ: '' أَنَا فَقَالَ: ((إِنِّي أَقُولُ مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟.))

[۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ) بن شہاب (الزہری) سے، وہ (عمارہ یا عمار) ابن اکیمہ اللیثی سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میرے ساتھ ابھی، تم میں سے کسی نے (فاتحہ کے علاوہ) قراءت کی ہے؟، ایک آدمی نے کہا: میں نے (کی ہے) آپ ﷺ نے

فرمایا: ''میں بھی کہتا ہوں کہ کیوں مجھ سے
قرآن چھینا جا رہا ہے؟''

(۹۵) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداود (۸۲۶) ترمذی (۳۱۲) اور نسائی (۲/۱۴۰، ۱۴۱ ح ۹۲۰) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے اور یہ موطا امام مالک (۱/۸۶، ۸۷ ح ۱۹۰ بتحقیقی) میں موجود ہے۔

وقال الترمذی ''حسن'' وصححہ ابن حبان (موارد الظمآن: ح ۴۵۴) نیز دیکھئے ح ۲۶۲ و ۹۶، ۹۸۔

اس روایت کے آخر میں امام زہری کا قول ہے کہ: **فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْقِرَاءَةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ** '' امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مدرج قرار دے کر رد کر دیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث (۹۶) والتاریخ الصغیر (ص ۸۹، ۹۰) وتوضیح الکلام (۲/۳۶۸، ۳۶۹) اس پر امام بخاری، ابوداود، یعقوب بن سفیان، الذہلی اور خطابی وغیرہم کا اتفاق ہے۔ دیکھئے التلخیص الحبیر (۱/۲۳۱ ح ۳۴۳)۔

تنبیہ بلیغ: سنن ابی داود (۸۲۷) میں ''**مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَانْتَهَى النَّاسُ**'' مروی ہے۔ زہری کی تدلیس سے قطع نظر کرتے ہوئے عرض ہے کہ زہری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاشراف للمزی: ۱۰/۳۶۶ قبل ح ۱۴۲۶۴ و **لفظه: عن أبي هريرة و لم يره**) لہٰذا یہ روایت منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔ امام ترمذی کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ قراءت خلف الامام کے خلاف یہ (منقطع) روایت پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قراءت (فاتحہ) خلف الامام کے قائل تھے۔ (سنن ترمذی: ح ۳۱۲)

۹۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ:

[۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی)

حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيَّ يُحَدِّثُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ وَلَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: صَلَاةُ الْفَجْرِ، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ؟)) قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ: ((أَلَا إِنِّيْ أَقُوْلُ: مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ؟)) قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ الْإِمَامُ وَقَرَءُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ سِرًّا فِيْمَا لَا يَجْهَرُ فِيْهِ الْإِمَامُ، قَالَ: الْبُخَارِيُّ: وَقَوْلُهُ فَانْتَهَى النَّاسُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ بَيَّنَهُ لِيَ الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَاتَّعَظَ الْمُسْلِمُوْنَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَقْرَءُوْنَ فِيْمَا جَهَرَ.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ) بن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے ہیں (انہوں نے کہا) میں نے ابن اکیمہ اللیثی کو سنا، وہ سعید بن المسیب کے سامنے حدیث بیان کرر ہے تھے (ابن اکیمہ) کہہ رہے تھے کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں قراءت جہر سے کی جاتی ہے۔ مجھے صرف یہی معلوم ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کا کہا تھا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے۔ تو لوگوں کی طرف رخ کر کے فرمایا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی نے پڑھا ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار میں کہتا ہوں کہ کیوں میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے۔ (راوی نے) کہا پس جس (نماز) میں امام جہر سے پڑھتا ہے، لوگ (فاتحہ کے علاوہ) قراءت سے رک گئے اور جس میں

امام جہر سے نہیں پڑھتا تو لوگ اپنے دل میں (فاتحہ کے علاوہ) سراً پڑھنے لگے۔ بخاری نے کہا: اور راوی کا قول کہ لوگ رک گئے، زہری کا کلام ہے۔ یہ بات مجھے حسن بن صباح نے بتائی ہے، کہا: ہمیں مبشر (بن اسماعیل الحلبی) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالرحمٰن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں کہ زہری نے کہا، پس مسلمانوں نے اس سے نصیحت پکڑی، پھر وہ جہری نمازوں میں (سورۂ فاتحہ سے زیادہ) قراءت نہیں کرتے تھے۔

(۹۶) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۹۷. وَقَالَ مَالِكٌ: قَالَ رَبِيعَةُ لِلزُّهْرِيِّ: إِذَا حَدَّثْتَ فَبَيِّنْ كَلَامَكَ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۹۷] اور مالک (بن انس) نے کہا: ربیعہ (بن ابی عبدالرحمٰن) نے (محمد بن مسلم) الزہری کو کہا: جب آپ حدیث بیان کریں تو اپنے کلام کو اسے نبی ﷺ کے کلام سے (علیحدہ کرکے) بیان کیا کریں۔

(۹۷) تخریج: ((صحیح)) اس قول کی سند، امام مالک تک معلوم نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ لیکن یہی قول امام بخاری نے ''ابن بكير عن الليث قال: قال ربيعة'' کی سند سے بیان کیا ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ: ص۱۴۴، ۱۴۵ ج ۲ ونسخہ اخریٰ: ۲/۱۷۷، وایقاظ ھمم اولی الابصار: ص۱۹) والسند صحیح، ولقصۃ ربیعۃ مع الزہری انظر التاریخ الکبیر (۳/۲۸۶، ۲۸۷)۔

۹۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ حَدَّثَنَا

[۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةً جَهَرَ فِيْهَا فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ مَعِيَ؟)) قَالَ: رَجُلٌ أَنَا ، قَالَ: ((إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ؟))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالولید (ہشام بن عبدالملک الطیالسی) نے حدیث بیان کی ، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبیداللہ) الزہری سے، وہ ابن اکیمہ سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز پڑھائی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہری قراءت کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز پوری فرمائی (تو) کہا: میرے ساتھ کس نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ کیوں میرے ساتھ قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے۔

(۹۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۹۵، ۹۶۔

نکتہ: لیث بن سعد کی بیان کردہ یہی روایت صحیح ابن حبان (الاحسان: ۳/ ۱۵۹ ح ۱۸۴۰) میں ان تک باسند صحیح موجود ہے اس میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: هَلْ قَرَأَ انِفًامِنْكُمْ أَحَدٌ؟ قَالُوْا! نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ. ''کیا تم میں سے کسی ایک نے ابھی ابھی قراءت کی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں اے اللہ کے رسول'' (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ پڑھنے والے بہت سے لوگ تھے جن میں وہ رجل (مرد) بھی شامل ہے جس کا حدیث مالک وغیرہ میں ذکر ہے۔ نیز دیکھئے توضیح الکلام: ج۲ص ۳۶۷۔۳۶۸ لہٰذا یہ کہنا باطل ہے کہ پڑھنے والا صرف ایک ہی آدمی تھا۔

٩٩ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عِيْسَى بْنَ يُوْنُسَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ: أَبُوْ عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُخْرُجْ فَنَادِ فِي الْمَدِيْنَةِ أَنْ لَّا صَلَاةَ إِلَّا بِقُرْاٰنٍ وَلَوْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ)).

[٩٩] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے حدیث بیان کی، انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے سنا، وہ جعفر بن میمون سے بیان کرتے ہیں، ابوعثمان النہدی (عبدالرحمٰن بن مل) نے کہا: میں نے ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر جاؤ۔ اور مدینے میں اعلان کرو کہ قرآن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اگرچہ (صرف) سورۂ فاتحہ ہی ہو۔ پس جو زیادہ کرے۔

(٩٩) تحقیق: ((ضعیف)) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ٧۔

[**١٠٠/١**] . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوالنُّعْمَانِ وَمُسَدَّدٌ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ خَلْفِيْ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيْهَا.))] [1]

[١٠٠/١] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالنعمان (محمد بن فضل: عارم) اور مسدد دونوں نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ زرارہ بن اوفیٰ سے، وہ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ظہر وعصر (کی نماز) میں نبی ﷺ کے پیچھے قراءت کی تو

[1] من ع وفیہ ''قال'' بدل ''قالا'' ''وزرارۃ بن أبي أوفی'' !

جب آپ نے نماز ختم کی (تو) پوچھا: میرے پیچھے کس نے پڑھا ہے؟ اس آدمی نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے پتا چل گیا تھا کہ تم میں سے کوئی اسے مجھ سے چھین رہا ہے۔

۲/۱۰۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ بُكَيْرٍ [1] قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ عَيَّاشٍ عَنْ بُكَيْرٍ [2] بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى عَنْ أَبِي السَّائِبِ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: صَلّٰى رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: ((اِرْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) ثَلَاثًا، فَقَامَ الرَّجُلُ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((اِرْجِعْ فَصَلِّ)) ثَلَاثًا قَالَ: فَحَلَفَ لَهُ كَيْفَ اجْتَهَدْتُ، فَقَالَ لَهُ: ((اِبْدَأْ فَكَبِّرْ وَتَحْمَدِ اللّٰهَ وَتَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ تَرْكَعُ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ صُلْبُكَ ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ حَتّٰى

[۱۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن (عبداللہ بن) بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن سوید (بن حیان المصری) نے حدیث بیان کی۔ وہ عیاش (بن عباس القتبانی المصری) سے، وہ بکیر بن عبداللہ (بن الاشج) سے، وہ علی بن یحییٰ (بن خلاد الزرقی) سے، وہ نبی ﷺ کے ایک صحابی ابوالسائب (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نماز پڑھی اور نبی ﷺ اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر جب اس نے نماز پوری کی (تو) نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تیری نماز نہیں ہوئی ہے۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا تو آدمی کھڑا ہو گیا۔

---

[1] من ع ۔ وجاء في الاصل: یحیٰی بن کثیر۔ [2] من معرفۃ الصحابۃ لأبي نعیم: ۲۹۲۴/۵ ح ۶۸۴۷۔ وجاء في الاصل: بکر بن عبداللہ۔

يَسْتَقِيمَ صُلْبُکَ فَمَا انْتَقَصْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ نَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِکَ.))

پھر جب اس نے نماز پڑھی، نبی ﷺ نے فرمایا: واپس جا، پھر نماز پڑھ، آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ فرمائی۔ تو اس نے قسم اٹھا کر کہا کہ میں کس طرح کوشش کروں؟ آپ ﷺ نے اسے فرمایا: شروع کر، پھر تکبیر کہہ اور اللہ کی حمد بیان کر اور سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر رکوع کر حتیٰ کہ تیری پیٹھ اطمینان سے (سیدھی) ہو جائے۔ پھر اپنا سر اٹھا حتیٰ کہ تیری پیٹھ سیدھی ہو جائے۔ پس تو نے اس سے جو ناقص کیا تو تیری نماز سے وہ ناقص ہو جائے گا۔

(۱۰۰/۲) تخریج: ((صحیح)) اسے ابونعیم الاصبہانی نے معرفۃ الصحابۃ (۲۹۲۴/۵ ح۶۸۴۷)...... میں ''یَحْیَی بْنُ بُکَیْرٍ ثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سُوَیْدِ بْنِ حَیَّانَ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ یَحْیٰی عَنْ أَبِی السَّائِبِ'' کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔ ہمارے اصل نسخے میں یحییٰ بن کثیر ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطا اللہ حنیف بھوجیانی رحمہ اللہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ اس طرح اصل میں ''بکر بن عبداللہ'' ہے جس کی اصلاح معرفۃ الصحابۃ سے کر کے ''بکیر بن عبداللہ'' (بن الاشج) لکھ دیا گیا ہے۔ والحمدللہ۔ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے ح۱۰۱، ۱۰۳۔

۱۰۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاھِیْمُ بْنُ حَمْزَةَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِیْلَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ یَحْیٰی بْنِ

[۱۰۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا، ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن حمزہ نے حدیث بیان کی، وہ حاتم بن اسماعیل سے، وہ (محمد)

خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَـمِّـهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا مَـعَ الـنَّبِـيِّ ﷺ. بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

ابن عجلان سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے میرے ابا (یحییٰ بن خلاد) نے خبر دی، وہ اپنے چچا سے جو بدری صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ حدیث بیان کی اور کہا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۱) تخریج: ((صحیح)) ابن عجلان نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۱۔

۱۰۲. حَـدَّثَـنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَـالَ: حَـدَّثَـنَا إِسْمَاعِيْلُ قَـالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ [1] عَنِ ابْنِ [2] عَجْلَانَ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْـنُ الـرَّبِيْعِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيْسَ عَـنِ ابْـنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَلَّادِ ابْنِ السَّائِبِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَـمِّ أَبِيْهِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۰۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن عبداللہ بن عبداللہ بن اویس بن مالک، یعنی: اسماعیل بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے بھائی (ابوبکر عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے، وہ (محمد) ابن عجلان سے بیان کرتے ہیں (اور بخاری نے کہا) اور ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبداللہ) بن ادریس نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے، وہ علی بن خلاد بن السائب الانصاری سے، وہ

[1] من المسند الجامع: ۵/۴۲۹۔ [2] من ع۔

اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد بن السائب) سے، وہ اپنے ابا کے چچا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے یہ حدیث بیان کی اور کہا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۲) تخریج: ((صحیح)) اصل میں سلمان عن ابی عجلان ہے جبکہ صحیح ''سلیمان عن ابن عجلان'' ہے جیسا کہ المسند الجامع (۵/ ۴۲۹) میں ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۰۱۔

۱۰۳ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيٰى مِنْ آلِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ [1] أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۰۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) ابن عجلان سے، وہ آل رفاعہ بن رافع میں سے علی بن یحییٰ سے، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے اسے حدیث بیان کی کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۰۱۔

فوائد: یہ حکم کہ (فاتحہ کی) ''قراءت کر'' ہر نمازی کو شامل ہے، چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد، یاد رہے کہ مقتدی کو اس حکم سے خارج کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔

[1] من۔ ع۔

١٠٤. قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَوٰى هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَمَرَنَا نَبِيُّنَا أَنْ نَّقْرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ وَلَمْ يَذْكُرْ قَتَادَةُ سِمَاعاً مِنْ أَبِيْ نَضْرَةَ فِيْ هٰذَا.

[۱۰۴] (امام) بخاری نے کہا: ہمام (بن یحییٰ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے ابونضرہ (منذر بن مالک) سے، وہ ابوسعید (سعد بن مالک الخدری) رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ: ''ہمیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) نے سورۂ فاتحہ اور جو میسر ہو پڑھنے کا حکم دیا'' قتادہ نے اس روایت میں ابونضرہ سے سماع کی تصریح نہیں کی ہے۔

(۱۰۴) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے جیسا کہ حدیث :۱۲ کے حاشیے پر تفصیلاً گزر چکا ہے۔......امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ درج ذیل محدثین نے بھی قتادہ بن دعامہ کو مدلس قرار دیا ہے۔

(۱) النسائی (۲) الحاکم (۳) الدارقطنی وغیرہم۔ دیکھئے میری کتاب التأسیس فی مسألۃ التدلیس: ص۱۶، ۱۸ (مطبوعہ، محدث لاہور ج ۲۷ عدد ۴، جنوری ۱۹۹۶ء)

امام شعبہ بن الحجاج فرماتے ہیں کہ: ''كَفَيْتُكُمْ تَدْلِيْسَ ثَلَاثَةٍ، اَلْأَعْمَشِ وَ أَبِيْ إِسْحَاقَ وَ قَتَادَةَ'' میں تین آدمیوں کی تدلیس کے لیے تمہیں کافی ہوں۔ اعمش، ابواسحاق اور قتادہ۔ (مسألۃ التسمیۃ لمحمد بن طاہر المقدسی: ص ۴۷ وسندہ صحیح)

١٠٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَمْزَةَ الْمَازِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيْدِ ِ الْخُدْرِيَّ عَنِ

[۱۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عوام بن

الـقِـرَاءَ ةِ خَلْفَ الْإِمَـامِ فَقَالَ: بِـفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

حمزہ المازنی سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: ہمیں ابونضرہ (منذر بن مالک) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) سے امام کے پیچھے قراءت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۱۰۵) تخریج: ((حسن)) یہ روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۵۷۔

۱۰۶. قَـالَ الْبُـخَـارِيُّ: وَهٰـذَا أَوْصَـلُ، وَ تَـابَـعَـهُ يَـحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا الـلَّيْـثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ أَنَّ أَبَـاسَعِيْدِ الْـخُـدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَـانَ يَـقُـوْلُ: "لَا يَـرْكَـعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰـى يَقْـرَأَ بِـفَاتِحَةِ الْكِتَابِ" قَالَ: وَكَـانَـتْ عَـائِشَةُ رَضِـيَ الـلّٰـهُ عَنْهَا تَقُوْلُ ذٰلِكَ.

[۱۰۶] (امام) بخاری نے کہا: یہ روایت زیادہ متصل ہے اور اس کی متابعت یحییٰ (بن عبداللہ) ابن بکیر نے (بھی) کی ہے۔ انہوں نے کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، وہ جعفر بن ربیعہ سے، وہ عبدالرحمٰن بن ہرمز سے بیان کرتے ہیں کہ بیشک ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ تم میں سے کوئی آدمی بھی سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر رکوع نہ کرے۔ (عبدالرحمٰن بن ہرمز) نے کہا: اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی یہی فرمایا کرتی تھیں۔

(۱۰۶) تخریج: ((صـــحـیـــح)) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر، امام بخاری کے استاد ہیں۔ امام بخاری نے اگرچہ سماع کی تصریح نہیں کی لیکن وہ مدلس نہیں ہیں۔ اور جو راوی مدلس نہ ہو اور اس کی اپنے شیخ سے ملاقات ثابت ہو تو اس کا ''قال'' اور ''عن'' دونوں متصل ہوتے ہیں بشرطیکہ المزید فی متصل الاسانید کا مسئلہ نہ ہو۔ دیکھئے یہی کتاب حاشیہ ح ۳۸۔

[1] من ـ ع ـ وفيه: ''قال'' بدل قالا

اس روایت کی دوسری سند آگے آ رہی ہے ح ۱۳۳۔اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر رکوع کرنا، سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حکم کے خلاف ہے۔

۱۰۷ . وَقَالَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:" إِذَا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ فَلْيُبَادِرْ بِقِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْاٰنِ أَوْ لِيَقْرَأْ بَعْدَمَا يَسْكُتُ فَإِذَا قَرَأَ فَلْيَنْصُتْ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ."

[۱۰۷] اور عبدالرزاق (بن ہمام) نے (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج سے، انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) سے روایت کیا کہ انہوں (عطاء) نے فرمایا: جب امام جہر سے قراءت کر رہا ہو تو سورۂ فاتحہ جلدی پڑھ لینی چاہیے یا اس کے چپ ہونے پر (سکتات میں) پڑھنی چاہیے، پھر جب وہ (امام جہری) قراءت کرے تو خاموش ہو جانا چاہیے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے۔

(۱۰۷) تخریج: ((صحیح ~~ضعیف~~)) یہ روایت مصنف عبدالرزاق (۱۳۳/۲ ح ۲۷۸۸) میں باختلاف یسیر موجود ہے اور عبدالرزاق کی سند سے امام بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۴) نے اسے بیان کیا ہے۔[یہ روایت عبدالرزاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے]

فوائد: امام بیہقی نے اسے امام بخاری سے بھی نقل کیا ہے۔ (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) ابن جریج اگرچہ مدلس ہیں لیکن عطاء بن ابی رباح سے ان کی "قال عطاء" (اور معنعن وعدم تصریح سماع) والی روایت بھی صحیح ہوتی ہے۔ابن جریج خود فرماتے ہیں:

"إِذَا قُلْتُ: قَالَ عَطَاءٌ ، فَإِنَّهُ سَمِعْتُهُ وَ إِنْ لَّمْ أَقُلْ :سَمِعْتُ" جب میں کہوں کہ عطاء نے کہا ہے تو میں نے اس سے (اسے) سنا ہے اگرچہ (میں) سمعت نہ کہوں۔ [التاریخ الکبیر لابن أبی خیثمہ ص ۱۵۲، ۱۵۷ ت ۲۹۸، ۳۰۸ وسندہ صحیح]

١٠٨ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ [1] **أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تُصَلِّيَ فَتَوَضَّأْ فَأَحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعاً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِساً ثُمَّ اثْبُتْ ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ فَإِنَّكَ إِنْ أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَتْمَمْتَ وَ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ هٰذَا فَإِنَّمَا يَنْقُصُ مِنْ صَلَاتِهِ.))**

[١٠٨] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داود بن قیس الفراء نے حدیث بیان کی، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے میرے ابا (یحییٰ بن خلاد) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے بدری چچا (رفاعہ بن رافع الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے کا ارادہ کرے تو وضوء کر، پس اچھے طریقے سے وضوء کر، پھر قبلے کی طرف رخ کر کے تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کرے۔ پھر (رکوع سے) اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے۔ پھر (سجدے سے) اٹھ حتیٰ کہ تو اطمینان سے بیٹھ جائے پھر (تھوڑی دیر) رکا رہ، پھر سجدہ کر حتیٰ کہ اطمینان سے سجدہ کرے، پھر اُٹھ، پس اگر تو نے اس (طریقے) پر نماز پوری کی تو (نماز) پوری ہو گئی اور جس نے بھی اس سے کمی کی اس کی نماز میں سے نقص رہ گیا۔

---

[1] من۔ع۔

(۱۰۸) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام نسائی (۳/ ۶۰ ح ۱۳۱۵) نے داود بن قیس الفراء سے بیان کی ہے۔...... یہ روایت سنن ابی داوٗد (۸۶۰) سنن الترمذی (۳۰۲ وقال: ''حسن'') میں بعض اختلافِ سند سے موجود ہے۔ [نیز دیکھئے ح: ۲/ ۱۰۰]

فوائد: اس حدیث میں نمازی کو ارکانِ نماز سمجھا کر بتلایا گیا ہے کہ جس نے بھی ان (ارکان میں) سے کمی کی تو اس کی نماز میں نقص رہ گیا۔ معلوم ہوا کہ ناقص سے یہاں مراد باطل ہے۔

۱۰۹ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلَّادِ بْنِ رَافِعِ بْنِ مَالِكِ ن الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَمٍّ لَهُ بَدْرِيٍّ قَالَ: دَاوُدُ: وَبَلَغَنَا أَنَّهُ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۰۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں داوٗد بن قیس (الفراء) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن (یحییٰ بن) خلاد بن رافع بن مالک الانصاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے ابا نے حدیث بیان کی، وہ اپنے بدری چچا سے بیان کرتے ہیں، داوٗد (بن قیس) نے کہا: ہمیں پتا چلا ہے کہ وہ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ تھے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا (پھر) یہ حدیث بیان کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۰۹) تخریج: ((صحیح)) اسے امام نسائی نے عبداللہ بن المبارک کی سند سے بیان کیا

ہے۔دیکھئے۔حدیث سابق:۱۰۸۔

۱۱۰ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج بن منہال نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، وہ علی بن یحییٰ بن خلاد سے، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے چچا رفاعہ بن رافع (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا (پھر) یہ (حدیث) بیان کی اور (آپ ﷺ نے) فرمایا: تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قرآن میں سے جو میسر ہو اس کی قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۰) تحقیق: ((صحیح)) اسے ابوداود (۸۵۸) اور ابن ماجہ (۴۶۰) نے حجاج بن منہال کی سند سے بیان کیا ہے اور حاکم و ذہبی (المستدرک: ۱/۲۴۱، ۲۴۲) دونوں نے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔

۱۱۱ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا قَالَ:

[۱۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

عجلان سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے علی بن یحییٰ بن خلاد نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (یحییٰ بن خلاد) سے، وہ اپنے بدری چچا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے، (پھر) یہ حدیث بیان کی۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۱) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل (۴/۳۴۰) نے یحییٰ بن سعید القطان سے روایت کیا ہے۔ نیز دیکھئے یہی کتاب ح ۱۰۱۔

۱۱۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا [قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ] [1] عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ عَنْ عَمِّهٖ وَ كَانَ بَدْرِيًّا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. بِهٰذَا وَقَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں [قتیبہ نے حدیث بیان کی، کہا:] ہمیں [بکر (بن مضر)] نے حدیث بیان کی، وہ (محمد) بن عجلان سے، وہ علی بن یحییٰ (بن خلاد) الزرقی سے، وہ (اپنے ابا کے) چچا سے بیان کرتے ہیں جو کہ بدری صحابی تھے (رضی اللہ عنہ) وہ نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ (رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

[1] من المسند الجامع: ۵/۴۲۹۔

(۱۱۲) تخریج: ((صحیح)) اسے نسائی (۲/۱۹۳ح ۱۰۵۴) نے قتیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

فوائد: جزءالقراءۃ کی اصل میں ''حَدَّثَنَا بُکَیْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلاَنَ'' چھپ گیا ہے۔جبکہ صحیح ''حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَکْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ'' ہے۔دیکھئے المسند الجامع: ۵/۴۲۹، المسند الجامع سے ہی متن کی اصلاح کر دی گئی ہے۔ بکر بن مضر: ثقہ ثبت ہیں۔ (تقریب: ۷۵۱)

۱۱۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِیْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِیْہِ عَنْ أَبِي ھُرَیْرَۃَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا أُقِیْمَتِ الصَّلَاۃُ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ ثُمَّ ارْکَعْ.))

[۱۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحیٰ بن سعید (القطان) نے حدیث بیان کی، وہ عبیداللہ (بن عمر العمری) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے سعید (بن کیسان) المقبری نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (کیسان، ابوسعید المقبری) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر (اللہ اکبر) کہہ، پھر قراءت کر، پھر رکوع کر۔

(۱۱۳) تخریج: ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے لیکن اس متن کے ساتھ صرف یہیں ہے۔ صحیح بخاری (۱/۲۰۰، ۲۰۱ ح ۷۹۳) میں یہ روایت اسی سند کے ساتھ مطولاً موجود ہے۔لیکن وہاں ''اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ'' کے الفاظ ہیں۔

صحیح مسلم (۲/۱۱ ح ۴۵/ ۳۹۷) میں یہ روایت یحییٰ بن سعید القطان سے صحیح بخاری کی طرح موجود ہے۔.....شرح السنۃ للبغوی (۳/۱۰ ح ۵۵۴) میں رفاعہ بن رافع الزرقی رضی اللہ عنہ کی روایت میں آیا ہے کہ:

''إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ ثُمَّ ارْكَعْ'' جب نماز کی اقامت ہو جائے تو تکبیر کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ اور جو میسر ہو، پھر رکوع کر۔

حافظ البغوی نے فرمایا ''هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.''

فوائد: یہ روایت جزء القراءۃ کی روایتِ مذکورہ کا بہترین شاہد ہے۔ روایت مذکورہ سے معلوم ہوا کہ مقتدی بھی قراءت کرے گا اور روایتِ بغوی کا تعلق سری نمازوں سے ہے یعنی سری نمازوں میں فاتحہ کے علاوہ ما تیسر کی قراءت جائز و افضل ہے۔

۱۱۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: ((كَبِّرْ وَاقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۱۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ بن عمر (العمری) نے حدیث بیان کی، وہ سعید (بن ابی سعید المقبری) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تکبیر کہہ اور قرآن میں سے جو میسر ہو وہ پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۴) تخریج: ((صحیح)) یہ حدیث صحیح بخاری (۸/۱۶۹ ح ۶۶۶۷) میں اسحاق (بن منصور) کی سند سے مطولاً موجود ہے اور اسے ترمذی نے بھی اسحاق بن منصور سے مختصراً بیان کیا ہے۔ (۲۶۹۲) وَقَالَ: ''هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ'' یہ روایت امام مسلم (۲/۱۱

ح۴٦۲/ ۳۹۷) نے ابواسامہ کی سند سے بیان کی ہے۔

۱۱۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ.))

[۱۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن منصور) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن نمیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ (بن عمر) نے حدیث بیان کی، وہ سعید بن ابی سعید المقبری سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تکبیر کہہ، پھر قرآن میں سے جو میسر ہو پڑھ، پھر رکوع کر۔

(۱۱۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۸/ ٦۹ ح٦۲۵۱) میں اسحاق بن منصور کی سند سے مطولاً موجود ہے۔ اس میں سجدہ ثانیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:
"ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا" پھر سجدے سے اٹھ حتیٰ کہ اطمینان سے بیٹھ جائے۔

یہ روایت بالکل صحیح ہے۔ اس کے سارے راوی ثقہ ہیں۔ بعض راویوں کا اس جلوس کا حکم نقل نہ کرنا، روایت کے وہم کی دلیل نہیں۔ اسحاق بن منصور کی متابعت اسحاق بن راہویہ نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۱۲٦ و مسند اسحاق بن راہویہ) اس روایت کو سجدہ ثانیہ کے بجائے تشہد پر محمول کرنا تحریف فی المفہوم اور باطل ہے۔

۱۱٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ

[۱۱٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن سلام نے حدیث بیان

عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ الْحَنَفِيِّ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: لِي أَبِي: "صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ وَ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.﴾

کی، کہا: ہمیں یزید بن ہارون نے حدیث بیان کی، وہ (سعید بن ایاس) الجریری سے، وہ قیس بن عبایہ الحنفی سے، وہ عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے سے روایت کرتے ہیں، اس نے کہا: میرے ابا (عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ (سب) سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔

(۱۱۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سعید بن ایاس الجریری کی سند سے سنن الترمذی (۲۴۴) اور سنن ابن ماجہ (۸۱۵) میں مطولاً موجود ہے۔ جریری نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے اور عثمان بن غیاث نے اس کی متابعت کر دی ہے۔ دیکھئے سنن النسائی (۲/ ۱۳۵ ح ۹۰۹) ابن عبداللہ بن مغفل کا نام یزید ہے جیسا کہ مسند احمد (۴/ ۸۵ ح۱۶۹۰۹) میں صراحت ہے۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: "حَدِيْثٌ حَسَنٌ."

یزید بن عبداللہ بن مغفل کی توثیق امام ترمذی نے ''حسن'' کہہ کر کر دی ہے، لیکن نووی نے اسے رد کر دیا ہے۔ دیکھئے خلاصۃ الاحکام (۱/ ۳۶۹ ح ۱۱۳۹) اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ عدم جہر بالبسملہ کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔ اسے زیلعی حنفی نے بھی حسن قرار دیا ہے۔ (نصب الرایہ: ۱/۳۳۳) اور جزء القراءۃ کے متن کے ساتھ یہ روایت صحیح ہے، کیونکہ اس کے صحیح شواہد موجود ہیں۔

۱۱۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ [1] قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

[۱۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حفص بن [عمر] نے حدیث

[1] من المسند الجامع: ۱/ ۲۸۸ ح ۳۹۵، وجاء في الأصل ''حفص بن غياث'' وهو خطاء۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ (سب) سورۂ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۷) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے بھی شعبہ سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۱۱۸۔

فوائد: جزء القراءۃ کے اصل نسخے میں ''حدثنا حفص بن غیاث'' ہے جو کہ خطأ ہے۔ اس کی اصلاح المسند الجامع (۱/ ۳۸۸ ح ۳۹۵) سے کردی گئی ہے۔

۱۱۸ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۱۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن مرزوق نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ ابو بکر (الصدیق)، عمر (الفاروق) اور عثمان (بن عفان، ذوالنورین رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ (سب) سورۂ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۸) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم رحمہ اللہ علیہ نے شعبہ سے بیان کیا ہے (۲/ ۱۲

ح ۵۰/ ۳۹۹) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۷۔ اس حدیث کے دو ہی مفہوم ممکن ہیں۔

① رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اپنے اپنے دورِ امامت میں فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے لہٰذا معلوم ہوا کہ فاتحہ کی قراءت پر اتفاق ہے۔

② رسول اللہ ﷺ امام کی حیثیت سے اور ابوبکر، عمر و عثمان (رضی اللہ عنہم) آپ ﷺ کے مقتدیوں کی حیثیت سے نمازیں سورۂ فاتحہ سے شروع کرتے تھے۔ اس سے فاتحہ خلف الامام کا اثبات ہوتا ہے۔

۱۱۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ قَتَادَةُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَكَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۱۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن یوسف (البخاری، البیکندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمٰن بن عمرو) الاوزاعی نے حدیث بیان کی، کہا: میری طرف (نابینا) قتادہ (بن دعامہ) نے لکھ کر بھیجا۔ (قتادہ) نے کہا: مجھے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورۂ فاتحہ سے نماز شروع کرتے تھے۔

(۱۱۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۱۲/۲ ح ۵۲/ ۳۹۹) میں اوزاعی کی سند سے موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۸۔

۱۲۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

[۱۲۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

مِهْـرَانَ قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا الْـوَلِيْدُ قَالَ: حَـدَّثَـنَـا الْأَوْزَاعِـيُّ مِثْلَـهُ وَعَـنِ الْأَوْزَاعِـيِّ عَـنْ إِسْـحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَساً مِثْلَهُ.

کی، کہا: ہمیں محمد بن مہران نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ولید (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالرحمٰن بن عمرو) الاوزاعی نے اسی طرح حدیث بیان کی اور اوزاعی سے روایت ہے، انہوں نے اسحاق بن عبداللہ (بن ابی طلحہ) سے حدیث بیان کی، انہوں نے انس (رضی اللہ عنہ) سے سنا اور اسی (سابق حدیث کی) طرح حدیث بیان کی۔

(۱۲۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام مسلم (۱۲/۲ ح ۳۹۹/۵۲) نے محمد بن مہران سے دونوں سندوں کے ساتھ بیان کی ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۱۹۔

۱۲۱. حَـدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ سَعِيْـدِ بْـنِ أَبِـيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَّعُـمَـرَ وَعُثْـمَـانَ كَـانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۲۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، وہ سعید بن ابی عروبہ سے، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) نے انہیں حدیث بیان کی تھی کہ بے شک نبی ﷺ، ابو بکر، عمر اور عثمان (رضی اللہ عنہم) نماز سورۂ فاتحہ کے ساتھ شروع کرتے تھے۔

(۱۲۱) تخریج: ((صـحـیـح)) یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند سے مسند احمد (۱۰۱/۳،

۲۰۵،۲۵۵) میں موجود ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۰۔

۱۲۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ كَانُوْ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۲۲] ہمیں محمود (بن اسحٰق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسمٰعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ اور ثابت (بن اسلم البنانی) سے، وہ (دونوں) انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) سورۂ فاتحہ سے (نماز کی) قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۲) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل (۳/ ۱۶۸، ۲۰۳، ۲۸۶) نے حماد بن سلمہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ۱۱۷، ۱۲۱۔

۱۲۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: [1] حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَعَنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

[۱۲۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حجاج (بن منہال) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی اور حجاج (بن منہال) سے روایت ہے کہ ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔

---

[1] من ع۔

(۱۲۳) تحقیق: ((صحیح))

اصل نسخے سے بخاری اور حجاج کے درمیان ''حدثنا'' گر گیا ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کے نسخے اور المسند الجامع (۱/ ۲۸۹) سے کر دی گئی ہے۔

١٢٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۲۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعوانہ (الوضاح بن عبداللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سورۂ فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۲۴) تحقیق: ((صحیح)) اسے ترمذی (۲۴۶) اور نسائی (۲/ ۱۳۳ ح ۹۰۳) نے قتیبہ بن سعید سے بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی: ''حسن صحیح'' نیز دیکھئے ۱۱۷، ۱۲۳۔

١٢٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

[۱۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسلم (بن ابراہیم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشام (بن ابی عبداللہ الدستوائی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتادہ (بن دعامہ) نے حدیث بیان کی، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما)

سورۂ فاتحہ کے ساتھ (نماز کی) قراءت
شروع کرتے تھے۔

(۱۲۵) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداود (۷۸۲) اور دارمی (۱۲۴۳) نے مسلم بن ابراہیم سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷۔۱۲۴۔

فوائد: انس رضی اللہ عنہ فاتحہ خلف الامام کے قائل تھے۔ دیکھئے کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۱ ح ۲۳۱ والسنن الکبریٰ لہ: ۲/۱۷۰ وسندہ حسن، الکواکب الدریہ: ص ۷۳۔

١٢٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ بِالْحَمْدُ.

[۱۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حمید الطّویل نے حدیث بیان کی، وہ انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ نماز پڑھی ہے وہ سورۂ فاتحہ سے (نماز) شروع کرتے تھے۔

(۱۲۶) تخریج: ((صحیح)) نیز دیکھئے حدیث ۱۱۷، ۱۲۵۔

١٢٧. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

[۱۲۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب

(بن ابی تمیمہ السختیانی) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ سے، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی اور (راوی نے) اس طرح حدیث بیان کی۔

(۱۲۷) تخریج: ((صحیح)) اسے ابن ماجہ (۸۱۳) نسائی (۲/۱۳۳ح ۹۰۴) اور حمیدی (۱۲۰۹ بتحقیقی) نے سفیان بن عیینہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے ح ۱۱۷۔۱۲۶۔

فوائد: انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت مروی ہے کہ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا" (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۳۵ ح ۳۱۳) یہ روایت کئی لحاظ سے ضعیف و مردود ہے۔

① حسن بن علی بن شبیب المعمری مختلف فیہ راوی ہے اسے فضلک الرازی اور جعفر بن الجنید نے کذاب کہا۔ عبدان نے اس جرح کو حسد پر محمول کیا (لیکن حسد کی وجہ معلوم نہیں) موسیٰ بن ہارون نے جرح کی۔ دارقطنی نے صدوق کہا، عبداللہ بن احمد سے یہ ثابت نہیں کہ انہوں نے اسے "لَا يَتَعَمَّدُ الْكَذِبَ." کہا ہو۔ اس قول کا راوی ابن عقدہ الرافضی ساقط العدالۃ ہے۔ کما تقدم (حاشیہ حدیث ۳۸) روایت مذکورہ سے المعمری نے رجوع کر لیا تھا۔ دیکھئے لسان المیزان (۲/۲۲۴) المعمری کے اپنے رجوع کے بعد روایتِ مذکورہ کے مردود ہونے میں کیا شک ہے۔

② زہری مدلس ہیں اور یہ روایت معنعن ہے۔

③ حدیث "وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا" منسوخ ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث: ۲۶۳۔

۱۲۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ

[۱۲۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

الـرَّبِيْـعِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحَاقَ بْنُ حُسَيْـنٍ عَـنْ مَـالِكِ بْنِ دِيْنَـارٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَـلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ [1] فَكَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَ يَـقْرَءُ وْنَ ﴿مَالِكِ يَوْمِ الـدِّيْـنِ﴾ قَـالَ الْبُخَارِيُّ وَقَوْلُهُمْ يَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَ ةَ بِالْحَمْدُ أَبْيَنُ.

کی، کہا: ہمیں حسن بن ربیع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابواسحاق (حازم) بن حسین (البصری) نے حدیث بیان کی، وہ مالک بن دینار سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ وہ (سب) سورۂ فاتحہ کے ساتھ نماز شروع کرتے تھے اور ﴿مَـالِكِ يَـوْمِ الدِّيْنِ﴾ پڑھتے تھے۔ بخاری نے کہا: اوران (راویوں) کی بات ''سورۂ فاتحہ سے قراءت شروع کرتے تھے'' واضح (اورصاف ظاہر) ہے۔

(۱۲۸) تخریج: ((صحیح)) نیز دیکھئے ح ۱۱۷ تا ۱۲۷۔

۱۲۹. قَـالَ الْبُـخَـارِيُّ وَيُرْوٰى عَنْ أَبِيْ هُـرَيْـرَةَ رَضِـيَ اللّٰهُ عَـنْـهُ عَـنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

[۱۲۹] بخاری نے کہا: اورابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے۔ جسے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۲۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سنن ابن ماجہ (۸۱۴) میں ضعیف سند سے موجود ہے لیکن سابقہ شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ دیکھئے ح ۱۱۷، ۱۲۸۔

۱۳۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَـارِيُّ قَـالَ: أَنْبَـأَنَـا عَفَّانُ قَالَ:

[۱۳۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

[1] من۔ ع

حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَايَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ فَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوْا يَسْتَفْتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وہیب (بن خالد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سعید بن ایاس) الجریری نے حدیث بیان کی، وہ قیس بن عبایہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: مجھے عبداللہ بن مغفل (رضی اللہ عنہ) کے بیٹے نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے اپنے ابا (عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ) سے سنا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی ہے وہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ قراءت شروع کرتے تھے۔

(۱۳۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۱۱۶۔

فوائد: بعض الناس نے مصنف ابن ابی شیبہ (۴۷۸/۲ ح ۸۳۷۸) سے عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا قول "فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا" کے بارے میں نقل کیا ہے کہ "فی الصلوٰۃ"

اس روایت میں وکیع بن الجراح کا استاد ابوالمقدام (ہشام بن زیاد) متروک ہے۔ (تقریب التہذیب: ۷۲۹۲) یعنی یہ قول باطل اور غیر ثابت ہے۔ عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے یہ بات فرمائی ہی نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق (۱۳۹/۲ ح ۲۸۱۰) کی جس روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قراءت سے منع کرتے تھے۔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس کا راوی عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہے۔ اس نے اپنے ابا سے موضوع احادیث بیان کی تھیں۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۵ کا حاشیہ، دوسرے راوی موسیٰ بن عقبہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم کے دنیا سے رحلت فرمانے کے بعد پیدا

ہوئے تھے۔اتنی بڑی منقطع روایت کو اپنے دلائل میں پیش کرنا ان لوگوں کا کام ہے جو جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔دیکھئے حکایاتِ اولیاء:ص۳۹۰ حکایت نمبر۳۹۱ ولفظہ:''میں نے جھوٹ بولا'' معارف الاکابر:ص۲۶۰ نیز دیکھئے مکاتیب رشیدیہ:ص۱۰ وفضائل صدقات:حصہ دوم،ص۵۵۶

۱۳۱ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَمَعْقَلُ بْنُ مَالِكٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَايُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِماً.

[۱۳۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،کہا:ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی،کہا:ہمیں مسدد (بن مسرہد) اور موسیٰ بن اسماعیل اور معقل بن مالک (تینوں) نے حدیث بیان کی،انہوں نے کہا:ہمیں ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ الیشکری) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو امام کو حالتِ قیام میں نہ پالے۔

(۱۳۱) تخریج: ((حسن)) محمد بن اسحاق بن یسار نے آنے والی روایت میں سماع کی تصریح کردی ہے۔دیکھئے ح۱۳۲،محمد بن اسحاق کے حالات کے لیے دیکھئے حاشیہ حدیث:۹، مدرکِ رکوع کے لیے دیکھئے ح۲۳۹۔

۱۳۲ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا [ابْنُ ❶]

[۱۳۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی،کہا:ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی،کہا:ہمیں عبید بن یعیش نے حدیث

---

❶ من ھامش نسخۃ: ع

إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْأَعْرَجُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا يُجْزِئُكَ إِلَّا أَنْ تُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا قَبْلَ أَنْ يَرْكَعَ.

بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن بکیر) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن) اسحاق (بن یسار) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تیری رکعت اس وقت تک جائز نہیں ہوتی جب تک تو رکوع سے پہلے امام کو حالتِ قیام میں نہ پا لے۔

(۱۳۲) تحقیق: ((حسن)) اس روایت کی سند حسن ہے۔

فوائد: اصل میں اسحاق ہے جس کی اصلاح شیخ محترم عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔ بعض الناس نے بغیر کسی دلیل وحوالہ کے لکھ دیا ہے کہ ''اور اسحاق ضعیف ہے'' حالانکہ یہ بلا دلیل و بے حوالہ جرح سرے سے ہی مردود ہے۔

۱۳۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ قَالَ: أَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَا يَرْكَعُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ.

[۱۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی کہا: مجھے جعفر بن ربیعہ نے حدیث بیان کی، وہ عبدالرحمٰن بن ہرمز (الاعرج) سے بیان کرتے ہیں کہ ابوسعید (الخدری) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر تم میں سے کوئی بھی رکوع نہ کرے۔

(۱۳۳) تخریج: ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے۔ عبداللہ بن صالح کاتب اللیث سے جب امام بخاری اور حذاق (ماہر ترین) محدثین روایت کریں تو اس کی روایت صحیح ہوتی ہے۔ دیکھئے ہدی الساری مقدمہ فتح الباری: ص ۴۱۴ ترجمہ عبداللہ بن صالح۔

" فَمُقْتَضٰی ذٰلِکَ أَنَّ مَایَجِیْءُ مِنْ رِوَایَتِہٖ :عَنْ أَھْلِ الْحَذْقِ کَیَحْیَی بْنِ مَعِیْنٍ وَالْبُخَارِيِّ وَ أَبِيْ زُرْعَةَ وَأَبِيْ حَاتِمٍ فَھُوَمِنْ صَحِیْحِ حَدِیْثِہٖ وَمَا یَجِیْئُ مِنْ رِوَایَةِ الشُّیُوْخِ عَنْهُ فَیُتَوَقَّفُ فِیْهِ"

لہٰذا روایت مذکورہ میں کاتب اللیث پر ہر قسم کی جرح مردود ہے۔ اس روایت کی ایک دوسری سند پہلے گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۱۰۶۔

١٣٤. قَالَ: الْبُخَارِيُّ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ ذٰلِکَ وَقَالَ: عَلِيُّ بْنُ عَبْدُاللّٰهِ: إِنَّمَا أَجَازَ إِدْرَاکَ الرُّکُوْعِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِیْنَ لَمْ یَرَوُا الْقِرَاءَ ةَ خَلْفَ الْإِمَامِ ، مِنْھُمُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ ابْنُ عُمَرَ فَأَمَّا مَنْ رَأَی الْقِرَاءَ ةَ فَإِنَّ أَبَا ھُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِقْرَأْ بِھَا فِيْ نَفْسِکَ یَا فَارِسِيُّ وَقَالَ : لَا تَعْتَدَّ بِھَا حَتّٰی تُدْرِکَ الْإِمَامَ قَائِماً.

[۱۳۴] (امام) بخاری نے فرمایا کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) اس طرح فرماتی تھیں اور علی بن عبداللہ (بن جعفر المدینی) نے کہا: نبی ﷺ کے صحابہ میں سے جو قراءت خلف الامام کی فرضیت کے قائل نہیں تھے انہوں نے رکوع کی رکعت کو جائز قرار دیا ہے۔ ان میں سے (عبداللہ) بن مسعود، زید بن ثابت اور ابن عمر (رضی اللہ عنہم) ہیں لیکن جو قراءت کے قائل تھے (تو وہ اس رکعت کے قائل نہیں ہیں) بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے فارسی اپنے دل میں پڑھ اور فرمایا کہ امام کو حالتِ قیام میں پانے کے بغیر رکعت کو شمار نہ کر۔

(۱۳۴) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے: ح ۱۰۶۔

فوائد: ان صحابۂ کرام سے فاتحہ خلف الامام کی ممانعت با سند صحیح ثابت نہیں ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے اقوال کے لیے دیکھئے ح ۱۱، ۲۸۴۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۴۷۸ ح ۸۳۸۰) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا'' نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے ''رواه أبو خالد الأحمر عن الهجري عن أبي عياض عنه'' لیکن یہ سند ضعیف ہے۔ ابوخالد مدلس ہے۔ دیکھئے (ح ۲۶۷) یہ روایت معنعن ہے۔ ابراہیم بن مسلم الہجری ضعیف ہے! وقال فی التقریب ''لین الحدیث ، رفع موقوفات'' (۲۵۲)

اس آیت کریمہ کے بارے میں تفسیر قرطبی (۱/۱۲۱) میں لکھا ہوا ہے کہ ''فَاِنَّ الْمَقْصُوْدَ کَانَ الْمُشْرِکِیْنَ'' تفسیر رازی وتفسیر ماجدی (ص ۳۷۳) وتفسیر البحر المحیط اور تفسیر فوائد القرآن میں یہ صراحت ہے کہ اس آیت کے مخاطبین کفار ومشرکین ہیں (مسلمین نہیں) دیکھئے توضیح الکلام: ج ۲ ص ۲۱۸، دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ ''میرے نزدیک إذا قرئ القراٰن فاستمعوا له جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو، تبلیغ پر محمول ہے۔ اس جگہ قراءت فی الصلوٰۃ مراد نہیں۔ سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں'' (الکلام الحسن: ج ۲ ص ۲۱۲)

۱۳۵ . وَقَالَ مُوْسٰى: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنِ الْأَعْلَمِ وَهُوَ زِيَادٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ.))

[۱۳۵] اور موسیٰ (بن اسماعیل ابوسلمہ) نے کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ زیاد (بن حسان الباہلی) الاعلم سے، وہ حسن (البصری) سے، وہ ابوبکرہ (نفیع رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (نماز میں) پہنچے اور آپ رکوع میں تھے تو انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے (ہی) رکوع کر لیا۔ پس

انہوں نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص زیادہ کرے اور پھر ایسا نہ کرنا۔

(۱۳۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۱/ ۱۹۸، ۱۹۹ ح ۷۸۳) میں موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے موجود ہے۔ اس کی ایک ضعیف مطول سند آگے آ رہی ہے: ح ۱۹۵۔

١٣٦ . قَالَ الْبُخَارِيُّ: فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّعُوْدَ لِمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ وَلَيْسَ فِيْ جَوَابِهِ أَنَّهُ اِعْتَدَّ بِالرُّكُوْعِ عَنِ الْقِيَامِ وَالْقِيَامُ فَرْضٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة: ٢٣٨] وَقَالَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ [المآئدة: ٦]

[۱۳۶] بخاری نے کہا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ ایسا کام دوبارہ کرے جس سے نبی ﷺ نے منع کیا ہے اور آپ کے جواب میں یہ بات نہیں ہے کہ انہوں (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ) نے قیام کے بغیر ہی رکوع کو شمار کر لیا تھا اور (حالانکہ) کتاب وسنت سے قیام (کا) فرض (ہونا ثابت) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ'' اور (دوسری) جگہ فرمایا: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔''

(۱۳۶) تخریج: یہ امام بخاری کا قول ہے۔

١٣٧ . وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَائِماً فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا.))

۱۳۷:۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ، پس اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو (پھر) بیٹھ کر پڑھ۔

(۱۳۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مع سند صحیح بخاری (۲/ ۶۰ ح ۱۱۱۷) میں موجود ہے۔

١٣٨ . وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

[۱۳۸] اور ابراہیم نے عبدالرحمٰن بن اسحاق (المدنی) سے، اس نے (سعید بن ابی

أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مُعَارِضاً لِمَا رَوَى الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَلَيْسَ هٰذَا مِمَّنْ يُعْتَدُّ عَلٰى حِفْظِهٖ إِذَا خَالَفَ مَنْ لَيْسَ بِدُوْنِهٖ وَكَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ مِمَّنْ يُحْتَمَلُ فِيْ بَعْضٍ.

سعید) المقبری سے، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج کی ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت (دیکھئے ۱۳۱ تا ۱۳۳) کے مخالف (قول) بیان کیا ہے اور یہ (عبدالرحمٰن مذکور) ایسا شخص نہیں ہے کہ اس کے حافظے پر اعتماد کیا جائے (بشرطیکہ) جب اس کی مخالفت کرنے والا اس سے کمتر نہ ہو اور (یہ) عبدالرحمٰن بعض (روایتوں) میں قابلِ برداشت ہے۔

(۱۳۸) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت مجھے نہیں ملی۔ ابراہیم کا تعین معلوم نہیں ہے۔

۱۳۹ .وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ: سَأَلْتُ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَلَمْ يُحْمَدْ مَعَ أَنَّهُ لَا يُعْرَفُ لَهُ بِالْمَدِيْنَةِ تَلْمِيْذٌ إِلَّا أَنَّ مُوْسَى الزَّمَعِيَّ رَوٰى عَنْهُ أَشْيَاءَ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْهَا اِضْطِرَابٌ وَ رَوٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهَمَّهٗ لِلْأَذَانِ بِطُوْلِهٖ وَ رَوٰى هٰذَا عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ مِنْهُمْ يُوْنُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ

[۱۳۹] اسماعیل بن ابراہیم (عرف ابن علیہ) نے کہا: میں نے مدینے والوں سے عبدالرحمٰن (بن اسحاق) کے بارے میں پوچھا تو اس کی تعریف نہ کی گئی۔ ساتھ اس کے کہ مدینے میں موسیٰ (بن یعقوب) الزمعی کے علاوہ اس کا کوئی شاگرد معروف نہیں ہے، اس نے اس سے (کئی) چیزیں بیان کی ہیں جن میں (کافی) اضطراب ہے اور عبدالرحمٰن (مذکور) نے محمد بن مسلم بن عبیداللہ الزہری سے، انہوں نے سالم (بن عبداللہ بن عمر) سے، انہوں نے اپنے ابا (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کیا کہ

وَ إِنْ كَانَ مُرْسَلاً.

جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے اور اذان کا ارادہ کیا (راوی نے) لمبی حدیث بیان کی اور (حالانکہ) یہ روایت زہری کے بہت سے شاگردوں مثلاً یونس (بن یزید الایلی)، (محمد) بن اسحاق (بن یسار) نے (زہری) عن سعید عن عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی ہے اور یہی صحیح ہے۔ اگرچہ یہ روایت مرسل ہے۔

(۱۳۹) فوائد: عبدالرحمٰن بن اسحاق المدنی کے بارے میں صحیح یہ ہے کہ وہ حسن درجے کا راوی ہے۔ جبکہ عبدالرحمٰن بن اسحاق الواسطی الکوفی ضعیف ہے۔ تفصیل کے لیے تہذیب التہذیب وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ۸۰۔

١٤٠. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ يَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِتَّخِذُوْا نَاقُوْساً وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوْقاً فَقَالَ عُمَرُ: أَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ وَهٰذَا خِلَافُ مَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ رَوٰى أَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنِ

[۱۴۰] اور (عبدالملک بن عبدالعزیز) بن جریج نے کہا: مجھے نافع (مولیٰ ابن عمر) نے حدیث بیان کی ، وہ (عبداللہ) بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو اکٹھے ہو کر (وقت کے) اندازے سے نماز پڑھ لیتے تھے تو بعض (لوگوں) نے کہا: ناقوس (بجانا) مقرر کرلو۔ اور بعض نے کہا: سینگ بنالو۔ پھر عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تم کوئی آدمی مقرر کیوں نہیں کر لیتے جو نماز کے لیے منادی کرے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے منادی

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ" وَهٰذَا مُسْتَفِيْضٌ عَنْ مَالِكٍ وَّ مَعْمَرٍ وَّ يُوْنُسَ وَغَيْرِهِمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

کر (یعنی اذان دے)۔

عبدالرحمٰن (بن اسحاق) نے زہری عن سالم عن ابن عمر کی سند سے جو روایت بیان کی ہے۔ یہ (درج بالا) روایت اس کے خلاف ہے اور عبدالرحمٰن (مذکور) نے (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ کی سند سے روایت کیا کہ جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے اور یہ (حدیث) مالک (بن انس) معمر (بن راشد) اور یونس (بن یزید الأیلی) وغیرہم سے مشہور و متواتر ہے وہ (سب) زہری عن عطاء بن یزید (اللیثی) عن ابی سعید (الخدری) عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۴۰) تحقیق: ((صحیح)) ابن جریج والی روایت صحیح بخاری (۱/ ۱۵۷ ح ۶۰۴) وصحیح مسلم (۲/۲ ح ۱/ ۳۷۷) میں موجود ہے اور عبدالرحمٰن بن اسحاق عن الزہری عن سعید عن ابی ہریرۃ، والی روایت سنن ترمذی (۲۰۸ تعلیقاً) وسنن ابن ماجہ (۷۱۸) وعمل الیوم واللیلۃ للنسائی (۳۳) میں موجود ہے۔

امام مالک بن انس رحمہ اللہ والی روایت صحیح بخاری (۶۱۱) وصحیح مسلم (۱۰/۳۸۳) معمر بن راشد والی (مصنف عبدالرزاق: ۱/ ۴۷۷ ح ۱۸۴۲) اور یونس بن یزید والی روایت سنن الدارمی (۱۲۰۴) اور صحیح ابن خزیمہ (۴۱۱) میں موجود ہے۔

۱٤۱. وَرَوٰى خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

[۱۴۱] اور خالد (الطحان) نے عبدالرحمٰن

عَنِ الزُّهْرِيّ حَدِيْثًا فِيْ قَتْلِ الْوَزْغِ.

(بن اسحاق) عن الزہری کی سند سے چھپکلی کے مارنے کے بارے میں ایک حدیث بیان کی ہے۔

(۱۴۱) تخریج: یہ روایت مجھے دوسری کسی کتاب میں نہیں ملی۔ واللہ اعلم۔ نیز دیکھئے ح ۱۴۲۔
فوائد: ایک جاہل نے ''الوزغ'' کا ترجمہ ''سانڈھ'' لکھ دیا ہے حالانکہ الوزغ چھپکلی کو کہتے ہیں۔ دیکھئے القاموس الوحید (ص ۱۸۴۴)

۱۴۲. وَقَالَ أَبُو الْهَيْثَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيّ قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَغَيْرُ مَعْلُوْمٍ صَحِيْحُ حَدِيْثِهِ إِلَّا بِخَبَرٍ بَيِّنٍ قَالَ الْبُخَارِيُّ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ الْمَدِيْنِيَّ يَحْتَجُّ بِحَدِيْثِ ابْنِ إِسْحَاقَ وَقَالَ: عَلِيٌّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ [1] : مَارَأَيْتُ أَحَدًا يَتَّهِمُ ابْنَ إِسْحَاقَ.

[۱۴۲] اور ابوالہیثم نے عبدالرحمٰن (بن اسحاق) عن عمر بن سعید عن الزہری کی سند سے روایت کیا ہے۔
بخاری نے کہا: واضح خبر (یعنی تصریحِ سماع) کے بغیر اس (عبدالرحمٰن بن اسحاق) کی صحیح حدیث معلوم نہیں ہے۔
بخاری نے کہا: میں نے علی بن عبداللہ المدینی کو دیکھا وہ (محمد) بن اسحاق (بن یسار) کی حدیث کو حجت سمجھتے تھے اور علی (بن عبداللہ المدینی) نے (سفیان) ابن عیینہ سے روایت کیا کہ میں نے (محمد) بن اسحاق (بن یسار پر (کذب وغیرہ کی) تہمت لگانے والا کوئی (انسان) نہیں دیکھا۔

(۱۴۲) فوائد: سفیان بن عیینہ کا ابن اسحاق کے بارے میں قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۵۸ ح ۱۱۴) امام بخاری سے مطولاً مروی ہے۔ وھو فی التاریخ الکبیر للبخاری (۱/۴۰)

[1] من۔ ع

نیز دیکھئے یہی کتاب ح ۹۷۔

١٤٣ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ: قَالَ: قَالَ لِيْ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَتَلَقَّفُ الْمَغَازِيَّ مِنَ ابْنِ إِسْحَاقَ الْمَدَنِيِّ فِيمَا يُحَدِّثُهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ [1] قَتَادَةَ وَالَّذِيْ يُذْكَرُ عَنْ مَالِكٍ فِي ابْنِ إِسْحَاقَ لَا يَكَادُ يُبَيَّنُ وَكَانَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ مِنْ أَتْبَعِ، مَنْ رَأَيْنَا مَالِكاً أَخْرَجَ لِيْ كُتُبَ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمَغَازِيِّ وَغَيْرِهِمَا فَانْتَخَبْتُ مِنْهَا كَثِيراً.

[۱۴۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر نے بتایا ہمیں عمر بن عثمان (بن عمر بن موسیٰ بن عبید اللہ بن معمر القرشی التیمی ابوحفص المدنی) نے حدیث بیان کی، فرمایا: بے شک (محمد بن مسلم بن عبیداللہ) الزہری مغازی (محمد) بن اسحاق (بن یسار) المدنی سے لیتے تھے جو وہ عاصم بن عمر (بن) قتادہ سے لیتے تھے۔

اورابن اسحاق کے بارے میں (امام) مالک سے جو جرح مذکور ہے وہ واضح نہیں ہے اور ہم نے جو (علماء) دیکھے ہیں ان میں سے اسماعیل بن ابی اویس، (امام) مالک کی سب سے زیادہ اتباع (بالدلیل) کرنے والے تھے، انہوں نے میرے سامنے (محمد) ابن اسحاق کی کتابیں نکال کر رکھیں جو وہ اپنے ابا (اسحاق بن یسار) سے مغازی وغیرہ کے بارے میں بیان کرتے تھے تو میں نے ان میں سے بہت سی روایتوں کا انتخاب کیا۔ (اور لکھ لیا، یاد کرلیا)

---

[1] من۔ تہذیب الکمال ۱۳۱/۴

(۱۴۳) تخریج: ((صحیح)) اس قول کی سند صحیح ہے۔

فوائد: اصل میں ''عاصم بن عمر عن قتادہ'' ہے جس کی اصلاح تہذیب الکمال للمزی: ۱۴/ ۱۳۱ سے کر دی گئی ہے۔

۱٤٤ . وَقَالَ لِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ كَانَ عِنْدَ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ نَحْوَ مِنْ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفِ حَدِيْثٍ فِي الْأَحْكَامِ سِوَى الْمَغَازِيّ وَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَدِيْثاً فِيْ زَمَانِهِ وَلَوْ صَحَّ عَنْ مَالِكٍ تَنَاوُلَهُ مِن ابْنِ إِسْحَاقَ فَرُبَمَا تَكَلَّمَ الْإِنْسَانُ فَيَرْمِيْ صَاحِبَهُ بِشَيْءٍ وَّاحِدٍ وَّلَا يَتَّهِمُهُ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا.

[۱۴۴] اور مجھے ابراہیم بن حمزہ نے بتایا کہ ابراہیم بن سعد (بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف الزہری) کے پاس محمد بن اسحاق کی (بیان کردہ) تقریباً سترہ (۱۷) ہزار احادیث مغازی کے علاوہ، احکام میں تھیں اور اپنے زمانے میں ابراہیم بن سعد (مذکور) مدینہ والوں میں سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے تھے اور اگر مالک (بن انس) کی ابن اسحاق پر جرح (ان سے) ثابت ہو جائے تو بعض اوقات انسان ایک بات کرتا ہے پھر اپنے ساتھی پر ایک چیز میں تنقید کرتا ہے اور باقی تمام امور میں اس پر کوئی تہمت نہیں لگاتا۔

(۱۴۴) تخریج: ((صحیح)) اس روایت کا بعض حصہ کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۵۹ ح۱۱۴) میں منقول ہے۔

فوائد: ابراہیم بن حمزہ بن محمد الزبیری: صدوق ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۱۶۸)

۱٤٥ . وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُلَيْحٍ نَهَانِيْ مَالِكٌ عَنْ شَيْخَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ وَ قَدْ أَكْثَرَ

[۱۴۵] اور ابراہیم بن المنذر نے محمد بن فلیح (بن سلیمان) سے نقل کیا کہ مجھے (امام) مالک نے قریش کے دو استادوں سے

عَنْهُمَا فِي الْمُوَطَّا وَهُمَا مِمَّنْ يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِمَا، وَلَمْ يَنْجُ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ مِنْ كَلَامِ بَعْضِ النَّاسِ فِيْهِمْ نَحْوَمَا يُذْكَرُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ مِنْ كَلَامِهٖ فِي الشَّعْبِيِّ وَكَلَامُ الشَّعْبِيِّ فِيْ عِكْرِمَةَ وَفِيْمَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ وَتَأْوِيْلُ بَعْضِهِمْ فِي الْعَرْضِ وَالنَّفْسِ وَلَمْ يَلْتَفِتْ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيْ هٰذَا النَّحْوِ إِلَّا بِبَيَانٍ وَ حُجَّةٍ وَلَمْ يُسْقِطْ عَدَالَتَهُمْ إِلَّا بِبُرْهَانٍ ثَابِتٍ وَحُجَّةٍ وَالْكَلَامُ فِيْ هٰذَا كَثِيْرٌ.

(روایت کرنے میں) منع کیا اور (خود) موطا میں ان سے کثرت سے روایتیں لیں اور ان دونوں کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے۔ لوگوں میں سے بہت سے لوگ بعض دوسرے لوگوں کی جرح سے محفوظ نہیں رہے ہیں۔ جس طرح کہ ابراہیم (بن یزید النخعی) کی جرح (عامر بن شراحیل) الشعبی پر اور الشعبی کی جرح عکرمہ (مولیٰ ابن عباس رضی اللہ عنہ) کے بارے میں مذکور ہے اور بعض جروح کی تاویل یہ ہے کہ وہ نفسانی (غصے) وغیرہ پر محمول ہیں۔ علماء نے اس قسم کی جروح کی طرف واضح حجت کے بغیر کوئی توجہ نہیں دی اور مجروحین کی عدالت کو انہوں نے ثابت شدہ برہان اور حجت کے بغیر ساقط نہیں کیا اور اس سلسلے میں بہت زیادہ کلام (مروی) ہے۔

(۱۴۵) تخریج: ((حسن)) اس روایت کی عبارت کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۵۹، ۶۰ ح۱۱۴) میں مفہوماً منقول ہے۔

فوائد: محمد بن فلیح حسن درجے کا راوی اور موثق عند الجمہور ہے۔

بعض الناس نے لکھا ہے کہ ''مگر امام مالک نے محمد بن اسحاق سے ایک حدیث بھی موطا میں نہیں لی'' تو عرض ہے کہ امام مالک نے امام ابوحنیفہ سے کتنی حدیثیں موطا میں لی ہیں؟ کسی ایک کی تو نشاندہی فرمائیں۔ امام مالک کے علاوہ امام شافعی، امام احمد بن حنبل،

امام بخاری، امام مسلم، امام ابوداود، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور امام نسائی (السنن الصغریٰ) نے امام ابوحنیفہ سے جو روایات کی ہیں ان کی بھی نشاندہی فرمائیں۔ ساری کوشش کے بعد آپ صرف اتنا پائیں گے کہ علل الترمذی میں جابر الجعفی پر جناب ابوحنیفہ کی جرح منقول ہے۔ جس کا روایت حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور السنن الکبریٰ للنسائی میں ایک موقوف روایت بیانِ اختلاف وتعلیل کے لیے مذکور ہے۔ (ج۴ص۳۲۲،۳۲۳ح۷۳۴۱)

امام نسائی کی کتاب الضعفاء میں ''ن'' والا باب پڑھ لیں۔ شیشے کے گھروں میں بیٹھ کر دوسروں پر سنگ باری کا نتیجہ انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔!

١٤٦. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ يَعِيْشَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَقُوْلُ: مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَمِيْرُ الْمُحَدِّثِيْنَ لِحِفْظِهٖ وَ رَوٰى عَنْهُ الثَّوْرِيُّ وَابْنُ إِدْرِيْسَ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَّابْنُ عُلَيَّةَ وَ عَبْدُالْوَارِثِ وَابْنُ الْمُبَارَكِ وَ كَذٰلِكَ احْتَمَلَهٗ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ وَّ عَامَّةُ أَهْلِ الْعِلْمِ.

[۱۴۶] اور عبید بن یعیش نے کہا: ہمیں یونس بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے (امام) شعبہ (بن الحجاج) کو فرماتے ہوئے سنا کہ محمد بن اسحاق (بن یسار) اپنے حافظے کی وجہ سے امیر المحدثین ہے۔ اس سے (سفیان بن سعید) الثوری، (عبداللہ) بن ادریس، حماد بن زید، یزید بن زریع، (اسماعیل بن ابراہیم عرف) ابن علیہ، عبدالوارث (بن سعید) اور (عبداللہ) ابن المبارک (وغیرہم) نے روایت بیان کی ہے۔ اسے (امام) احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور عام اہل علم نے متحمل (یعنی حسن الحدیث) قرار دیا ہے۔

(۱۴۶) تحقیق: ((صحیح)) شعبہ کا یہ قول بلحاظ سند صحیح ہے اور التاریخ الکبیر للبخاری (۱/۴۰) میں بھی موجود ہے۔ اسے بیہقی نے کتاب القراءۃ میں امام بخاری سے نقل کیا ہے۔

(ص۵۹ ح۱۱۴)

۱۴۷. وَقَالَ لِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ: نَظَرْتُ فِيْ كِتَابِ ابْنِ إِسْحَاقَ فَمَا وَجَدْتُ عَلَيْهِ إِلَّا فِيْ حَدِيْثَيْنِ وَ يُمْكِنُ أَنْ يَّكُوْنَا صَحِيْحَيْنِ.

[۱۴۷] اور مجھے علی بن عبداللہ (بن جعفر المدینی) نے کہا: میں نے (محمد) ابن اسحاق کی کتاب میں (تنقیدی نظر سے) دیکھا ہے۔اس میں صرف دوحدیثیں (ہی) ایسی ہیں جو قابلِ اعتراض ہیں اور ممکن ہے کہ یہ دوبھی (محمد بن اسحاق کی تحدیث کے لحاظ سے) صحیح ہوں۔

(۱۴۷) تحقیق: ((صحیح)) یہ قول کتاب القراءۃ للبیہقی (ص۶۰ ح۱۱۴) میں امام بخاری سے منقول ہے۔ ان دونوں حدیثوں میں پہلی حدیث سنن ابی داوٗد (۱۱۱۹) اور سنن ترمذی (۵۲۶) میں بحوالہ محمد بن اسحاق موجود ہے۔ ابن اسحاق نے مسند احمد (۲/۱۳۵) میں سماع کی تصریح کردی ہے اور یحییٰ بن سعید الانصاری نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/۲۳۷) وقال الترمذی: ''حسن صحیح''، وصححہ ابن خزیمہ (۱۸۱۹) وابن حبان (موارد: ۵۷۱) والحاکم علی شرط مسلم (۱/۲۹۱) ووافقہ الذہبی، وسندہ حسن، دوسری روایت مسند احمد (۵/۱۹۴ ح۲۲۰۳۱) اور شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/۷۳) میں ہے۔ ابن اسحاق نے سماع کی تصریح کردی ہے اور یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۱۴۸. وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: إِنَّ الَّذِيْ يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَيْفَ يَدْخُلُ ابْنُ إِسْحَاقَ عَلٰى اِمْرَأَتِيْ؟ لَوْصَحَّ عَنْ هِشَامٍ جَازَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْهِ فَإِنَّ أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ يَرَوْنَ الْكِتَابَ جَائِزًا لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ

[۱۴۸] اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ بے شک ہشام بن عروہ سے جو مذکور ہے کہ ابن اسحاق میری بیوی کے پاس کس طرح جا سکتا تھا؟ اگر یہ ہشام تک (باسند صحیح) ثابت ہو جائے تو (جواب یہ ہے کہ یہ کہنا) جائز ہے کہ اس (ہشام کی بیوی) نے اسے (ابن

لِأَمِيْـرِ السَّـرِيَّةِ كِتَـابًـا وَقَـالَ : "لَا تَـقْرَأْهُ حَتّٰى تَبْلُغَ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا" فَلَمَّا بَلَغَ فَتَحَ الْكِتَابَ وَأَخْبَرَهُمْ بِمَا قَـالَ الـنَّبِيُّ ﷺ وَحَكَمَ بِذٰلِكَ وَ كَـذٰلِكَ الْـخُلَفَاءُ وَالْأَئِمَّةُ يَقْضُوْنَ كِتَـابَ بَعْضِهِمْ إِلٰى بَعْضٍ وَجَائِزٌ أَنْ يَّكُوْنَ سَمِعَ مِنْهَا وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَ هِشَامٌ لَمْ يَشْهَدْ.

اسحاق) کولکھ کر حدیثیں بھیج دی ہوں۔ کیونکہ اہل مدینہ کتابت کو جائز سمجھتے تھے۔ بے شک نبی ﷺ نے ایک امیر لشکر کو کتاب لکھ کر دی اور کہا اسے فلاں مکان تک پہنچنے سے پہلے نہ پڑھنا۔ جب وہ (امیر) اس مکان پر پہنچے تو کتاب مذکور کھولی اور (اسے پڑھ کر) انہیں نبی ﷺ کا حکم سنایا اس طرح خلفاء اور ائمہ بعض لوگوں کے بعض لوگوں کی طرف نوشتے پر فیصلہ دے دیتے تھے اور یہ (بھی) جائز ہے کہ اس (ابن اسحاق) نے پردے کے پیچھے سے ان (زوجۂ ہشام بن عروہ: فاطمہ بنت المنذر) سے سنا ہو اور (اس وقت) ہشام (بن عروہ) حاضر نہ ہوں۔

(۱۴۸) فوائد: بعض الناس نے محمد بن اسحاق بن یسار کے بارے میں لکھا ہے کہ "مگر صحیح بخاری میں خود اس سے ایک حدیث بھی نہیں لی۔"

عرض ہے کہ صحیح بخاری میں درج ذیل مقامات پر محمد بن اسحاق اور شواہد و متابعات میں اس کی روایات کی صراحت موجود ہے۔

ح ۱۴۶۸، ۱۷۷۴، ۱۸۳۸، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۵۲۵، ۲۷۰۹، ۲۷۱۸، ۳۱۴۰، ۳۸۵۶، ۴۲۵۹، ۴۹۳۱، ۵۵۲۷، ۵۹۳۴، ۵۹۹۲، ۶۷۹۸، ۷۱۲۶۔

وقبل ح ۲۱۹۲، ۲۹۹۰، ۳۹۴۹، ۴۰۲۸، ۴۰۸۶، ۴۱۳۸، ۴۳۵۸، ۴۳۶۶، ۴۹۳۱

یہ روایات مغازی میں بھی ہیں اور تفسیر واحکام میں بھی۔

صحیح مسلم میں ابن اسحاق کی روایتیں موجود ہیں۔ دیکھئے ح ۸/۷/۱۱۹۹ وترقیم دارالسلام: ۲۸۷۵، وح ۳۱/۳۰۴۳/۱۷، ترقیم دارالسلام: ۴۴۴۶۔ معلوم ہوا کہ بخاری ومسلم کے نزدیک محمد بن اسحاق ثقہ وصدوق ہیں۔ کذاب نہیں۔ ورنہ اپنی صحیحین میں شواہد و متابعات میں بھی ان کی روایت نہ لاتے۔

محمد بن طاہر المقدسی نے حماد بن سلمہ کے بارے میں کہا:

"بَلْ اِسْتَشْهَدَ بِهٖ فِيْ مَوَاضِعَ لِيُبَيِّنَ أَنَّهُ ثِقَةٌ" (بلکہ بخاری نے) کئی مقامات پر اس سے شواہد میں روایت لی ہے تاکہ وہ یہ بیان کر دیں کہ وہ (ان کے نزدیک) ثقہ ہیں۔ (شروط الائمۃ الستہ: ص ۱۸) معلوم ہوا کہ جس راوی سے بخاری (ومسلم) استشہاد کریں وہ ان کے نزدیک ثقہ وصدوق ہوتا ہے۔ اب یہ دیکھا جائے گا کہ جمہور محدثین نے اس راوی کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے؟ اگر جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا تو اس راوی کو ضعیف سمجھا جائے گا۔ مگر بخاری ومسلم میں شواہد ومتابعات کی وجہ سے اس کی تمام روایات کو صحیح ومقبول سمجھا جائے گا۔ والحمد للہ

۱٤۹ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أُمُّ الْقُرْاٰنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ.))

[۱۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمٰن) بن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید المقبری نے حدیث بیان کی، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ السبع المثانی اور قرآن عظیم ہے۔

(۱۴۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند ومتن کے ساتھ صحیح بخاری (۶/۱۰۲

ح۴۰۴۷) میں موجود ہے۔

۱۵۰ .قَالَ الْبُخَارِيُّ:وَالَّذِيْ زَادَ مَكْحُوْلٌ وَحَرَامُ ❶ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ رَجَاءُ ابْنُ حَيْوَةَ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ فَهُوَ تَبعَ لِمَا رَوَى الزُّهْرِيُّ لأَنَّ الزُّهْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ أَنَّ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهٰؤُلَاءِ لَمْ يَذْكُرُوْا أَنَّهُمْ سَمِعُوْا مِنْ مَحْمُوْدٍ .فَإِنِ احْتَجَّ مُحْتَجٌّ فَقَالَ:إِنَّ الَّذِيْ تَكَلَّمَ أَنْ لَّا يُعْتَدَّ بِالرُّكُوْعِ إِلَّا بَعْدَ قِرَاءَةٍ فَيَزْعَمُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ لَيْسُوْا مِنْ أَهْلِ النَّظْرِ، قِيْلَ لَهُ:إِنَّ بَعْضَ مُدَّعِي الْإِجْمَاعِ جَعَلُوْا اِتِّفَاقَهُمْ مَعَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الرِّضَاعَ إِلٰى حَوْلَيْنِ وَنِصْفٍ وَهٰذَا خِلَافُ نَصِّ كَلَامِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ﴾[البقرة:۲۳۳] وَيَزْعَمُ أَنَّ الْخِنْزِيْرَ الْبَرِيَّ لَابَأْسَ بِهٖ وَيَرَى السَّيْفَ عَلَى الْأُمَّةِ وَيَزْعَمُ أَنَّ أَمْرَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ مَخْلُوْقٌ فَلَايَرَى الصَّلَاةَ دِيْناً فَجَعَلْتُمْ هٰذَا وَأَشْبَاهَهُ

[۱۵۰] بخاری نے کہا اور مکحول (الشامی) حرام بن معاویہ اور رجاء بن حیوۃ عن محمود بن الربیع (رضی اللہ عنہ) عن عبادہ (بن الصامت رضی اللہ عنہ) کی سند سے جو الفاظ زیادہ بیان کئے ہیں وہ زہری کی روایت کے تابع ہیں۔ کیونکہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری نے کہا: ہمیں محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی کہ بے شک عبادہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نبی ﷺ سے خبر دی اور انہوں (مکحول، حرام اور رجاء) نے محمود (بن ربیع رضی اللہ عنہ) سے سننے کا ذکر نہیں کیا۔

اگر کوئی حجت باز یہ حجت پکڑے کہ جس نے یہ کلام کیا ہے کہ قراءت کے بغیر رکوع (والی رکعت) کا اعتبار نہیں ہے، تو اس کے زعم میں یہ (کلام کرنے والا) اہل نظر میں سے نہیں ہے۔ اسے کہا جاتا ہے کہ بعض مدعین اجماع نے اپنا اتفاق اس شخص کے ساتھ بنا رکھا ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ (مطلقہ پر بچے کو) دودھ پلانے کی مدت اڑھائی سال ہے۔ حالانکہ یہ بات اللہ کے کلام کے (سراسر) برخلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❶ من کتب الرجال

اِتِّفَاقًا وَالَّذِيْ يُعْتَمَدُ عَلٰى قَوْلِ الرَّسُوْلِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ أَنَّ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

جو شخص رضاعت پوری کرانا چاہتا ہو تو (اس کی مطلقہ بیوی) دو سال دودھ پلائے اور یہ شخص خنزیر کو حلال سمجھتا ہے اور مسلمانوں کے قتلِ عام کے جواز کا قائل ہے اور یہ دعویٰ رکھتا ہے کہ اللہ کا حکم (امر) پہلے اور بعد میں (سب) مخلوق ہے۔ یہ شخص نماز کو دین نہیں سمجھتا۔......تم لوگوں نے اس اور اس جیسے لوگوں کی بات کو اتفاق بنا دیا ہے اور قابل اعتماد تو قولِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۱۵۰) تخریج: ((حسن)) مکحول اور حرام بن حکیم کی روایت گزر چکی ہے۔ دیکھئے ح ۶۵۔

فوائد: خنزیر کو حلال قرار دینے والے کا نام معلوم نہیں ہے۔ اس سے مراد امام ابوحنیفہ نہیں ہیں کیونکہ یہ مروی ہے کہ وہ خنزیر بَرّی کو حرام سمجھتے تھے بلکہ خنزیر بحری (ڈولفن مچھلی) بھی ان کے نزدیک بقول دمیری (متوفی ۸۰۸ھ) حرام ہے۔ [دیکھئے حیوٰۃ الحیوان: ۱/ ۴۳۶]

امام شافعی ڈولفن مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ خنزیر بری کو حلال سمجھنے والا کوئی مجہول شخص ہے۔ تاہم یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ امام ابوحنیفہ مسلمانوں کے خلاف خروج کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ دیکھئے کتاب السنۃ لعبد اللہ بن احمد (۲۳۴ وسندہ صحیح)

حنفیوں کے معتمد علیہ قاضی ابو یوسف کہتے ہیں:

"أَوَّلُ مَنْ قَالَ الْقُرْاٰنُ مَخْلُوْقٌ أَبُوْحَنِيْفَةَ، يُرِيْدُ بِالْكُوْفَةِ" کوفہ میں سب سے پہلے قرآن کو مخلوق ابوحنیفہ نے کہا ہے۔ (المجروحین لابن حبان: ۳/ ۶۴، ۶۵ وسندہ صحیح إلی أبي یوسف ورواہ عبداللہ بن احمد فی السنۃ: ۲۳۶) (والخطیب فی تاریخ بغداد: ۱۳/ ۳۸۵ مِنْ طُرُقٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِيْ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ يُوْسُفَ بِهٖ وَانْظُرِ الْأَسَانِيْدَ

الْصَّحِيْحَةَ فِيْ أَخْبَارِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ، لِرَاقِمِ الْحُرُوْف، قلمی ص ۲۸)

١٥١ .وَمَا فَسَّرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَ أَبُوْ سَعِيْدٍ لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ، وَ أَهْلُ الصَّلَاةِ مُجْتَمِعُوْنَ فِيْ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ عَلٰى قِرَاءَةِ أُمِّ الْكِتَابِ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ فَهٰؤُلَاءِ أَوْلٰى بِالْإِثْبَاتِ مِمَّنْ أَبَاحُوْا أَعْرَاضَكُمْ وَالْأَنْفُسَ وَالْأَمْوَالَ وَغَيْرَهَا فَلْيُنْصِفِ الْمُسْتَحْسِنُ الْمُدَّعِيُّ الْعِلْمَ خَرَافَةً إِذَا نَسُوْهُمْ فِيْ إِجْمَاعِهِمْ بِانْفِرَادِهِمْ وَ يَنْفِي الْمُشْتَهِرِيْنَ بِالذَّنْبِ عَنِ الْعُلُوْمِ بِاسْتِقْبَاحِهِ وَ قِيْلَ: إِنَّهُ يُكَبِّرُ إِذَا جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ وَلَا يَلْتَفِتُ إِلٰى قِرَاءَةِ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ فَرْضٌ فَكَذٰلِكَ فُرِضَ الْقِرَاءَةُ لَا يَتَّبِعُ بِحَالِ الْإِمَامِ وَ إِنْ نَسِيَ صَلَاةَ الْعَصْرِ أَوْغَيْرَهَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى وَالْإِمَامُ فِيْ قِرَاءَةِ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَسْمَعْ إِلٰى قِرَاءَةِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ.

[۱۵۱] ابوہریرہ اور ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہما) نے جو تفسیر بیان کی ہے کہ فاتحہ پڑھے بغیر کسی کو بھی رکوع نہیں کرنا چاہیے اور مسلم ممالک میں (تمام) نماز پڑھنے والے، دن ہو یا رات سورۂ فاتحہ (نماز میں) پڑھنے پر متفق ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس اس (قرآن) میں سے جو میسر ہو پڑھو۔ تو یہ اثبات کے پڑھو۔ تو یہ اثبات کے زیادہ مستحق ہیں، ان کے بجائے جنہوں نے تمہاری عزتیں، جانیں اور اموال وغیرہ مباح قرار دے رکھے ہیں۔ پس انصاف کیجئے کہ جو مدعی علم (ان) خرافات کو اچھا سمجھتا ہے اور اپنی انفرادیت والے اجماع میں انہیں بھلا دیا ہے اور جو برے علوم کی وجہ سے گناہ میں مشہور ہے (کیا یہ اہل حق کے برابر ہوسکتا ہے) اور کہا جاتا ہے کہ جب وہ (نماز کے لیے) آتا ہے اور امام (جہری) قراءت کر رہا ہوتا ہے تو وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے اور امام کی قراءت کی طرف التفات نہیں کرتا، کیونکہ یہ (تکبیر) فرض ہے تو اسی طرح قراءت (فاتحہ) فرض ہے۔ وہ امام کے حال کا تابع

نہیں ہوگا اور اگر وہ عصر وغیرہ کی نماز بھول جائے اور سورج غروب ہو چکا ہو، پھر (یاد آنے پر) وہ نماز پڑھے اور امام مغرب کی قراءت کر رہا ہو تو اس کی نماز (عصر) پوری ہو جائے گی (اگرچہ) وہ امام کی قراءت (بغور) سن نہیں رہا تھا۔

(۱۵۱) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۰۶، ۱۳۳ [نیز دیکھئے ۱۳۲، ۱۳۱ وھو حسن]

۱۵۲. لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً أَوْنَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا.))

[۱۵۲] اس کی دلیل نبی ﷺ کی وہ حدیث ہے کہ جو شخص نماز بھول جائے یا سو یا رہ جائے تو جب اسے یاد آئے وہ یہ نماز پڑھ لے۔

(۱۵۲) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مع سند صحیح بخاری (۱/ ۱۵۵ ح ۵۹۷) وصحیح مسلم (۲/۱۴۲ ح ۳۱۴، ۳۱۶/ ۶۸۴) میں معمولی اختلاف کے ساتھ موجود ہے۔

۱۵۳. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَ ةٍ)) فَأَوْجَبَ الْأَمْرَيْنِ فِيْ كِلَيْهِمَا لَا يُدَعُ الْفَرْدُ بِحَالِ الْاِسْتِمَاعِ.

[۱۵۳] اور نبی ﷺ نے فرمایا: قراءت کے بغیر (کوئی) نماز نہیں ہوتی۔ تو (اللہ نے) دونوں کام فرض کئے ہیں۔ لہٰذا حالتِ استماع میں ان دونوں کاموں کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

(۱۵۳) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۱۰ ح ۴۲/ ۳۹۶) میں موجود ہے۔ اس کی بعض سندیں اسی کتاب میں گزر چکی ہیں۔ دیکھئے ح ۱۳، ۱۵۔

۱۵٤. فَإِنِ احْتَجَّ فَقَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ﴾ فَلَيْسَ

[۱۵۴] اگر کوئی شخص (یہ) حجت پکڑے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: پس کان لگا کر اسے

لِأَحَدٍ أَنْ يَّقْرَأَخَلْفَ الْإِمَامِ وَ نَفْيٰ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ قِيْلَ لَهُ : ذُكِرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ هٰذَا فِي الصَّلَاةِ ، إِذَا خَطَبَ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

سنو۔ لہٰذا کسی آدمی کو امام کے پیچھے نہیں پڑھنا چاہیے اور سکتاتِ امام کی نفی کرے تو اسے کہا جاتا ہے کہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) اور سعید بن جبیر سے مذکور ہے کہ یہ (آیت) نماز کے بارے میں ہے (اور) جب امام جمعہ کے دن خطبہ دے۔

(۱۵۴) ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کی تخریج کے لیے دیکھئے: ح ۱۷، سعید بن جبیر کا قول ابن جریر (۱۱۲/۱۹) میں ہے اس کے راوی مثنیٰ کے حالات نہیں ملے۔ نیز دیکھئے ح ۳۴، ۲۷۳۔

١٥٥ . وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةٍ)) وَنَهٰى عَنِ الْكَلَامِ.

[۱۵۵] اور نبی ﷺ نے فرمایا: قراءت کے بغیر نماز نہیں ہے اور آپ ﷺ نے (نماز میں) کلام کرنے سے منع کیا۔

(۱۵۵) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۵۳۔

فوائد: کلام سے ممانعت والی حدیث آگے آ رہی ہے: ۲۴۱۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ''وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ'' کے مفہوم میں ''یوم جمعہ'' کو بھی سمجھتے ہیں۔ (کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۰۸ ح ۲۵۳ وسندہ حسن)

مجاہد کا قول ''فی الصلوٰۃ والخطبۃ'' کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۱۰، ۱۱۱ ح ۲۶۳، ۲۶۶) میں قوی سند کے ساتھ ہے اور صحیح سند کے ساتھ آیا ہے کہ ''فی الخطبۃ یوم الجمعۃ.'' (ایضاً ص ۱۱۱ ح ۲۶۷، ۲۶۸)

قاری سعید الرحمٰن دیوبندی نے اپنے والد عبدالرحمٰن کاملپوری سے، اس نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی سے اس شخص کے بارے میں نقل کیا جو وہاں جمعہ پڑھتا ہے جہاں حنفیہ کی اکثر شرائط مفقود ہوتی ہیں تو:

''حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا: ایسے موقعہ پر فاتحہ

خلف الامام پڑھ لینا چاہیے تا کہ امام شافعی کے مذہب کے بنا پر نماز ہو جائے۔"
(تجلیات رحمانی:۲۳۳ طبع اول ۱۹۶۹ء)

۱۵۶. وَقَالَ: ((إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ: أَنْصِتْ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ)) ثُمَّ أَمَرَ مَنْ جَاءَ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَلِذٰلِكَ لَمْ يُخْطِئْ أَنْ يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

[۱۵۶] اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے ساتھی کو کہے کہ "چپ کر" تو تُو نے لغو (فضول) کام کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھے اس لیے وہ جب سورۂ فاتحہ پڑھے گا تو خطا کار نہیں ہوگا۔

(۱۵۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۱۰۳ ح ۲۲۸ بتحقیقی) واللفظ لہ اور صحیح مسلم (۳/۵ ح ۱۲/۸۵۱) میں موجود ہے۔

۱۵۷. ثُمَّ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ يَخْطُبُ سُلَيْكًا نِ الْغَطْفَانِيَّ حِيْنَ جَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

[۱۵۷] پھر نبی ﷺ نے سلیک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) کو، جب وہ آئے، دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دیا اور (حالانکہ) آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔

(۱۵۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت آگے آ رہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

۱۵۸. وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)) وَقَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ الْحَسَنُ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ.

[۱۵۸] اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام (جمعہ کا) خطبہ دے رہا ہو تو دو رکعتیں پڑھے اور یہ کام حسن (بصری) نے کیا ہے جبکہ امام خطبہ دے رہا تھا۔

(۱۵۸) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت آگے آ رہی ہے۔ ح ۱۶۱۔

فوائد: حسن بصری (تابعی) کا اثر مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۱۱۱ ح ۵۱۶۵) میں صحیح سند سے موجود ہے۔

قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: "حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ يَجِيْئُ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ" أزهر هو ابن سعيد السمان، انظر مصنف ابن أبي شيبة. (۱/ ۲۸ ح ۲۹۳) نیز دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۸/۱۰۱، ۳/ ۳۵)

۱۵۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ أَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ قَالَ: أَصَلَّيْتَ ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: صَلِّ وَكَانَ جَابِرٌ يُعْجِبُهُ إِذَا جَاءَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ أَنْ يُصَلِّيَهُمَا فِي الْمَسْجِدِ.

[۱۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن اسماعیل (التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن ابراہیم نے حدیث بیان کی، وہ ابوالزبیر (محمد بن مسلم بن تدرس) سے، وہ جابر (بن عبداللہ الانصاری) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں (راوی نے) کہا کہ ایک آدمی آیا اور امام خطبہ دے رہا تھا، (جابر رضی اللہ عنہ نے) کہا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو انھوں نے فرمایا: نماز (دو رکعتیں) پڑھ اور جابر (رضی اللہ عنہ) جب جمعہ کے دن آتے تو یہ دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔

(۱۵۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت یزید بن ابراہیم کی سند سے مسند احمد (۳/۳۶۳) میں اور ابوالزبیر المکی کی سند سے صحیح مسلم (۳/۱۴ ح ۵۸/ ۸۷۵) میں موجود ہے۔

فوائد: ابوالزبیر راوی مدلس ہے لیکن لیث بن سعد کی اس سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴/ ۳۷ ت ۸۱۶۹)

صحیح مسلم میں یہ روایت ''عن لیث عن أبی الزبیر ''مروی ہے۔لہٰذا سماع پر محمول ہے اور ابوالزبیر کی تدلیس کا اعتراض فضول و باطل ہے۔

یہ قول کہ جابر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن دو رکعتیں مسجد میں پڑھنا پسند کرتے تھے۔ با سند نہیں ملا۔ واللہ اعلم، لیکن مسند احمد (۳/ ۳۶۳ ح ۱۴۹۶۸) والی روایت ''وَکَانَ جَابِرٌ یَقُوْلُ: إِنْ صَلّٰی فِيْ بَیْتِهٖ یُعْجِبُهٗ إِذَا دَخَلَ أَنْ یُّصَلِّیَهُمَا ''اس کی زبردست تائید کرتی ہے لیکن ابوالزبیر کی روایت مذکورہ میں عنعنہ کی وجہ سے سند ضعیف ہے۔

١٦٠. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ یَخْطُبُ النَّاسَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ: ((أَصَلَّیْتَ؟)) قَالَ: لَا ، قَالَ: ((قُمْ فَارْکَعْ)).

[۱۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو النعمان (محمد بن الفضل السدوسی: عارم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن زید نے حدیث بیان کی، وہ عمرو بن دینار سے، وہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک آدمی آیا اور نبی ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھ پھر (دو رکعتیں) پڑھ۔

(۱۶۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/ ۱۵ ح ۹۳۰) میں موجود ہے۔ اسے امام مسلم (۳/ ۱۴ ح ۵۴/ ۸۷۵) نے حماد بن زید سے بیان کیا ہے۔

١٦١. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ

[۱۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ حَدِيثَ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ [ثُمَّ سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ بَعْدُ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ] [1] يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ "يَا سُلَيْكُ قُمْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ تَجَوَّزْ فِيهِمَا" ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَ الْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا.))

کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص (بن غیاث) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے ابو صالح (ذکوان) کو سلیک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) کی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، پھر اس کے بعد میں نے ابوسفیان (طلحہ بن نافع) کو کہتے ہوئے سنا کہ میں نے جابر (رضی اللہ عنہ) سے سنا کہ سلیک الغطفانی (رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن آئے اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو یہ بیٹھ گئے تھے۔ پس نبی ﷺ نے فرمایا: اے سلیک، اٹھ پس دو ہلکی رکعتیں پڑھ اور ان میں اختصار کر، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو ہلکی اور مختصر رکعتیں پڑھے (پھر بیٹھ جائے)۔

(۱۶۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن (یعنی عن عمر بن حفص بن غیاث الخ) کے ساتھ شرح معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۳۶۵) میں موجود ہے۔

اسے ابوداود نے حفص بن غیاث سے نحو المعنی روایت کیا ہے۔ (۱۱۱۶) جب کہ یہ روایت معانی الآثار میں بھی موجود ہے تو بعض الناس کا یہ کہنا کہ ''صرف اسی مجہول سند سے ہے'' غلط ہے۔

۱۶۲. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۱۶۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

---

[1] من ع۔

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَجَاءَ الْأَحْرَاسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَأَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَقُلْنَا لَهٗ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَدَعُهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَأَمَرَهٗ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ثُمَّ جَاءَ جُمُعَةً أُخْرٰى وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَنْ يُّصَدِّقُوْا عَلَيْهِ وَأَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن عجلان نے حدیث بیان کی، اس نے عیاض بن عبداللہ (بن سعد بن ابی سرح القرشی العامری المدنی) سے سنا کہ بے شک ابوسعید (الخدری) رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے اور مروان (بن الحکم الاموی) خطبہ دے رہا تھا۔ پس سپاہی آئے تاکہ (بزور) انہیں (ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ کو) بٹھائیں (اور دو رکعتیں نہ پڑھنے دیں) تو انہوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا حتیٰ کہ (دو رکعتیں) پڑھ لیں تو ہم نے انہیں کہا: آپ نے یہ کیوں کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں ان رکعتوں کو کس طرح چھوڑ سکتا ہوں؟ جب کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی آیا۔ پس آپ ﷺ نے اسے حکم دیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، پھر وہ دوسرے جمعہ آیا اور نبی ﷺ خطبہ دے

رہے تھے تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اسے صدقہ دیا جائے اور یہ (حکم دیا) کہ وہ دو رکعتیں پڑھے۔

(۱۶۲) تخریج: ((حســـن)) یہ روایت سنن ابی داوٗد (۱۶۷۵) سنن ترمذی (۵۱۱) سنن النسائی (۳/۱۰۶ ح ۲۵۳۷) اور سنن ابن ماجہ (۱۱۱۳) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے موجود ہے۔ وقال الترمذی ''حسن صحیح۔''

۱۶۳ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ حَنْطَبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لِرَجُلٍ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ ((فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

[۱۶۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں وہب (بن زمعہ المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالرحمٰن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے مطلب بن (عبداللہ بن) حنطب نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اس نے حدیث بیان کی، جس نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک آدمی کو، جو جمعہ کے دن (مسجد میں) داخل ہوا اور نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس آدمی سے کہا: پس دو رکعتیں پڑھ۔

(۱۶۳) تخریج: ((صـــحیـــح)) یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ مثلاً دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۲۔

فوائد: سلمان فارسی والی روایت '' ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ '' اس شخص سے متعلق

ہے جوامام سے پہلے مسجد میں موجود ہو۔ جو بعد میں حالتِ خطبہ میں آئے اس کے بارے میں یہ حدیث نہیں ہے۔ حدیث ''ثُمَّ يَنْصِتُ إِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ'' کے راوی ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ حالتِ خطبہ میں آنے کے بعد دو رکعتیں ضرور پڑھتے تھے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۲۔

قاضی عیاض نے بغیر کسی سند کے ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ خطبے کے وقت نماز سے منع کرتے تھے اور اس بے سند بات کو محمد یوسف بنوری نے سینے سے لگا لیا ہے۔ دیکھئے معارف السنن (۴/ ۳۶۷) ثعلبہ بن ابی مالک کی روایت (ابن ابی شیبہ: ۲/ ۱۱۱ ح ۵۱۷۳) میں یحییٰ بن سعید الانصاری کی روایت کے سیاق سے ظاہر ہے کہ وہ خروج امام للخطبہ سے پہلے ہی مسجد میں نمازیں پڑھتے رہتے تھے۔ مالکیوں کی غیر مستند کتاب المدونہ (۱/ ۱۳۸) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۱۱ ح ۵۱۶۷) میں ''سفيان عن أبي إسحاق عن الحارث عن علي'' مروی ہے کہ وہ خطبہ کے وقت نماز مکروہ سمجھتے تھے۔ یہ سند باطل ہے۔ حارث الأعور سخت ضعیف و متہم ہے۔ کما یأتی (حاشیہ ح ۲۴۲) اور سفیان الثوری و ابواسحاق السبیعی دونوں مدلس ہیں اور روایت معنعن ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۱۱۱ ح ۵۱۷۵) میں ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب روایت کی سند میں حجاج بن ارطاۃ ضعیف مدلس ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق: ۸۸۔

١٦٤ . قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَقَالَ عِدَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ: إِنَّ كُلَّ مَأْمُوْمٍ يَقْضِيْ فَرْضَ نَفْسِهِ وَالْقِيَامُ وَالْقِرَاءَةُ وَالرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ عِنْدَهُمْ فَرْضٌ فَلَا يَسْقُطُ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ عَنِ الْمَأْمُوْمِ وَكَذٰلِكَ الْقِرَاءَةُ فَرْضٌ فَلَا يَزُوْلُ فَرْضٌ عَنْ أَحَدٍ إِلَّا

[۱۶۴] بخاری نے کہا: اور کئی علماء نے کہا ہے کہ بے شک ہر مقتدی اپنے فرائض ادا کرے گا اور قیام، قراءت، رکوع اور سجود ان لوگوں کے نزدیک فرض ہیں۔ (ان کے نزدیک) رکوع، وسجود مقتدی سے ساقط نہیں ہوتے اور اسی طرح قراءت فرض ہے تو کتاب وسنت (کی واضح دلیل) کے بغیر کسی

بِكِتَابٍ أَوْسُنَّةٍ وَقَالَ[أَبُوْ] ❶ قَتَادَةَ وَ أَنَسٌ وَأَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ "إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا" فَمَنْ فَاتَهُ فَرْضُ الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ فَعَلَيْهِ إِتْمَامُهُ كَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ.

کا فرض دوسرے سے ساقط نہیں ہوسکتا۔

ابوقتادہ، انس (بن مالک) اور ابوہریرہ (رضی اللہ عنہم) نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ: ''جب تم نماز کے لیے آؤ تو جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو'' پس جس سے (فاتحہ کی) قراءت اور قیام کے فرض چھوٹ گئے تو وہ شخص نبی ﷺ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے انہیں پورا کرے۔

(۱۶۴) تخریج: ((صحیح)) ابوقتادہ، انس اور ابوہریرۃ رضی اللہ عنہم کی روایات علی الترتیب آگے آرہی ہیں۔ ح ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۹۔

١٦٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْنُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

[۱۶۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن عبدالرحمٰن النحوی، ابو معاویہ البصری) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے، بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے فرمایا: پس تم (نماز میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو

❶ من ع۔

جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۶۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند ومتن سے صحیح بخاری (۱/۱۶۳ح ۶۳۵) میں مطولاً موجود ہے۔ اسے مسلم (۲/۱۰۰، ۱۰۱ح ۱۵۵/۶۰۳) نے یحییٰ بن ابی کثیر سے مطولاً بیان کیا ہے۔

١٦٦ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَهُ)).

[۱۶۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل بن جعفر (بن ابی کثیر) نے حدیث بیان کی، وہ حمید (الطّویل) سے، وہ انس رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں (آپ ﷺ نے فرمایا) جو نماز کا حصہ پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر چکا ہے، اس کی قضا کرلے۔

(۱۶۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سنن ابی داؤد (۷۶۳) اور مسند احمد (۳/۱۰۶، ۱۸۸، ۲۲۹، ۲۴۳، ۲۵۲) میں مطولاً ومختصراً موجود ہے۔ اس کے متعدد شواہد ہیں۔

١٦٧ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)).

[۱۶۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث بن سعد) نے کہا: ہمیں عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید الطّویل سے، وہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم جو

پاؤ تو پڑھ لواور جوتم سے فوت ہو جائے تو وہ
پورا کرلو۔

(۱۶۷) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۱۶۶۔

۱۶۸. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا.

[۱۶۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ اسے اسی سند (عن حمید الطّویل عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں۔

(۱۶۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۶، ۱۶۷۔

۱۶۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَ أْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

[۱۶۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالیمان (الحکم بن نافع) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ (محمد بن مسلم بن عبیداللہ) الزہری سے روایت کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف) نے خبر دی کہ بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے تو اس کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ (بلکہ)

چلتے ہوئے (اس حال میں) آؤ کہ تمہارے اوپر سکون (چھایا ہوا) ہو۔ پس تم (نماز میں سے) جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔

(۱۶۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند ومتن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۹ح ۹۰۸ب) میں موجود ہے۔ اور اسے امام مسلم (۲/۱۰۱ح ۶۰۲) نے زہری کی سند سے بیان کیا ہے۔

۱۷۰ . حَـدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا.

[۱۷۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے میرے بھائی (ابوبکر عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے، وہ یحییٰ (بن سعید الانصاری) سے، وہ (محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن عبداللہ) بن شہاب (الزہری) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) نے خبر دی، بے شک ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ (حدیث) بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۰) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۶۹۔

۱۷۱ . حَـدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ: اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ

[۱۷۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن صالح: کاتب

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((مَا أَدْرَكْتُمْ فصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

اللیث) نے حدیث بیان کی: لیث (بن سعد) نے کہا: مجھے یزید بن (عبداللہ بن) الہاد نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ) ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے اسے پورا کرلو۔

(۱۷۱) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۹، ۱۷۰۔

۱۷۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَقِيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

[۱۷۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القعنبی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عقیل (بن خالد) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، بے شک انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جو پالو پڑھ لو اور تم سے جو فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۷۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۹، ۱۷۱۔

۱۷۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۱۷۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَقِيْلٌ بِهٰذَا.

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عقیل (بن خالد) نے یہ حدیث بیان کی. (یعنی حدیث سابق:۱۷۲)

(۱۷۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۹-۱۷۲۔

۱۷۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَقِيْلٍ بِهٰذَا.

[۱۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن بکیر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عقیل (بن خالد) نے یہ حدیث بیان کی، (یعنی حدیث سابق:۱۷۲)

(۱۷۴) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۹، ۱۷۳۔

۱۷۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: ((صَلُّوْا مَا أَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوْا مَاسَبَقْتُمْ.))

[۱۷۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سلیمان (بن کثیر) نے خبر دی۔ وہ (ابن شہاب) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم جو پاؤ وہ پڑھ لو اور جو تم سے

پہلے گزر جائے اس کی قضا کرلو۔

(۱۷۵) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۱۶۹۔۱۷۴۔

۱۷۶ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا)).

[۱۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں آدم (بن ابی ایاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمٰن) بن ابی ذئب نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری المسیب (دونوں سے) وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ تم جو پاؤ تو پڑھ لو اور تم سے جو فوت ہو جائے تو اس کی قضا ادا کرلو۔

(۱۷۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۶۴ ح۶۳۶ و ۲/۹ ح ۹۰۸) میں مطولاً موجود ہے اور امام مسلم نے اسے زہری سے بیان کیا ہے۔ (۲/۹۹ ح۶۰۲)

۱۷۷ . حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ

[۱۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سفیان) بن عیینہ نے خبر دی، وہ زہری سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان

فَاقْضُوْا.)) کرتے ہیں کہ تم (نماز سے) جو پاؤ تو (اسے) پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرلو۔

(۱۷۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت امام دارمی (۱۲۸٦) نے ابونعیم الفضل بن دکین سے بیان کررکھی ہے۔

۱۷۸ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوْا.))

[۱۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری نے حدیث بیان کی، وہ سعید بن المسیب سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ پس تم جو (نماز میں سے) پاؤ تو اسے پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اس کی قضا کرلو۔

(۱۷۸) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۹۹ ح ٦۰۲) میں سفیان بن عیینہ کی سند سے موجود ہے۔

۱۷۹ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ

[۱۷۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبیداللہ [1] نے حدیث بیان

[1] اصل میں اسی طرح لکھا ہوا ہے۔ غالباً یہاں عبداللہ (بن صالح کاتب اللیث) ہے۔ جو تصحیف سے عبیداللہ ہو گیا ہے۔ امام بخاری کے استادوں میں عبیداللہ (بن موسیٰ) کی ایک روایت اسی کتاب میں گزر چکی ہے۔ ح ۵۳۔ واللہ اعلم۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا.

کی، کہا: ہمیں لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید الایلی) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ (حدیث) بیان فرماتے ہوئے سنا ہے۔

(۱۷۹) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث: ۱۷۵۔

۱۸۰. وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ.

[۱۸۰] اور ابراہیم بن سعد نے زہری سے، انہوں نے سعید (بن المسیب) اور ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے بیان کیا۔

(۱۸۰) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/۹۹ ح ۶۰۲) میں ابراہیم بن سعد کی سند سے موجود ہے۔

۱۸۱. وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ.

[۱۸۱] اور عبدالرزاق (بن ہمام) نے معمر (بن راشد) سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید (بن المسیب) سے بیان کیا۔

(۱۸۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت عبدالرزاق کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۸) میں موجود ہے۔

۱۸۲. وَقَالَ: مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَحْدَهُ.

[۱۸۲] اور موسیٰ بن اعین نے معمر (بن راشد) سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) اکیلے سے (اس حدیث کو) بیان کیا ہے۔

(۱۸۲) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت معمر کی سند سے سنن الترمذی (۳۲۷) میں موجود ہے۔

۱۸۳ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ وَ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَاهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

[۱۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التنیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (امام) مالک (بن انس) نے خبر دی، وہ علاء بن عبدالرحمٰن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) اور اسحاق بن عبداللہ (مولیٰ زائدۃ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اسے خبر دی کہ انہوں (دونوں) نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پس تم جو پالو تو (وہ) پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۸۳) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/ ۶۸، ۶۹، ح ۱۴۷ بتحقیقی) میں موجود ہے۔ اسے احمد (۲/ ۴۶۰) نے امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

۱۸۴ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

[۱۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، پھر اس طرح کی حدیث بیان کی۔

(۱۸۴) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۱۸۳۔

۱۸۵ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِبْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَاأَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوْا.))

[۱۸۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، وہ عبدالعزیز بن محمد (الدراوردی) سے، وہ علاء بن عبدالرحمٰن (بن یعقوب) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جو پاؤ پڑھ لو اور جو تم سے فوت ہو جائے تو اسے پورا کرلو۔

(۱۸۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت علاء بن عبدالرحمٰن کی سند سے صحیح مسلم (۱۰۰/۲ ح۱۵۲/۶۰۲) میں مطولاً موجود ہے۔

۱۸۶ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَا فَاتَكَ.))

[۱۸۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں عمرو بن منصور (القداح القیسی البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو ہلال (محمد بن سلیم الراسبی) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن سیرین سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو (نماز میں سے) جو پالے پڑھ لے اور جو تجھ سے فوت ہو جائے اس کی قضا کرلے۔

۱۸۶) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم نے محمد بن سیرین کی سند سے بیان کیا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ دیکھئے ح ۱۸۹۔

۱۸۷ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَ فِيْ نُسْخَةٍ فِيْهَا سَمَاعُ الشَّيْخِ بَدَلَ هُشَيْمٍ إِبْرَاهِيْمُ/ عَنْ يُوْنُسَ وَ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا سَبَقَ بِهِ.))

[۱۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر) نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عبید) سے بیان کرتے ہیں اور (راوی نے کہا کہ) ایک نسخے میں جس پر (ہمارے) شیخ کا سماع (مکتوب) ہے۔ ہشیم کے بدلے ابراہیم عن یونس (بن عبید) و ہشام (بن حسان) ہے۔ یہ (یونس اور ہشام دونوں) محمد (بن سیرین) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے آگے گزر جائے اس کی قضا کرلے۔

(۱۸۷) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۸۹، حدیث سابق: ۱۸۶۔

۱۸۸ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ

[۱۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں

النَّبِيِّ ﷺ ((فَلْيُصَلِّ مَا أَدْرَكَ وَلْيَقْضِ مَا فَاتَهُ.))

حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (بن ابی تمیمہ السختیانی) سے، وہ محمد (بن سیرین) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے فوت ہوجائے وہ اس کی قضا کرلے۔

(۱۸۸) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے ح۱۸۶، ۱۸۹۔

۱۸۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ [حَدَّثَ] [1] فُضَيْلُ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ! ((فَمَا أَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ وَمَا سَبَقَهُ فَلْيَقْضِ.))

[۱۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں فضیل بن عیاض نے حدیث بیان کی، وہ ہشام (بن حسان) سے، وہ (محمد) بن سیرین سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس جو تو پائے تو وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے اس کی قضا کرلے۔

(۱۸۹) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۱۰۰ ح۱۵۴/۶۰۲) نے فضیل بن عیاض کی سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد: جزء القراءۃ کی اصل میں ''حدثنا فضیل بن عیاض '' لکھا ہوا ہے جو کہ غلط ہے۔ فضیل مذکور امام بخاری کی ولادت سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ صحیح یہ ہے کہ یہاں ''حدث'' فضیل بن عیاض'' ہے۔ یعنی یہ روایت معلق ہے۔ اسے امام مسلم نے سنداً بیان کر دیا ہے۔

---

[1] فی الأصل حدثنا، وھو خطاء۔

١٩٠ . وَ رَوَاهُ سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَمَا أَدْرَكَ فَلْيُصَلِّ وَمَا سَبَقَهُ فَلْيَقْضِ.))

[١٩٠] اور سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ (بن دعامہ) سے، انہوں نے ابو رافع (نفیع البصری الصائغ) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: پس جو پائے وہ پڑھ لے اور جو اس سے پہلے گزر جائے تو اس کی قضا کر لے۔

(١٩٠) تخریج: ((صحیح)) سعید بن ابی عروبہ کی روایت مسند احمد (٢/٤٨٩) میں ہے اور قتادہ کی متابعت تامہ حسن بصری نے کر رکھی ہے۔ دیکھئے صحیح ابن خزیمہ (١٦٤٦)

١٩١ . قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَاحْتَجَّ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ بِحَدِيْثِ أُبَيٍّ فِي الْقِرَاءَةِ وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ بِالْفَتْحِ عَلَى الْإِمَامِ بَأْساً.

[١٩١] بخاری نے کہا اور سلیمان بن حرب نے قراءت (خلف الامام) کے بارے میں ابی (بن کعب رضی اللہ عنہ) کی حدیث سے حجت پکڑی ہے۔ (جس میں امام کو لقمہ دینے کا ذکر ہے) اور (عبداللہ) ابن عمر (رضی اللہ عنہما) امام کو لقمہ دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

(١٩١) تخریج: ((صحیح)) ابی بن کعب رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کے متصل بعد آ رہی ہے۔ (ح ١٩٢) اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اثر مصنف عبدالرزاق (٢/١٤٢ ح ٢٨٢٦، ٢٨٢٧) اور مصنف ابن ابی شیبہ (٢/٣٧ ح ٤٨٠٢) میں ہے اور صحیح ہے۔ نیز دیکھئے فوائد ح: ١٩٤

١٩٢ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْجَارُوْدِ ابْنِ أَبِيْ سَبْرَةَ عَنْ أُبَيِّ بْنِ

[١٩٢] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ)

كَعْبٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّاسِ فَتَرَكَ آيَةً فَلَمَّا قَضَىٰ صَلَاتَهُ قَالَ: ((أَيُّكُمْ أَخَذَ عَلَيَّ شَيْئًا مِّنْ قِرَاءَتِي؟)) قَالَ: أُبَيٌّ أَنَا، تَرَكْتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ إِنْ كَانَ أَخَذَهَا أَحَدٌ عَلَيَّ، كَانَ هُوَ)).

نے حدیث بیان کی، وہ ثابت (بن اسلم البنانی) سے، وہ جارود بن ابی سبرہ سے، وہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے (بھولنے کی وجہ سے) ایک آیت چھوڑ دی (یعنی نہیں پڑھی) پھر آپ ﷺ نے جب اپنی نماز پوری کی تو فرمایا: تم میں سے کسی نے میری قراءت میں سے کوئی چیز (یعنی غلطی) پکڑی ہے۔ اُبی (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے (لقمہ دینے کے لیے پڑھا تھا) آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم تھا کہ قراءت میں جس نے میری غلطی پکڑی ہے وہ وہی (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) ہے۔

(۱۹۲) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل، عبداللہ بن احمد بن حنبل (۱۴۲/۵) اور عبد بن حمید (المسند: ح ۱۷۴) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۹۳. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ أَبْزَىٰ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ: ((أَفِي

[۱۹۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ

الْقَوْمِ أُبَيٌّ؟)) فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ أَنُسِخَتْ آيَةُ كَذَا وَكَذَا أَمْ نَسِيْتَهَا؟ فَضَحِكَ فَقَالَ: ((بَلْ نَسِيْتُهَا.))

(بن کہیل) سے، وہ ذر (بن عبداللہ المرہبی) سے، وہ (سعید بن عبدالرحمٰن) ابن ابزی سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن ابزی) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی تو ایک آیت (بھول کر) چھوڑ دی۔ پھر فرمایا: کیا لوگوں میں ابی (بن کعب) ہیں؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ ﷺ! کیا فلاں آیت منسوخ ہو گئی ہے یا آپ ﷺ اسے بھول گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا: بلکہ میں بھول گیا ہوں۔

(۱۹۳) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد (۳/ ۴۰۷) اور نسائی (فضائل الصحابۃ: ح ۱۳۶) نے سفیان الثوری کی سند سے روایت کیا ہے۔ سفیان نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

فوائد: یہی روایت عبداللہ بن احمد (۱۲۳/۵) اور ابن خزیمہ (۱۶۴۷) نے سفیان الثوری: حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ ذِرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کی ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔

١٩٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ الْكَاهِلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ مُسَوَّرُ [1] بْنُ

[۱۹۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عبدالوہاب ابن (الحجبی البصری) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مروان بن معاویہ (الفزاری) نے

[1] من . ع وجاء في الأصل : منصور بن يزيد

يَـزِيْـدَ الْكَاهِلِيُّ الْأَسَدِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ: شَهِـدْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً مِـنَ الْقُرْاٰنِ يَقْرَؤُهَا فَقِيْلَ لَهُ: آيَةَ كَـذَا وَكَـذَا تَـرَكْتَهَـا فَقَـالَ: ((فَهَلَّا ذَكَرْتُمُوْنِيْهَا إِذًا.))

حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن کثیر الکاہلی نے خبر دی، کہا: مجھے مسور بن یزید الکاہلی الاسدی رضی اللہ عنہ نے خبر دی: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھتے پڑھتے ایک آیت چھوڑ دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا: آپ نے فلاں فلاں آیت چھوڑ دی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس تم نے مجھے اسی وقت کیوں نہ یاد کرادیا تھا؟ (التاریخ الکبیر ۸/ ۴۱۰ نحوالمعنیٰ)

(۱۹۴) تخریج: ((حسن)) یہ روایت ابوداؤد (۹۰۷) عبداللہ بن احمد بن حنبل (۴/ ۷۴) اور ابن خزیمہ (۱۶۴۸) نے مروان بن معاویہ الفزاری کی سند سے بیان کی ہے، اسے ابن حبان (موارد: ۳۷۸، ۳۷۹) نے صحیح قرار دیا ہے۔ (یحییٰ بن کثیر وثقہ ابن خزیمۃ وابن حبان)

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہری نماز میں امام کو لقمہ دینا جائز ہے۔ جس طرح لقمہ دینا انصات کے حکم کے منافی نہیں ہے اسی طرح سورۂ فاتحہ سراً پڑھنا بھی انصات کے حکم کے منافی نہیں ہے۔

۱۹۵ . حَـدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ مِـرْدَاسٍ أَبُـوْ عَبْـدِاللّٰـهِ الْأَنْصَـارِيُّ قَـالَ: حَـدَّثَـنَـا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عِيْسٰى أَبُوْخَلْفٍ الْـخَـزَّازُ عَـنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِـي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ الـنَّبِـيَّ ﷺ صَـلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ

[۱۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مرداس (ابوعبداللہ الانصاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن عیسیٰ ابوخلف الخزاز نے حدیث بیان کی، وہ یونس (بن عبید) سے، وہ حسن (بصری) سے، وہ ابوبکرہ (نفیع بن الحارث

فَسَمِعَ نَفَسًا شَدِيْدًا أَوبَهْرًا مِّنْ خَلْفِهٖ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَقَالَ: لِأَبِيْ بَكْرَةَ أَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا النَّفَسِ؟ قَالَ: نَعَمْ جَعَلَنِيَ اللّٰهُ فِدَاكَ خَشِيْتُ أَنْ تَفُوْتَنِيْ رَكْعَةٌ مَعَكَ فَأَسْرَعْتُ الْمَشْيَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصاً وَلَا تَعُدْ صَلِّ مَا أَدْرَكْتَ وَاقْضِ مَاسَبَقَ.))

بن کلدہ) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور اپنے پیچھے (کسی آدمی کے) شدید سانسوں یا ہانپنے کی آواز سنی۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی (تو) ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کہا (تیز تیز) سانس لینے والے تم ہو؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، اللہ مجھے آپ ﷺ پر قربان کرے مجھے یہ ڈر تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھ میری رکعت فوت ہو جائے گی، پس اس لیے میں تیز تیز چل کر آیا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری حرص زیادہ کرے۔ آئندہ ایسا نہ کرنا جو ملے پڑھ لو اور جو پہلے گزر چکا ہوا سے قضا (یعنی پورا) کرلو۔

(۱۹۵) تخریج: ((ضعیف)) اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوخلف عبداللہ بن عیسیٰ الخزاز ضعیف راوی ہے (تقریب التہذیب: ۳۵۲۴) نیز دیکھئے عام کتب اسماء الرجال۔

یہ روایت مختصر متن اور صحیح سند کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے۔ ح ۱۳۵، اور وہی صحیح ہے۔ ابوخلف والی روایت کا متن منکر ہے۔

۱۹۶ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌقَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ

[۱۹۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسماعیل (بن

قَـالَ: كُـنَّا عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ فَقِيْلَ هَلْ أَمَّ الـنَّبِـيَّ ﷺ أَحَـدٌ غَيْـرَ أَبِيْ بَكْـرٍ؟ قَـالَ: كُـنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ ثُمَّ رَكِبْـنَـا فَـأَدْرَكْنَا النَّاسَ وَقَدْ أُقِيْمَتْ فَتَـقَـدَّمَ عَبْـدُالـرَّحْـمٰـنِ بْنُ عَوْفٍ وَ صَـلّٰـى بِهِـمْ رَكْـعَةً وَهُمْ فِي الثَّـانِيَةِ فَـذَهَبْـتُ أُوْذِنُــهُ فَـنَهَــانِيْ فَصَلَّيْنَـا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَنَا.

ابراہیم عرف ابن علیہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب (بن ابی تمیمہ السختیانی) نے خبر دی [وہ محمد بن سیرین سے] وہ عمرو بن وہب الثقفی سے بیان کرتے ہیں کہ ہم مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) کے پاس تھے کہ کہا گیا کیا نبی ﷺ نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ پھر ہم سوار ہوئے اور لوگوں تک پہنچ گئے اور (نماز کی) اقامت ہو چکی تھی تو عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) آگے ہوئے (اور امام بن کر) لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، لوگ دوسری رکعت میں تھے (جب ہم اور رسول اللہ ﷺ پہنچے) میں انہیں (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) کو بتانے لگا تھا مگر آپ ﷺ نے مجھے منع کیا۔ تو ہم نے جو رکعت پائی پڑھ لی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی اسے پورا کر لیا۔

(۱۹۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت احمد (۴/۲۴۴، ۲۴۹) نسائی (السنن الکبریٰ: ۱۶۶) اور ابن خزیمہ (۱۰۶۴) نے إِسْـمَـاعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَـنْ عَـمْـرِو بْـنِ وَهْبٍ کی سند سے بیان کی ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ السنن الصغریٰ للنسائی (المجتبیٰ: ۱/ ۷۷ ح ۱۰۹) میں اس کی دوسری سند ابن سیرین سے موجود ہے. وَهُـوَ حَدِيْثٌ

صَحِيْحٌ وَلَهُ شَاهِدٌ فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ ح: ٢٧٤ بَعْدَ ح٤٢١

١٩٧. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا.))

[١٩٧] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن المبارک) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن (میسرہ) ابی حفصہ (البصری) نے خبر دی، وہ (محمد بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے، عصر کی ایک رکعت پا لے تو اس نے (نماز پالی)

(١٩٧) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (١٠٣/٢ ح١٦٤/ ٦٠٩) میں زہری کی سند سے مختصراً موجود ہے۔

١٩٨. قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ رَوَاهُ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَ بُسْرُ [1] بْنُ سَعِيْدٍ وَأَبُوْ صَالِحٍ وَالْأَعْرَجُ وَ أَبُوْ رَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[١٩٨] بخاری نے کہا: اس (محمد بن ابی حفصہ) کی متابعت معمر (بن راشد) نے زہری سے کر رکھی ہے اور یہ روایت عطاء بن یسار، (بسر) بن سعید، ابوصالح (ذکوان) (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج، ابورافع (نفیع)، محمد بن ابراہیم اور (عبداللہ) بن

[1] من۔ ع۔

عباس (رضی اللہ عنہما) نے عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے کر رکھی ہے۔

(۱۹۸) تخریج: ((صحیح)) معمر والی روایت صحیح مسلم میں ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۱۹۷۔ دیگر روایات کی تخریج مختصراً درج ذیل ہے:

عطاء بن یسار: بخاری ۱/۱۵۱ ح ۵۷۹ و مسلم ۲/۱۰۲ ح ۱۶۳/ ۶۰۸۔ بسر بن سعید: بخاری ح ۵۷۹ و مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے حوالہ سابقہ۔، ابو صالح: احمد ۲/ ۴۵۹ و ابن خزیمہ ۹۸۵۔ الاعرج: بخاری ح ۵۷۹ و مسلم ح ۶۰۸ دیکھئے عطاء بن یسار مع التخریج۔ ابو رافع: احمد ۲/ ۲۳۶، ۴۹۰ والنسائی فی الکبریٰ ح ۳۸۹۔ محمد بن ابراہیم: لم اجدہ (یہ روایت مجھے نہیں ملی) ابن عباس: مسلم ۲/۱۰۳ ح ۱۶۵/ ۶۰۸۔

۱۹۹ . حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ [1] سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ)).

[۱۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی کہا ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شیبان (بن عبدالرحمٰن النحوی) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز عصر میں سے ایک رکعت پا لے اس سے پہلے کہ سورج غروب ہو جائے تو اسے اپنی نماز پوری کرنی چاہیے۔

(۱۹۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/ ۱۴۶ ۱۴

[1] من ع۔

ح ۵۵٦٢) میں مطولاً موجود ہے۔

۲۰۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَ يُرْوٰى عَنْ عَلْقَمَةَ وَ نَحْوِهٖ إِنْ قَرَأَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَمْ يَقْرَأْ فِي الْأُوْلَيَيْنِ أَجْزَأَهٗ وَ يُرْوٰى أَيْضاً عَنْهُمْ أَنَّهُمْ مَحَوْا فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنَ الْمُصْحَفِ، هٰذَا وَلَا اخْتِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الصَّلَاةِ أَنَّ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَحَقُّ أَنْ تُتَّبَعَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ)).

[۲۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: علقمہ وغیرہ سے مروی ہے کہ اگر آخری دو رکعتوں میں پڑھے اور پہلی دو رکعتوں میں نہ پڑھے تو نماز جائز ہے اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ انھوں نے (اپنے) قرآن (کے نسخے) سے سورۂ فاتحہ کو مٹا دیا تھا اور اس بات میں نماز پڑھنے والوں (یعنی مسلمانوں) کا کوئی اختلاف نہیں ہے کہ سورۂ فاتحہ قرآن میں سے ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ ہی السبع المثانی ہے۔

(۲۰۰) تخریج: ((ضعیف)) علقمہ تابعی، علی رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، ابن الاسود تابعی (رحمہم اللہ) کے آثار ضعیف سندوں سے پہلے گزر چکے ہیں۔ (دیکھئے حاشیہ حدیث نمبر۲۰)......لہٰذا ''بعض الناس'' کا انہیں ''صحیح سندیں'' قرار دینا غلط ہے۔

فوائد: ① فاتحہ کو قرآن مجید سے مٹانے والی بات کسی معتمد علیہ عالم سے نہیں ملی۔ امام بخاری کے دور کے کسی مجہول جہمی یا رافضی نے یہ کام کیا ہوگا۔ واللہ اعلم۔

② ''فَاتِحَةُ الْكِتَابِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ'' والی روایت صحیح بخاری (٦/۲۰ ح ۴۴۷۴، ٦/۷۷ ح ۴٦۴۷، ٦/۲۳۰، ۲۳۱ ح ۵۰۰٦) میں موجود ہے۔

٢٠١. قَالَ الْبُخَارِيُّ: إِنِ اعْتَلَّ مُعْتَلٌّ فَقَالَ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) وَلَمْ يَقُلْ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قِيْلَ لَهُ: قَدْ بَيَّنَ حِيْنَ قَالَ اِقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ [ثُمَّ ارْفَعْ] [1] ثُمَّ اسْجُدْ ثُمَّ ارْفَعْ فَإِنَّكَ إِنْ أَتْمَمْتَ صَلَاتَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ تَمَّتْ وَ إِلَّا كَأَنَّمَا تُنْقِصُهُ مِنْ صَلَاتِكَ.

فَبَيَّنَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قِرَاءَةً وَ رُكُوْعاً وَسُجُوْدًا وَأَمَرَهُ أَنْ يُتِمَّ صَلَاتَهُ عَلٰى مَا بَيَّنَ لَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُفَسِّرٌ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا لَا لِرَكْعَةٍ دُوْنَ رَكْعَةٍ.

[٢٠١] بخاری نے کہا: اگر کوئی شخص یہ علت پیش کرتے ہوئے کہے کہ نبی ﷺ نے صرف یہ کہا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ ہر رکعت نہیں ہوتی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کا بیان واضح کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑھ پھر رکوع کر، پھر سجدہ کر، پھر اٹھ، پس تو نے اگر اپنی نماز کو اس طریقے پر پورا کیا تو نماز پوری ہو گئی۔ ورنہ گویا تو اپنی نماز سے نقصان کرے گا۔

نبی ﷺ نے یہ بیان کر دیا کہ ہر رکعت میں قراءت، رکوع، اور سجود ہیں اور اسے (مسیئ الصلاۃ کو) نماز پوری کرنے کا حکم دیا اس طریقے سے جو آپ ﷺ نے پہلی رکعت کے بارے میں بتایا اور یہ حدیث ساری نماز کے لیے مفسر (وبیان) ہے کسی ایک رکعت کے بارے میں نہیں۔

(٢٠١) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث: ١٠٨۔

٢٠٢. وَقَالَ أَبُوْ قَتَادَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا.

[٢٠٢] اور ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ نبی ﷺ چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے تھے۔

---

[1] من ع۔

(۲۰۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۱۹، ۲۳۸، ۲۸۶، ۲۸۸۔

فوائد: اس صحیح حدیث کے خلاف حنفیوں کا مسلک یہ ہے کہ آخری دو رکعتوں میں نمازی کو اختیار ہے چاہے قراءت کرے یا چپ رہے۔ دیکھئے الہدایہ (۱/ ۱۴۸ باب النوافل) وغیرہ، اشرف علی تھانوی دیوبندی نے لکھا ہے کہ ''اگر پچھلی دو رکعتوں میں الحمد نہ پڑھے بلکہ تین دفعہ سبحان اللہ، سبحان اللہ کہہ لے تو بھی درست ہے۔ لیکن الحمد پڑھ لینا بہتر ہے اور اگر کچھ نہ پڑھے چپکی کھڑی رہے تو بھی کچھ حرج نہیں نماز درست ہے۔'' (بہشتی زیور، ص ۱۶۳ حصہ دوم، باب فرض نماز پڑھنے کے طریقہ کا بیان، باب ہفتم مسئلہ نمبر ۱۷)

۲۰۳. فَإِنِ احْتَجَّ بِحَدِيْثِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِيْ رَكْعَةٍ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مَرَّتَيْنِ قِيْلَ لَهُ حَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ أَفْسَرُ حِيْنَ قَالَ: ((اِقْرَأْ ثُمَّ ارْكَعْ)) فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِرَاءَةَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّجْعَلَ الْقِرَاءَةَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ خِلَافَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

[۲۰۳] اگر کوئی شخص اس حدیث سے حجت پکڑے کہ عمر رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں قراءت بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ دو بار پڑھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ نبی ﷺ کی حدیث زیادہ مفسر ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھ، پھر رکوع کر، تو نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کو مقرر فرمایا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ رکوع اور سجود کے بعد قراءت کو مقرر کر دے۔

(۲۰۳) تخریج: ((صحیح)) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوسری رکعت میں دو بار سورۂ فاتحہ پڑھنا مصنف عبدالرزاق (ح ۲۷۵۱) میں باسند صحیح مروی ہے۔ دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۴۴۔

۲۰۴. وَكَانَ عُمَرُ يَتْرُكُ قَوْلَهُ لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَنِ اقْتَدٰى بِالنَّبِيِّ ﷺ كَانَ مُقْتَدِيًا بِالنَّبِيِّ ﷺ

[۲۰۴] اور عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ﷺ کے قول کے مقابلے میں اپنا قول چھوڑ دیتے تھے تو جس نے نبی ﷺ کی اقتدا کی اس

وَ مُتَّبِعاً لِعُمَرَ وَ إِنْ كَانَ عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيمَا ذُكِرَ عَنْهُ سُنَّةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُظْهِرْ لَنَا وَبَانَ لَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِالْقِرَاءَةِ قَبْلَ الرُّكُوعِ فَعَلَيْنَا الْإِتِّبَاعُ كَمَا ظَهَرَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾ [النور: ۵۴] فَلَا يَكُونُ سُجُودٌ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَلَا رُكُوعٌ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ.))

نے نبی ﷺ اور عمر رضی اللہ عنہ (دونوں) کی اقتدا (پیروی) کی۔ اگر عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کی کوئی حدیث اس مسئلے کے بارے میں تھی تو انہوں نے اسے ہمارے لیے ظاہر نہیں کیا۔ (یعنی ہمیں معلوم نہیں)

ہمیں یہ معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے رکوع سے پہلے قراءت کا حکم دیا ہے۔ پس ہم پر (آپ کی) اتباع لازم ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاجاؤ گے۔

پس رکوع سے پہلے سجدے نہیں ہو سکتے اور نہ قراءت سے پہلے رکوع ہوسکتا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم وہاں سے ابتدا کریں گے جہاں سے اللہ نے ابتدا کی ہے۔

(۲۰۴) تخریج: ((صحیح))

۲۰۵. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزْعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

[۲۰۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن قزعہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے،

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ))

وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔

(۲۰۵) تحقیق: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/۱۰ ح ۱۴) میں موجود ہے اور اسے امام مسلم نے امام مالک کی سند سے بیان کیا ہے۔ (۲/۱۰۱ ح ۱۶۱، ۶۰۷) اور امام بخاری بھی اسے امام مالک سے بیان کرتے ہیں، دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۰۶۔

۲۰۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ مِثْلَهُ.

[۲۰۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التنیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے اس طرح کی حدیث بیان کی۔

(۲۰۶) تحقیق: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند ومتن کے ساتھ صحیح بخاری (۱/۱۵۱ ح ۵۸۰) میں موجود ہے۔ اور یہی حدیث آگے تفصیلاً آ رہی ہے: ۲۲۵۔ دیکھئے ح: ۲۰۵

۲۰۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا مَالِكٌ قَالَ: ابْنُ شِهَابٍ "وَهِيَ السُّنَّةُ" قَالَ مَالِكٌ: وَعَلٰى ذٰلِكَ أَدْرَكْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِبَلَدِنَا.

[۲۰۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف نے حدیث بیان کی کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے خبر دی۔ ابن شہاب (الزہری) نے کہا: اور یہی سنت ہے۔ مالک نے کہا: میں نے اپنے ملک (مدینہ) میں علماء کو اسی بات پر پایا ہے۔

(۲۰۷) تحقیق: ((صحیح)) یہی قول موطا امام مالک (۱/۱۰۵ ح ۲۳۴) میں

موجود ہے۔

۲۰۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَزَادَ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ)) وَ أَمَّا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ فَمَجْهُولٌ لَا يُعْتَمَدُ عَلٰى حَدِيْثِهِ ،غَيْرُ مَعْرُوفٍ بِصِحَّةِ خَبَرِهِ مَرْفُوعٍ وَ لَيْسَ هٰذَا مِمَّا يَحْتَجُّ بِهِ أَهْلُ الْعِلْمِ.

[۲۰۸] بخاری نے کہا: اور (عبداللہ) ابن وہب (المصری) نے یحییٰ بن حمید (بن ابی سفیان المعافری) عن قرۃ (بن عبدالرحمٰن بن حیویل) عن ابن شہاب (الزہری) عن ابی سلمہ (بن عبدالرحمٰن) عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سند سے روایت کیا کہ پس امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے پہلے اس نے اسے پا لیا۔

یحییٰ بن حمید مجہول ہے۔ اس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی مرفوع حدیث کی صحت معلوم نہیں ہے اور ایسی روایت سے علماء حجت نہیں پکڑتے۔

(۲۰۸) تخریج: ((ضعیف)) عبداللہ بن وہب والی یہ روایت صحیح ابن حبان (کتاب الصلوٰۃ لہ اتحاف المھرۃ:۱۶/۱۰۱ص۱۰۱ح ۲۰۴۴۹) وسنن الدارقطنی (۳۴۶/۱، ح ۱۲۹۸) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۸۹/۲) والضعفاء للعقیلی (ج ۴ص ۳۹۸) والکامل لابن عدی (۲۶۸۴/۷) وصحیح ابن خزیمہ (۱۵۹۵) میں موجود ہے۔

امام ابن خزیمہ نے اس پر سکوت کیا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ یہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہے۔ جو روایت امام ابن خزیمہ اپنی کتاب ''مختصر المختصر من المسند الصحیح''، یعنی صحیح ابن خزیمہ میں، بغیر جرح و انکار کے لاتے ہیں وہ ان کے نزدیک صحیح ہوتی ہے۔ ایسی روایت کے بارے میں وصحہ ابن خزیمہ، اور ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا، لکھنا اور کہنا بالکل صحیح ہوتا ہے۔ علمائے کرام ومحدثین عظام کا یہی طریقہ ہے۔ صحیح ابن خزیمہ کی ایک حدیث کے بارے میں

محمد یوسف بنوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ ”وَلٰکِنَّهُ أَخْرَجَهُ ابْنُ خُزَیْمَةَ فِيْ صَحِیْحِهٖ فَهُوَ صَحِیْحٌ عِنْدَهٗ“ اور لیکن ابن خزیمہ نے اسے اپنی صحیح میں بیان کیا ہے وہ اس کے نزدیک صحیح ہے۔(معارف السنن: ج ۲ ص ۱۵۰) لیکن یہ روایت قولِ راجح میں ضعیف ہے۔ ......اس میں علتِ قادحہ یہ ہے کہ: (ا) قرہ بن عبدالرحمٰن بن حیویل: جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ صحیح مسلم میں اس کی روایت متابعات میں ہے۔ تحریر تقریب التہذیب میں لکھا ہوا ہے کہ بَلْ ضَعِیْفٌ یُعْتَبَرُ بِهٖ فِي الْمُتَابِعَاتِ وَالشَّوَاهِدِ......إِنَّمَا رَوٰی لَهٗ مُسْلِمٌ مَقْرُوْنًا بِغَیْرِهٖ “ (۵۵۴۱) (ب) قرہ بن حیویل نے معمر و مالک و یونس و عقیل وغیرہم کی مخالفت کی ہے۔ لہٰذا اس کی روایت منکر ہے۔

بعض الناس نے یحییٰ بن حمید کے بارے میں لکھا ہے کہ ”امام حاکم نے اس کو ثقات اہل بصرہ میں شمار کیا ہے۔“ (مستدرک حاکم: ۱/۲۱۶) مجھے مستدرک میں یہ توثیق نہیں ملی۔ وہاں ایک دوسرے راوی یحییٰ بن ابی سلیمان کی توثیق لکھی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ جو کہ جمہور کی جرح کے مقابلے میں مردود ہے۔

۲۰۹. وَقَدْ تَابَعَ مَالِكًا ❶ فِيْ حَدِیْثِهٖ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ یَحْیَی ابْنُ سَعِیْدٍ وَ ابْنُ الْهَادِ وَ یُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُیَیْنَةَ وَشُعَیْبٌ وَابْنُ جُرَیْجٍ وَ كَذَالِكَ قَالَ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَوْ كَانَ مِنْ هٰؤُلَاءِ وَاحِدٌ ❷ یَحْكُمُ بِخَلَافِ یَحْیَی بْنِ حُمَیْدٍ أُوْثِرَ ثَلَاثَةٌ عَلَیْهِ فَكَیْفَ

[۲۰۹] مالک (بن انس) والی حدیث میں ان کی متابعت عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری)، (یزید بن عبداللہ) ابن الہاد، یونس (بن یزید الایلی) نے معمر (بن راشد)، (سفیان) ابن عیینہ، شعیب (بن ابی حمزہ اور (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے (زہری سے) کر رکھی ہے اور اسی طرح عراک بن مالک نے عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کیا ہے

❶ من ع. ❷ وفی ع ”من هؤلاء واحد لم یحکم“إلخ

بِـاتِّـفَاقِ مَنْ ذَكَرْنَا عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَ عِـرَاكٍ عَـنْ أَبِـيْ هُـرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُـوَ خَبَرٌ مُسْتَفِيْضٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحِجَازِ وَغَيْرِهَا وَ قَوْلُهُ "قَبْلَ أَنْ يُّقِيْمَ الْإِمَـامُ صُـلْبَـهُ" لَا مَعْنٰى لَهُ وَلَا وَجْهَ لِزِيَادَتِهِ.

اگران لوگوں میں سے ایک بھی یحییٰ بن حمید کی مخالفت نہ کرتا تو (پھر بھی) اس پر تین راویوں کی روایت کو ترجیح ہوتی۔ یہاں تو (اس کے خلاف) سب کا اتفاق ہے۔جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ اسے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) اور عراک (بن مالک) نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیا ہے اور یہ خبر علمائے حجاز وغیرہ کے نزدیک مشہور (ومتواتر) ہے اور اس (یحییٰ بن حمید) کا قول: " امام کے پیٹھ سیدھی کرنے سے پہلے " کا کوئی معنی نہیں اور اس کی زیادت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

(۲۰۹) تخریج: ((صحیح)) ان روایات کی تخریج مختصراً درج ذیل ہے۔عبیداللہ بن عمر: دیکھئے یہی کتاب ح ۲۱۱ وصحیح مسلم (۶۰۷)، یحییٰ بن سعید الانصاری: دیکھئے ح ۲۱۱۔ یزید بن عبداللہ بن الہاد: دیکھئے ح ۲۱۲، یونس بن یزید: دیکھئے ح ۲۱۱، وصحیح مسلم (۶۰۷)، معمر بن راشد، صحیح مسلم (۱۶۲/ ۶۰۷) سفیان بن عیینہ: صحیح مسلم (۶۰۷) شعیب بن ابی حمزہ: دیکھئے ح ۲۱۰، ابن جریج: دیکھئے ح ۲۱۶، عراک بن مالک: دیکھئے ح ۲۱۸۔

۲۱۰. حَـدَّثَـنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَـارِيُّ قَـالَ: حَـدَّثَـنَا أَبُو الْيَمَانِ الْـحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ابْـنُ عَبْـدِالـرَّحْـمٰـنِ أَنَّ أَبَـا هُرَيْرَةَ

[۲۱۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالیمان الحکم بن نافع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری

قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ.))

سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ بے شک ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(۲۱۰) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔

۲۱۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ إِلَّا أَنْ يَّقْضِيَ مَا فَاتَهُ)).

[۲۱۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ایوب بن سلیمان بن بلال نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابوبکر (عبدالحمید بن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، وہ سلیمان (بن بلال) سے بیان کرتے ہیں، کہا: مجھے عبیداللہ بن عمر، یحییٰ بن سعید (الانصاری) اور یونس (بن یزید الایلی) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے نماز پالی اور یہ کہ جو فوت ہوئی وہ پوری کرے گا۔

(۲۱۱) تخریج: ((صحیح)) نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۱۰۔

۲۱۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)).

[۲۱۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن صالح: کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں لیث بن سعد نے حدیث بیان کی، کہا مجھے یزید (بن عبداللہ) بن الہاد نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز میں سے ایک رکعت پالے تو یقیناً اس نے نماز پالی۔

(۲۱۲) تخریج: ((صحیح)) نیز دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۱۔

تنبیہ بلیغ: ''بعض الناس'' نے لکھا ہے کہ ''اس سے معلوم ہوا کہ امام بخاری نہ صرف مدلس ہیں بلکہ ان راویوں سے تدلیس کرتے ہیں جو ان کے ہاں صحیح نہیں'' (جزء القراءۃ بتحریفات الاوکاروی ص: ۲۰۷ ح ۲۳۵) حالانکہ امام عراقی نے امام بخاری پر تدلیس کے الزام کی سختی سے تردید کی ہے اور لکھا ہے کہ: ''وَلَيْسَ الْبُخَارِيُّ مُدَلِّساً'' اور بخاری مدلس نہیں ہیں۔ (التقیید والایضاح شرح مقدمۃ ابن الصلاح: ص ۳۴ نوع اول) امام ابومحمد عبدالرحمٰن بن ابی حاتم الرازی نے لکھا ہے:

''عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: قَالَ: عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ: إِنَّ أَصْحَابِي لَيَلُوْمُوْنَنِي فِي الرِّوَايَةِ عَنْ أَبِي حَنِيْفَةَ وَذَاكَ أَنَّهُ أَخَذَ كِتَابَ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي

سُلَيْمَانَ فَرَوٰی عَنْ حَمَّادٍ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ"

"احمد بن منصور المروزی نے حدیث بیان کی، کہا: میں نے سلمہ بن سلیمان سے سنا، کہا: عبداللہ بن المبارک نے کہا: میرے ساتھی (محدثین) مجھے ابوحنیفہ سے روایت کرنے میں ملامت کرتے تھے۔ یہ اس لیے کہ اس نے محمد بن جابر کی حماد بن ابی سلیمان سے کتاب لے کر حماد سے روایت کر دی اور اسے اس نے حماد سے نہیں سنا تھا۔ [الجرح والتعدیل:۸/۴۵۰]

اس کی سند صحیح ہے۔ احمد بن منصور زاج: "الامام المحدث الثقہ" ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء:۱۲/ ۳۸۸) سلمہ بن سلیمان المروزی وراق ابن المبارک: "ثقہ حافظ" ہیں۔ (التقریب:۲۴۹۳) محمد بن جابر الیمامی خود کہتا تھا کہ: " سَرَقَ أَبُوحَنِيفَةَ كُتُبَ حَمَّادٍ مِنِّيْ" ابوحنیفہ نے مجھ سے (شنیدہ) حماد کی کتابیں چرائی ہیں۔ (الجرح والتعدیل:۸/۴۵۰ وسندہ صحیح) معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ اس وجہ سے مدلس تھے۔ یاد رہے کہ ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں امام ابوحنیفہ سے روایت ترک کر دی تھی۔ (الجرح والتعدیل:۸/ ۴۴۹) اسی لیے کتب ابن المبارک میں ان کی امام ابوحنیفہ سے کوئی روایت موجود نہیں ہے۔

۲۱۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً وَاحِدَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا.))

[۲۱۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن المبارک) نے خبر دی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید) نے خبر دی، وہ (ابن شہاب) الزہری سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی، بے شک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں

سے ایک رکعت پالی تو اس نے نماز پالی۔

(۲۱۳) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۱۰۲/۲ ح ۶۰۷) نے یونس بن یزید الایلی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۲۱٤. قَالَ مُحَمَّدٌ الزُّهْرِيُّ: وَنَرٰى لِمَا بَلَغَنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّهُ مَــنْ أَدْرَكَ مِــنَ الْـجُـمُـعَةِ رَكْـعَةً وَاحِدَةً فَقَدْ أَدْرَكَ .))

[۲۱۴] محمد (بن مسلم بن عبید اللہ) الزہری نے کہا: ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے یہ بات پہنچی ہے کہ جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی تو اس نے (جمعہ) پالیا۔

(۲۱۴) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مرسل ہے لیکن ابن ماجہ (۱۱۲۳) نے زہری عن سالم عن ابن عمر کی سند سے اسی مفہوم کی روایت بیان کی ہے۔ اس کے دیگر شواہد بھی ہیں اور ان شواہد کے ساتھ یہ حدیث صحیح ہے۔

فوائد: صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ "قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَنَرٰى أَنَّ صَلٰوةَ الْجُمُعَةِ مِنْ ذٰلِكَ فَإِذَا أَدْرَكَ مِنْهَا رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى" [۱۷۳/۳ ح ۱۸۴۹]

۲۱۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[۲۱۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان بن عمر بن فارس نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن یزید) نے حدیث بیان کی، وہ (ابن شہاب) الزہری سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح کی حدیث بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر سابق: ۲۱۴)۔

(۲۱۵) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳۔

۲۱٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[۲۱٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدالرزاق (بن ہمام) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالملک بن عبدالعزیز) ابن جریج نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابن شہاب (الزہری) نے حدیث بیان کی، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں اور معمر نے زہری سے (اسی طرح بیان کیا ہے)۔

(۲۱٦) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵۔

۲۱۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِی اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ أَبُوْسَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ ((مَنْ أَدْرَکَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَکَ)).

[۲۱۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن صالح (کاتب اللیث) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے لیث (بن سعد) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یونس (بن یزید) نے حدیث بیان کی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے روایت کرتے ہیں، کہا: مجھے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) نے خبر دی، بے شک انہیں ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے

خبر دی، کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۷) تخریج: ((صحیح)) اس روایت کی سند صحیح ہے۔
نیز دیکھئے ح ۲۱۰، ۲۱۳، ۲۱۵، ۲۱۶۔

۲۱۸. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبِ نِ الْمِصْرِيِّ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا.))

[۲۱۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن عبید نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن سلمہ (المرادی) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ یزید بن ابی حبیب المصری سے، وہ عراک بن مالک سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔

(۲۱۸) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد بن حنبل (۲/۲۶۵ ح ۷۵۸۴) نے محمد بن عبید سے روایت کیا ہے۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۱۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: مَعَ أَنَّ الْأُصُوْلَ فِيْ هٰذَا عَنِ الرَّسُوْلِ ﷺ مُسْتَغْنِيَةٌ عَنْ مَذَاهِبِ النَّاسِ، قَالَ الْخَلِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ: يُكْثَرُ الْكَلَامُ لِيُفْهَمَ وَيُقَلَّلُ لِيُحْفَظَ.

[۲۱۹] بخاری نے کہا: ساتھ اس کے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں روایت شدہ احادیث، لوگوں کے مذاہب سے غنی کرنے والی ہیں اور خلیل بن احمد (الفراہیدی النحوی) نے کہا: سمجھانے کے

لیے زیادہ کلام کیا جاتا ہے اور یاد کرانے کے لیے تھوڑا کلام کیا جاتا ہے (تاکہ بآسانی یاد ہو جائے)

۲۲۰. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ أَدْرَکَ مِنَ الصَّلَاةِ رَکْعَةً فَقَدْ أَدْرَکَ)) وَ لَمْ يَقُلْ مَنْ أَدْرَکَ الرُّكُوعَ أَوِالسُّجُودَ أَوِالتَّشَهُّدَ.

[۲۲۰] اور نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز میں سے ایک رکعت پالی تو اس نے (نماز) پالی۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس نے رکوع یا سجدہ یا تشہد پالیا (تو اس نے نماز پالی)۔

(۲۲۰) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح ۲۱۷ وغیرہ

فوائد: کسی صحیح حدیث یا اجماع ثابت سے یہ بات ثابت نہیں کہ مدرکِ رکوع مدرکِ رکعت ہوتا ہے "بعض الناس" کا اس مسئلے پر علم ہو جانے کے بعد اجماع کا دعویٰ کرنا مردود ہے۔

۲۲۱. وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَاةَ الْخَوْفِ رَكْعَةً.

[۲۲۱] اور اس کی دلیل (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) کی (بیان کردہ) حدیث ہے کہ: اللہ نے تمہارے نبی (ﷺ) کی زبان سے نمازِ خوف کو ایک رکعت فرض کیا ہے۔

(۲۲۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت آگے آ رہی ہے۔ ح ۲۲۶۔

۲۲۲. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْخَوْفِ بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً فَالَّذِيْ يُدْرِكُ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ مِنْ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَهِيَ رَكْعَةٌ لَمْ يُقِمْ قَائِمًا فِيْ صَلَاتِهٖ أَجْمَعَ وَلَمْ يُدْرِكْ شَيْئًا مِّنَ الْقِرَاءَةِ.

[۲۲۲] اور (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: نبی ﷺ نے (حالتِ) خوف میں انہیں ایک رکعت پڑھائی اور انہیں ایک رکعت پڑھائی۔ پس جو شخص نمازِ خوف سے رکوع یا سجدہ پالے اور وہ ایک رکعت ہے تو اس نے اپنی ساری نماز میں (کوئی) قیام نہیں کیا اور نہ قراءت میں سے اسے کچھ ملا۔

(۲۲۲) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (ج۲ص۱۸ح۹۴۴) وسنن النسائی (۳/۱۶۹ح۱۵۳۴،۱۵۳۵) وغیرھما میں مطولاً موجود ہے۔

۲۲۳. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ وَلَمْ يَخُصَّ صَلَاةً دُوْنَ صَلَاةٍ.))

[۲۲۳] اور نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نماز جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ خداج (ناقص یعنی باطل) ہے۔ آپ ﷺ نے نمازوں میں سے کسی خاص نماز کی تخصیص نہیں فرمائی۔

(۲۲۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۴، ۸۵۔

۲۲۴. وَقَالَ أَبُوْ عُبَيْدٍ: يُقَالُ أَخْدَجَتِ النَّاقَةُ إِذَا أَسْقَطَتْ وَالسِّقْطُ مَيِّتٌ لَا يُنْتَفَعُ بِهِ.

[۲۲۴] اور (میرے استاد) ابوعبید (القاسم بن سلام) نے کہا: اونٹنی نے خداج کیا، جب (مردہ) بچہ گرا دیا۔ السقط اس میت کو کہتے ہیں، جس سے فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

(۲۲۴) تخریج: ((صحیح))

فوائد: القاموس الوحید میں ہے کہ: ''خَدَجَ...... خِدَاجًا'' ناقص ہونا، ادھورا ہونا''......اخدج الصلوٰۃ: اچھی طرح نماز نہ پڑھنا، بعض ارکان میں کمی کرنا'' (ص:۴۱۳)

یہ ظاہر ہے کہ جس نماز کا رکن کم ہو جائے وہ نماز باطل ہوتی ہے۔، ابن عبدالبر الاندلسی (متوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا ہے:

''وَالْخِدَاجُ: اَلنُّقْصَانُ وَالْفَسَادُ'' [الاستذکار: ۱/۴۴۸ ح۱۶۱]

''خداج نقصان اور فساد کو کہتے ہیں'' یہ ظاہر ہے کہ فاسد نماز باطل ہوتی ہے۔

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے ان لوگوں کی تردید کی ہے جو کہتے ہیں کہ ناقص نماز جائز ہے اور انہوں نے اس قول کو ''تحکم فاسد'' قرار دیا ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

معلوم ہوا کہ یہاں نقصان سے مراد نقصان ذاتی ہے۔ جو لوگ اس سے نقصانِ صفاتی مراد لیتے ہیں ان کی تردید کے لیے دیکھئے توضیح الکلام: ج۱ص۱۷۸، ۱۸۷۔

حدیث سابق (۱۰۸) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ناقص سے مراد ارکان کا نقصان ہے جو کہ نماز کے، ایسی حالت میں باطل ہونے کی دلیل ہے۔

۲۲۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) وَ عَنْ مَالِكٍ سَمِعَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى)) وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ هِيَ السُّنَّةُ.

[۲۲۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التنیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مالک (بن انس) نے خبر دی، وہ ابن شہاب (الزہری) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز سے ایک رکعت پا لے تو اس نے نماز پالی اور مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے (زہری کو) فرماتے ہوئے سنا: جو شخص جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پا لے تو اس کے ساتھ دوسری رکعت پڑھ لے اور ابن شہاب (الزہری) نے کہا: اور یہ سنت ہے۔

(۲۲۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح البخاری (ج ۱ ص ۱۵۱ ح ۵۸۰) میں اسی سند کے ساتھ مختصراً موجود ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۰۶، ۲۰۷۔

۲۲۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ

[۲۲۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو نعیم (الفضل بن دکین)

ابْنُ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ عَلٰی لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَّفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً.

نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عوانہ (الوضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بکیر بن الاخنس نے حدیث بیان کی، وہ مجاہد (بن جبر) سے، وہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر حضر (گھر اور اپنے علاقے) میں چار رکعتیں فرض کیں اور سفر میں دو رکعتیں اور خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

(۲۲۶) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم (۲/۱۴۳ ح ۵،۶/۶۸۷) نے ابوعوانہ الیشکری سے روایت کیا ہے۔

فوائد: امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَعِيْدِ بْنُ أَبِيْ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الْمَرْءِ حَتّٰى يَقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ إِمَامًا كَانَ أَوْ مَأْمُوْمًا كَانَ الْإِمَامُ يَجْهَرُ أَوْ يُخَافِتُ فَعَلَى الْمَأْمُوْمِ أَنْ يَّقْرَأَ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فِيْمَا خَافَتَ الْإِمَامُ أَوْ جَهَرَ، قَالَ الرَّبِيْعُ: وَهٰذَا آخِرُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ سِمَاعاً مِّنْهُ'' [معرفۃ السنن والآثار: ۲/۵۸ ح ۹۲۸]

''ہمیں ابو سعید بن ابی عمرو نے خبر دی! ہمیں ابو العباس (الاصم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ربیع (بن سلیمان) نے خبر دی، کہا: شافعی نے کہا: کسی آدمی کی نماز جائز نہیں ہے جب تک وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھ لے، چاہے وہ امام ہو یا مقتدی، امام جہری قراءت کر رہا ہو یا سری، مقتدی پر یہ لازم ہے کہ سری اور جہری (دونوں نمازوں) میں

سورۂ فاتحہ پڑھے۔ ربیع (بن سلیمان) نے کہا: یہ امام شافعی کا آخری قول ہے۔ جو ان سے سنا گیا ہے۔''

اس کی سند صحیح ہے۔ ابوسعید محمد بن موسیٰ بن الفضل الصیرفی نیشاپوری: ''الشیخ الثقة المأمون'' ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء: ۳۵۰/۱۷) ابوالعباس (محمد بن یعقوب الاصم) ''الإمام الثقة محدث المشرق'' ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ: ۸۶۰/۳ ت ۸۳۵) ربیع بن سلیمان المرادی ''صاحب الشافعی: ثقہ'' ہیں۔ [تقریب التہذیب: ۱۸۹۴]

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وَهُوَ قَوْلُ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَابْنِ الْمُبَارَكِ وَالشَّافِعِيِّ ، وَأَحْمَدَ وَ إِسْحَاقَ: يَرَوْنَ الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ'' (ح ۳۱۱ وانظر العلل للترمذی: ص ۸۸۹)

اور یہ مالک بن انس، ابن المبارک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) کا قول ہے۔ یہ فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں۔

اس کے مقابلے میں بعض الناس نے امام احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ النَّاسُ أَنَّ هٰذِهٖ فِي الصَّلٰوةِ. (مسائل ابی داود: ص ۳۱)

یعنی ''لوگوں کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ یہ نماز کے بارے میں ہے؟''

یہ استفہام انکاری ہے، کیونکہ امام احمد خود فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں اور روایت اسحاق بن منصور المروزی میں حالتِ جہر میں قراءت سے پہلے سکتے میں فاتحہ خلف الامام کی اجازت دیتے تھے۔ (کتاب مذکور حاشیہ ص ۳۱) فاتحہ خلف الامام کے صحابہ، تابعین، امام شافعی وغیرہم قائل ہیں، لہٰذا اس کے خلاف اجماع کا دعویٰ غلط ہے۔ اجماع کے لیے یہ ضروری ہے کہ ایک صحیح العقیدہ مسلمان بھی مخالف نہ ہو۔ یہاں تو فاتحہ خلف الامام کی قائل ایک جماعت ہے۔ ابن حزم نے صحیح سند کے ساتھ احمد بن حنبل سے نقل کیا کہ: ''مَنِ ادَّعَى الْإِجْمَاعَ فَهُوَ كَاذِبٌ لَعَلَّ النَّاسَ اِخْتَلَفُوْا'' (المحلیٰ: ج ۱۰/ص ۴۲۲ مسألة ۲۰۲۵) یعنی جس نے (مسائل اختلافیہ میں) اجماع کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا ہے، چونکہ فاتحہ

خلف الامام میں علماء کا اختلاف ہے۔ لہٰذا اس مسئلے میں اجماع کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا امام احمد کا قول اسی پر محمول ہے کہ انہوں نے اجمع الناس کہہ کر استفہام انکاری کیا ہے۔

۲۲۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَبَّرُوْا مَعَهُ وَرَكَعَ وَ رَكَعَ نَاسٌ مِّنْهُمْ ثُمَّ سَجَدَ وَ سَجَدُوْا مَعَهُ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ الَّذِيْنَ سَجَدُوْا مَعَهُ وَحَرَسُوْا إِخْوَانَهُمْ وَ أَتَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا مَعَهُ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِيْ صَلَاةٍ وَّلٰكِنْ يَّحْرِسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا.

[۲۲۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن حرب (الابرش الخولانی) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد بن الولید) الزبیدی سے، وہ (محمد بن مسلم بن عبیداللہ الزہری) سے، وہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، وہ (عبداللہ) بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ (بھی) آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، لوگوں نے آپ کے ساتھ تکبیر کہی۔ آپ نے رکوع کیا تو ان میں سے کچھ لوگوں نے رکوع کیا۔ پھر آپ نے سجدہ کیا تو انہوں نے سجدہ کیا۔ پھر آپ دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو جنہوں نے آپ کے ساتھ سجدے کئے تھے انہوں نے اٹھ کر اپنے بھائیوں کا پہرہ دیا۔ دوسرا گروہ آ گیا تو انہوں نے آپ کے ساتھ رکوع اور سجدے کئے سارے لوگ نماز پڑھ رہے تھے لیکن وہ ایک دوسرے کا پہرہ (بھی) دے

رہے تھے۔

(۲۲۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند ومتن کے ساتھ صحیح بخاری (۲/۱۸ ح۹۴۴) میں موجود ہے۔

۲۲۸. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَكَذٰلِكَ يُرْوٰى عَنْ حُذَيْفَةَ وَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَ غَيْرِهِمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَبِهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً.

[۲۲۸] بخاری نے کہا: اور اس طرح حذیفہ (بن الیمان) اور زید بن ثابت وغیرہما (رضی اللہ عنہم) سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسرے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی۔

(۲۲۸) تخریج: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:

حذیفہ بن الیمان: ابو داود (۱۲۴۶) النسائی (۳/۱۶۷، ۱۶۸ ح ۱۵۳۰، ۱۵۳۱) وابن خزیمہ (۱۳۴۳) واحمد (ج۵ ص ۳۸۵، ۳۹۹) زید بن ثابت: النسائی (۳/۱۶۸ ح۱۵۳۲) وابن خزیمہ (۱۳۴۳) واحمد (۵/۱۸۳)

۲۲۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ[أَبِيْ [1] بَكْرِبْنِ أَبِي الْجَهْمِ] عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

[۲۲۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان نے حدیث بیان کی، وہ (ابوبکر بن ابی الجہم) سے، وہ عبید اللہ بن عبداللہ (بن عتبہ بن مسعود) سے، وہ ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے، وہ نبی ﷺ سے ایسی حدیث بیان کرتے ہیں۔ (دیکھئے نمبر ۲۲۷)

(۲۲۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سنن النسائی (۳/۱۶۹ ح۱۵۳۴) صحیح ابن خزیمہ

[1] من ع. وجاء في الأصل "سفيان عن أبي سلمة عن أبي الجهم عن عبيدالله"

(۱۳۴۴) صحیح ابن حبان (الاحسان: ۲۹۱۲، ۲۸۶۹) اور مستدرک الحاکم (۱/۳۳۵) میں سفیان الثوری کی سند سے موجود ہے۔ اسے حاکم اور ذہبی نے صحیح کہا ہے۔ اس کی سند صحیح ہے۔ سفیان ثوری نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ والحمدللہ۔

۲۳۰. قَالَ أَبُوْ عَبْدِاللّٰهِ الْبُخَارِيُّ: وَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْوِتْرَ رَكْعَةً.

[۲۳۰] ابوعبداللہ البخاری نے کہا: اور نبی ﷺ نے ایک رکعت وتر پڑھنے کا حکم دیا۔

(۲۳۰) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۳۱۔

۲۳۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ [1] وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنْصَرِفَ فَلْيُوْتِرْ بِرَكْعَةٍ.))

[۲۳۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے یحییٰ بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے (عبداللہ) بن وہب نے خبر دی، کہا: مجھے عمرو بن الحارث نے خبر دی، وہ عبدالرحمٰن بن القاسم سے، وہ اپنے ابا (قاسم بن محمد بن ابی بکر) سے، وہ (عبداللہ) بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ پس اگر (اس نماز سے) لوٹنا چاہے تو ایک رکعت پڑھ لے۔

(۲۳۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن کے ساتھ صحیح البخاری (۲/۳۰ ح۹۹۳) میں موجود ہے۔

۲۳۲. قَالَ الْبُخَارِيُّ : وَهُوَ فِعْلُ

۲۳۲:۔ بخاری نے کہا: اور اہل مدینہ کا یہی

---

[1] من ع۔

أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ فَالَّذِيْ لَا يُدْرِکُ الْقِيَامَ وَالْقِرَاءَ ةَ فِي الْوِتْرِ صَارَتْ صَلَاتُهٗ بِغَيْرِ الْقِرَاءَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

عمل ہے۔پس جو شخص وتر میں قیام اور قراءت نہ پائے تو اس کی نماز بغیر قراءت کے ہوئی اور نبی ﷺ نے فرمایا: سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۳۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے ح۲۔

فوائد: عبداللہ بن عمر المدنی رضی اللہ عنہما نے ایک وتر پڑھا۔(آثار السنن: ح۶۰۲ بحوالہ سعید بن منصور) عثمان بن عفان المدنی رضی اللہ عنہ نے ایک وتر پڑھا۔(ایضاً ح۶۰۴[و قال: إسناده حسن])......عامر الشعبی نے کہا کہ: ''كَانَ آلُ سَعْدٍ وَآلُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُسَلِّمُوْنَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةِ الْوِتْرِ وَ يُوْتِرُوْنَ بِرَكْعَةٍ'' [ابن ابی شیبہ:۲/۲۹۲ ح۶۸۱۲ وسندہ صحیح]

یعنی آل سعد اور آل عبداللہ بن عمر وتر کی ہر رکعت میں سلام پھیرتے تھے اور ایک وتر پڑھتے تھے۔(یعنی ہر روز ایک رکعت وتر پڑھ کر سلام پھیر دیتے تھے)

یہ ظاہر ہے کہ عبداللہ بن عمر المہاجر رضی اللہ عنہ اور ان کی آل وتر پڑھنے کے لیے مدینہ سے باہر تشریف نہیں لے جاتے تھے۔لہٰذا امام مالک کے اس قول ''وَلَيْسَ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلُ عِنْدَنَا '' سے مراد خاص ان کے محلے کی مسجد یا محلّہ ہے نہ کہ پورا مدینہ، یا ان کی یہ مراد ہے کہ ایک وتر سے پہلے دو رکعتیں علیحدہ ضرور پڑھنی چاہئیں اور یہی مفہوم راجح ہے کیونکہ امام مالک ایک وتر کے قائل تھے۔ترمذی نے کہا: ''وَبِهٖ يَقُوْلُ مَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ وَ إِسْحَاقُ'' (ح۴۶۱) یعنی اسی بات کے قائل امام مالک، شافعی، احمد اور اسحاق (بن راہویہ) ہیں۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک کے اقوال کی محذوفہ سندیں کتاب العلل الصغیر کے شروع میں ذکر کر دی ہیں جو کہ صحیح ہیں۔(طبع دارالسلام: ص۸۸۹) ابن رشد القرطبی المالکی نے بغیر کسی سند کے لکھا ہے کہ امام مالک تین وتر مستحب سمجھتے تھے جن کے درمیان میں وہ سلام پھیرتے تھے۔(بدایۃ المجتہد: ۱/۲۰۰) اس سے بھی سابق مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

خلیل احمد سہارنپوری دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ''وتر کی ایک رکعت احادیث صحاح میں موجود ہے اور عبداللہ بن عمر اور ابن عباس وغیرہما صحابہ اس کے مقر اور مالک وشافعی و احمد کا وہ مذہب، پھر اس پر طعن کرنا مؤلف کا ان سب پر طعن ہے، کہو اب ایمان کا کیا ٹھکانا.....'' (براہین قاطعہ: ص ۷)

اب ''بعض الناس'' کی تلبیسات پر مختصر تبصرہ پیش خدمت ہے:

''اہل مدینہ تین رکعت وتر کو بتیرا یعنی لنڈی نماز کہتے تھے'' (شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/ ۱۹۷ ونسخہ اخریٰ: ۱/ ۲۸۵) اس میں سفیان بن عیینہ مدلس عن الثقات وعن الضعفاء ہیں۔ لہٰذا یہ معنعن سند ضعیف ہے۔ بعض الناس نے اس کی تاویل ''تین رکعت وتر کے درمیان سلام پھیرنے'' سے کی ہے جو کہ باطل ہے اور طحاوی کی تشریح کے خلاف بھی ہے۔

''فقہاءِ سبعہ کہتے تھے اَلْوِتْرُ ثَلاثٌ لا یُسَلَّمُ اِلَّافِيْ اٰخِرِ هِنَّ'' (طحاوی: ۱/ ۲۰۷ ونسخہ: ۱/ ۲۹۶) اس میں ایک راوی ابوالعوام محمد بن عبداللہ بن عبدالجبار المرادی مجہول الحال ہے۔ کشف الاستار عن رجال معانی الآثار میں ہے کہ ''لم أر من ترجمه'' (ص: ۹۳)

عمر بن عبدالعزیز اور قاسم بن محمد کے اقوال سے ایک وتر کی مخالفت ثابت نہیں ہوتی۔ <u>اہلحدیث کے نزدیک تین وتر بھی صحیح ہیں اور ایک وتر بھی صحیح ہے۔</u> قاسم بن محمد نے ''وَإِنَّ كُلًّا لَوَاسِعٌ وَأَرْجُوْ أَنْ لَّايَكُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ بَأْسٌ'' (بخاری بحوالہ آثار السنن: ح ۶۲۲) کہہ کر ایک اور تین وتر، سب کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ یاد رہے کہ تین رکعت ایک سلام سے پڑھنے کا طریقہ صرف یہ ہے کہ دوسری رکعت میں تشہد کے لیے نہ بیٹھا جائے۔ دیکھئے مصنف عبدالرزاق (۴۶۶۹) والسنن الکبریٰ للبیہقی [۳/ ۲۸، ۲۹]

۲۳۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِسْمَاعِيْلُ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْ صَالِحِ ن السَّمَّانِ	[۲۳۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے اسماعیل (ابن ابی اویس) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مالک (بن انس)

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْن)) وَ يُرْوٰى عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

نے حدیث بیان کی، وہ سمی مولیٰ ابی بکر سے، وہ ابوصالح السمان (ذکوان) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام ﴿غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین﴾ کہے تو تم آمین کہو اور یہ (روایت) سعید المقبری عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ کی سند سے اسی طرح مروی ہے۔

(۲۳۳) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (۱/ ۸۷ ح ۱۹۲) میں اسی سند و متن سے موجود ہے اور امام مالک کی سند سے اسے امام بخاری (۱/ ۱۹۸ ح ۷۸۲، ۶/ ۲۱ ح ۴۴۷۵) نے بیان کیا ہے۔

سعيد المقبري عن أبي هريرة: لم أجده (مجھے یہ سند نہیں ملی)

۲۳۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجْرِ [1] بْنِ عَنْبَسٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ آمِيْن إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.﴾

[۲۳۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن یوسف (التنیسی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ بن کہیل سے، وہ حجر بن عنبس سے، وہ وائل بن حجر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا۔ آپ اپنی آواز آمین کے

[1] من ع. وجاء في الأصل "عن ابن حجر بن عنبس" وهو خطأ

ساتھ لمبی کرتے تھے، جب آپ ﴿غَيْـــرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہتے۔

(۲۳۴) تخریج: ((صــحيــح)) اسےابوداوٗد(۹۳۲)اورترمذی(۲۴۸)نےسفیان الثوری سےنحوالمعنیٰ بیان کیا ہے۔ وقال الترمذی ''حسن'' (وصححه الدارقطنی (۱/۳۳۴) و ابن حجر (التلخیص الحبیر :۱/۲۳۶) علی بن صالح (ثقة علی الراجح) کی روایت میں ہے کہ ''فجهر بآمين'' (ابوداوٗد ح۹۳۳)اس کی سند صحیح ہے۔

فوائد: اسے یحییٰ بن سعید القطان نے بھی سفیان ثوری سے روایت کیا ہے اور یحییٰ، سفیان سے صرف وہی روایت بیان کرتے ہیں جس میں سفیان کے سماع کی تصریح ہوتی ہے۔ دیکھئے نور العینین :ص ۱۲۸ وطبع قدیم :ص ۱۰۳، والکفایہ:ص ۳۶۲، دوسرے یہ کہ سفیان کی سلمہ بن کہیل سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ دیکھئے نور العینین :ص ۱۲۸ وطبع قدیم : ص ۱۰۳، والعلل الکبیر للترمذی:۲/۹۶۶ والتمہید :۱/۳۴، امام بخاری پر تدلیس کے مردود الزام کے لیے دیکھئے۔ حدیث سابق (۲۱۲)

۲۳۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ وَ قَبِيْصَةُ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ حُجْرٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ: ابْنُ كَثِيْرٍ: رَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ.

[۲۳۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن کثیر (العبدی) اور قبیصہ (بن عقبہ) نے حدیث بیان کی، (دونوں نے) کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ سلمہ (بن کہیل) سے، وہ حجر (بن عنبس) سے، وہ وائل بن حجر سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث بیان کرتے ہیں اور (محمد) ابن کثیر کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے اس کے

ساتھ اپنی آواز بلند کی۔

(۲۳۵) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداؤد (۹۳۲) نے بھی محمد بن کثیر العبدی سے بیان کیا ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۴ **والقول المتین فی الجهر بالتأمین لراقم الحروف: ص ۲۵.**

فوائد: اس صحیح حدیث کے خلاف امام شعبہ کی ایک روایت مروی ہے جو کہ شاذ ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری (۳/۳۷) والقول المتین، امام مسلم نے لکھا ہے کہ: **"أَخْطَأَ شُعْبَةُ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ حِيْنَ قَالَ: وَأَخْفَىٰ صَوْتَهُ"** اورشعبہ کواس روایت میں غلطی لگی ہے جب انہوں نے کہا: وأخفیٰ صوتہ (کتاب الأول من کتاب التمییز: مطبوع ص ۳۹ ح ۳۶) امام مسلم نے مزید فرمایا کہ: **" قَدْ تَوَاتَرَتِ الرِّوَايَاتُ كُلُّهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ بِـآمِيْن "** (ایضاً: ص ۴۰ ح ۳۸) یعنی آمین بالجہر کی حدیثیں متواتر ہیں۔ والحمدللہ، شرح معانی الآثار (۱/۱۴۰) میں عمر وعلی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ اونچی آواز سے آمین نہیں کہتے تھے۔ ملخصاً، یہ سند ضعیف ہے، ابوسعد البقال ضعیف مدلس ہے اور روایت معنعن ہے۔ دوسرا راوی ابوبکر بن عیاش بھی قول راجح میں ضعیف ہے۔ دیکھئے نور العینین: ص ۱۸۱، ۱۸۷ طبع جدید۔

۲۳۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُوْدَاؤُدَ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا: آمِيْن)).

[۲۳۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمود (بن غیلان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوداؤد (سلیمان بن داؤد الطیالسی) نے خبر دی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے خبر دی، وہ یعلیٰ بن عطاء سے بیان کرتے ہیں، کہا: میں نے ابوعلقمہ الہاشمی (مولیٰ بنی ہاشم، الفارسی المصری) سے سنا، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ: جب امام
ولا الضآلین کہے تو تم آمین کہو۔

(۲۳۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت مسند ابی داؤد الطیالسی (۲۵۷۷) میں موجود ہے اور اسے امام مسلم (۱۸۳۵/۳۳) نے شعبہ کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔

فوائد: صحیح بخاری (کتاب الأذان باب جهر الإمام بالتأمين (قبل ح ۷۸۰) وغیرہ میں ہے کہ ''قَالَ عَطَاءٌ: آمِينُ دُعَاءٌ أَمَّنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ وَّرَائَهُ حَتّٰى أَنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةٌ'' ''عطاء نے کہا: آمین دعا ہے، ابن الزبیر اور ان کے مقتدیوں نے آمین کہی حتیٰ کہ مسجد میں ملی جلی آوازیں بلند ہوئیں۔ معلوم ہوا کہ صحابیِ رسول عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدی، اونچی آواز سے آمین کہتے تھے اور کسی صحابی نے اس عمل پر انکار نہیں کیا۔ لہٰذا آمین بالجہر کی مشروعیت پر اجماع ہے اور یہ کہ مسجد میں آمین کی آوازیں بلند ہونی چاہئیں اور یہ کہ آمین ایسی دعا ہے جسے جہراً پڑھا جاتا ہے۔

صحیح ابن خزیمہ (۲۸۷/۱ ح ۵۷۲) میں ہے:

''عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ إِذَا كَانَ مَعَ الْإِمَامِ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَأَمَّنَ النَّاسُ أَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ وَرَأَىٰ تِلْكَ السُّنَّةَ''

''ابن عمر جب امام کے ساتھ (پیچھے) ہوتے (تو وہ امام) سورۂ فاتحہ پڑھتا، پھر جب لوگ آمین کہتے (تو) ابن عمر آمین کہتے اور اسے سنت سمجھتے تھے۔''

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ اسامہ بن زید اللیثی حسن الحدیث ہیں۔

سنن ابن ماجہ (ح ۸۵۶) کی ایک حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ آمین کہنے پر یہودیوں کو بہت حسد آتا ہے۔ صححہ المنذری والبوصیری (القول المتین فی الجہر بالتأمین لراقم الحروف: ص ۴۲) جو لوگ اہل اسلام میں ہونے کے باوجود آمین کہنے سے چڑتے اور حسد کرتے ہیں۔ ان کے بارے میں امام ابن خزیمہ کا فیصلہ ہے کہ ان میں ''شُعْبَةٌ مِّنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ'' (صحیح ابن خزیمہ: ۲۸۷/۱ قبل ح ۵۷۴) یعنی ایسے لوگ یہودیوں کے اس فعل

میں مقلد ہیں۔ هداهم الله تعالیٰ۔

۲۳۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ: وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ آمِيْن، مَنْ وَافَقَ ذٰلِكَ قَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ لَهُمْ.

[۲۳۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اور مجھے محمد بن عبید اللہ (بن محمد بن زید بن ابی زید القرشی الاموی ابو ثابت) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام سورۂ فاتحہ پڑھے تو تو اسے پڑھ اور امام سے پہلے ختم کر لے، پس بے شک وہ جب ولا الضالین کہتا ہے، فرشتے آمین کہتے ہیں، جس کی آمین اس سے مل گئی تو وہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ اس کی دعا قبول کی جائے۔

(۲۳۷) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے، نیموی حنفی نے آثار السنن میں کہا: ''وإسناده حسن '' اور اس کی سند حسن ہے۔ (ح ۳۵۸) نیز دیکھئے ح ۲۸۳۔

فوائد: اس صحیح روایت سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک مقتدی کو فاتحہ خلف الامام ضرور پڑھنی چاہیے اور امام سے پہلے فاتحہ پڑھ کر ختم کر لینی چاہیے مگر ایک گستاخِ صحابہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول کا مذاق اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس طرح جو فاتحہ امام سے پہلے پڑھ لے وہ گدھا ہے۔'' (جزء القراءة، تحقیق و تحریفات اوکاڑوی: ص ۱۷۳)
والله من ورائهم محيط.

تنبیہ: سیدنا الفقیہ المجتہد الامام العادل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے درج بالا قول سے معلوم ہوا کہ جہری نمازوں میں حالت جہر میں مقتدی کو سورۂ فاتحہ امام کے ختم کرنے سے پہلے ختم کر دینی چاہیے۔ واللہ اعلم۔

٢٣٨. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَ [1] أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ وَ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى وَ [حَرْبُ] [2] ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ فَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ.

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ بِهٰذَا.

[٢٣٨] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ابان بن یزید (العطار) ہمام بن یحییٰ (اور حرب) بن شداد نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ (بعض اوقات) ہمیں ایک آیت سنا دیتے تھے۔

ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل التبوذکی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

(٢٣٨) تخریج: ((صحیح)) اس روایت کی مختصر تخریج درج ذیل ہے۔ ابان بن یزید

---

[1] فی الأصل "حدثنا" وهو خطأ. [2] من۔ع۔

العطار: صحیح مسلم (۲/ ۳۷ ح ۱۵۵/ ۴۵۱)...... ہمام بن یحیٰ: صحیح مسلم، حوالہ مذکورہ، نیز دیکھئے آنے والی حدیث: ۲۳۹، و۲۸۸۔ حرب بن شداد: احمد ۵/ ۳۰۹۔

فوائد: اسے امام بخاری نے یحیٰ بن ابی کثیر کی سند سے اپنی الجامع الصحیح میں روایت کیا ہے۔ (۱/ ۱۹۳ح ۷۶۹)

۲۳۹. قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَرَوٰی نَافِعُ ابْنُ يَزِيْدَ [1] قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِيْ عَتَّابٍ وَابْنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ ((إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهَا شَيْئًا)) وَيَحْيٰى مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ رَوٰى عَنْهُ أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَعَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَجَاءِ الْبَصْرِيُّ مَنَاكِيْرَ وَلَمْ يَتَبَيَّنْ سَمَاعُهُ مِنْ زَيْدٍ وَلَا مِنَ ابْنِ الْمَقْبُرِيِّ وَلَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ.

[۲۳۹] بخاری نے کہا: اور نافع بن (یزید) نے روایت کرتے ہوئے کہا: مجھے یحیٰ بن ابی سلیمان المدنی نے حدیث بیان کی، وہ زید بن ابی عتاب اور (سعید) ابن (ابی سعید) المقبری سے روایت کرتے ہیں، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، (وہ) مرفوعاً (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) بیان کرتے ہیں کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور انہیں کچھ شمار نہ کرو (الخ) یحیٰ (بن ابی سلیمان) منکر الحدیث ہے، اس سے ابوسعید مولیٰ بنی ہاشم اور عبداللہ بن رجاء البصری نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ اس نے زید (بن ابی عتاب) سے سماع کی تصریح نہیں کی اور نہ ابن المقبری سے تصریح کی ہے اور اس (کی روایت) کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۳۹) تخریج: ((ضعیف)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، ۲۸۸۔

[1] من كتب الرجال، و جاء في الأصل، نافع بن زيد، وهو خطاء.

فوائد: یحیٰی بن ابی سلیمان والی روایت سنن ابی داوٗد (۸۹۳) صحیح ابن خزیمہ (۳/ ۵۷، ۵۸ ح ۱۶۲۲) سنن الدارقطنی (۱/ ۳۴۷ ح ۱۲۹۹) مستدرک الحاکم (۱/ ۲۱۶، ۲۷۳) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۸۹) پر نافع بن یزید کی سند سے موجود ہے۔ امام ابن خزیمہ نے فرمایا:

''فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ فَإِنِّي كُنْتُ لَاأَعْرِفُ يَحْيَى بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ بِعَدَالَةٍ وَّلَاجَرْحٍ ۔''

''دل اس سند پر مطمئن نہیں ہے کیونکہ میں یحیٰی بن ابی سلیمان کو جرح یا تعدیل کی رُو سے نہیں جانتا۔''

امام حاکم نے اس روایت کو صحیح کہا اور یحیٰی بن ابی سلیمان پر جرح نہ ہونے کی وجہ سے ثقہ قرار دیا ہے اور ذہبی نے تلخیص المستدرک میں ان کی متابعت کی ہے جبکہ دوسری جگہ حاکم کی مخالفت کرتے ہوئے کہا:

''يَحْيٰى هٰذَا مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، قَالَهُ الْبُخَارِيُّ'' یہ یحیٰی منکر الحدیث ہے، اسے بخاری نے ایسا کہا ہے، (۲/ ۵۳۲) ذہبی کے دونوں اقوال متعارض ہو کر ساقط ہو گئے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۲/ ۵۵۲) ونور العینین (ص ۶۱ وقدیم ص ۴۳)، حافظ ابن حجر یحیٰی مذکور پر امام بخاری کی جرح نقل کر کے لکھتے ہیں:

''وَهٰذَا كَافٍ فِي جَرْحِهِ مِنْ مِّثْلِ الْبُخَارِيِّ'' اور اس کے مجروح ہونے پر امام بخاری جیسے امام کی یہ جرح کافی ہے۔ (اتحاف المہرۃ: ۱۴/ ۶۴۰، ۶۴۱ ح ۱۸۳۸۹) اور اسی لیے حافظ نے تقریب التہذیب (۷۵۶۵) میں اسے ''لین الحدیث'' لکھا ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ روایت یحیٰی بن ابی سلیمان کی وجہ سے ضعیف ہے، تفصیل کے لیے دیکھئے نیل المقصود (ح ۸۹۳)

یحیٰی بن ابی سلیمان: ضَعَّفَهُ الْبُخَارِيُّ وَالْجُمْهُوْرُ وَلِلْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ ضَعِيْفَةٌ (تلخیص نیل المقصود ص ۱۸۰ قلمی)

موطا امام مالک (۱/ ۱۱ ح ۱۷ بتحقیقی) میں بغیر کسی سند کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے

کہ ''مَنْ أَدْرَکَ الرَّکْعَةَ فَقَدْ أَدْرَکَ السَّجْدَةَ'' اس کی سند بلاغات وانقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بعض الناس نے ''مَنْ أَدْرَکَ الرُّکُوْعَ فَقَدْ أَدْرَکَ السَّجْدَةَ'' لکھ کر اس ضعیف روایت کے الفاظ ہی بدل دیئے ہیں۔ وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ.

٢٤٠. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ: أَلَا أُعْطِيْکَ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِکَ غُفِرَلَکَ ذَنْبُکَ'' قَالَ: تُصَلِّيْ أَرْبَعَ رَکْعَاتٍ تَقْرَأُ فِيْ کُلِّ رَکْعَةٍ فَاتِحَةَ الْکِتَابِ وَسُوْرَةً'' فَذَکَرَ صَلَاةَ التَّسْبِيْحِ.

[۲۴۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن الحکم (بن حبیب النیشا پوری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ بن عبد العزیز (ابو شعیب القنباری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حکم بن ابان نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عکرمہ (مولیٰ ابن عباس) نے حدیث بیان کی، وہ (عبداللہ) ابن عباس (رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے عباس بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: کیا میں تجھے (ایک چیز) نہ دوں؟ اگر تو اسے کرے تو تیرے گناہ معاف ہو جائیں گے، تو چار رکعتیں پڑھ، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھ، پھر نماز تسبیح (والی حدیث) بیان کی۔

(۲۴۰) تخریج: ((حسن)) اسے ابوداود (۱۲۹۷) ابن ماجہ (۱۳۸۷) اور ابن خزیمہ (۱۲۱۶) نے عبدالرحمٰن بن بشر بن الحکم عن موسیٰ بن عبدالعزیز کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند حسن لذاتہ ہے اور اس کے قوی شواہد بھی ہیں۔ لہٰذا یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

دیکھئے محمد بن علی بن طولون الدمشقی (متوفی ۹۵۳ھ) کی مسند کتاب ''الترشیح لبیان صلاۃ التسبیح'' مع التحقیق، والحمدللہ۔

فوائد: نماز تسبیح جو نفلی نماز ہے۔ جب اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے تو فرائض میں سورۂ فاتحہ پڑھنا اس سے زیادہ ضروری ہے۔ چاہے امام ہو یا مقتدی یا منفرد، لہٰذا اس حدیث سے فاتحہ خلف الامام اور فاتحہ فی الصلاۃ پر استدلال بالکل صحیح ہے۔

۲٤۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَنْ أَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلَاةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِيْ حَاجَتِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ [البقرة:۲۳۸] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ.

[۲٤۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ (بن سعید القطان) نے حدیث بیان کی، وہ اسماعیل بن ابی خالد سے، وہ حارث بن شبیل سے، وہ ابوعمرو (سعد بن ایاس) الشیبانی سے، وہ زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نماز میں باتیں کرتے تھے۔ ہر آدمی اپنے ساتھی سے ضرورت کی باتیں کر لیتا تھا حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی (حفاظت کرو) اور اللہ کے سامنے عاجزی سے کھڑے ہو جاؤ، تو ہمیں خاموشی کا حکم دے دیا گیا۔

(۲٤۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۳۸/٦ ح ٤۵۳٤) میں اسی

سند ومتن سے موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۱۷ ح ۳۵/ ۵۳۹) نے اسماعیل بن ابی خالد کی سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد: زید بن ارقم مدنی صحابہ میں سے ہیں۔(رضی اللہ عنہم) لہٰذا معلوم ہوا کہ مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے نماز میں باتیں جائز تھیں۔ آیت ﴿وَاِذَا قُـرِئَ الْقُرْاٰنُ فَـاسْتَـمِـعُـوْا لَـهٗ وَاَنْصِتُوْا﴾ بالاتفاق مکی آیت ہے۔ لہٰذا اگر اس سے فاتحہ خلف الامام لی جائے تو مؤدبانہ عرض ہے کہ اگر مکہ میں آیت مذکورہ کے نزول کے بعد فاتحہ خلف الامام سے منع کر دیا گیا تھا تو نماز میں باتیں کرنا کس طرح جائز رہ گیا تھا۔ جس کے منع کے لیے مدنی آیت ﴿وَقُـوْمُـوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ﴾ نازل ہوئی؟ حق یہی ہے کہ وَاِذَاقُـرِئَ الْقُرْاٰنُ میں نہ تو نماز میں باتیں کرنے سے منع کیا گیا تھا اور نہ فاتحہ خلف الامام سے۔ لہٰذا اس آیت کو فاتحہ کے خلاف پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔

۲٤۲. حَـدَّثَـنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُـخَارِيُّ قَالَ: [حَدَّثَنَا ❶]إِبْرَاهِيْمُ ابْـنُ مُـوْسٰـى قَالَ: حَدَّثَنَا عِيْسٰى عَنْ إِسْـمَـاعِيْـلَ عَـنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ عَـنْ أَبِـيْ عَمْرٍو الشَّيْبَـانِـيِّ قَالَ: لِيْ زَيْـدُ بْـنُ أَرْقَمَ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ وَ قَالَ الْبَرَاءُ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَـقَـرَأَ فِـيْ صَلَا تِـهٖ وَرَوٰى أَبُوْ إِسْـحٰقَ عَـنِ الْـحَـارِثِ: سُـئِلَ عَلِيٌّ رَضِـيَ الـلّٰهُ عَنْهُ عَمَّنْ لَمْ يَقْرَأْ فَقَالَ: أَتَـمَّ الـرُّكُـوْعَ وَالسُّـجُـوْدَ

[۲۴۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن موسیٰ (بن یزید بن زاذان الرازی الفراء) نے حدیث بیان کی، کہا: ہم سے بیان کیا عیسیٰ (بن یونس بن ابی اسحاق) نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے، انہوں نے حارث بن شبیل سے، انہوں نے ابوعمرو الشیبانی (سعد بن ایاس) سے روایت کیا کہ مجھے زید بن ارقم (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا۔ (الخ) بخاری نے کہا: اور براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ من ع۔

وَقُضِيَتْ صَلَاتُکَ .

کی نماز پڑھاؤں؟ پس انہوں نے نماز میں قراءت کی

وَقَالَ شُعْبَةُ: لَمْ يَسْمَعْ أَبُوْإِسْحَاقَ مِنَ الْحَارِثِ إِلَّا أَرْبَعَةً، لَيْسَ هٰذَا فِيْهِ وَلَا تَقُوْمُ بِهِ الْحُجَّةُ.

اور ابواسحاق (عمرو بن عبداللہ السبیعی) نے حارث (بن عبداللہ الاعور) سے روایت کیا کہ علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، اس آدمی کے بارے میں جو (بھول کر) قراءت نہ کرے تو انہوں نے فرمایا: رکوع اور سجدے پورے کرے اور اس کی نماز پوری ہوگئی۔ شعبہ (بن الحجاج) نے کہا: ابواسحاق (السبیعی) نے حارث (الاعور) سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ ان میں سے نہیں اور اس کے ساتھ حجت نہیں پکڑی جاتی۔

(۲۴۲) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت اسی سند و متن سے صحیح بخاری (۸۷/۲ ح ۱۲۰۰) میں مطولاً موجود ہے اور اسے امام مسلم (۷۱/۲ ح ۵۳۹/۳۵) نے عیسیٰ بن یونس کی سند سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۱۔

فوائد: ① براء بن عازب رضی اللہ عنہ والی روایت مسند احمد (۲۸۸/۴ ح ۱۸۷۳۶) میں حسن سند سے موجود ہے۔ ② ابو اسحاق السبیعی والی روایت مصنف عبدالرزاق (۱۲۵/۲ ح ۲۷۵۶) و مصنف ابن ابی شیبہ (۳۹۷/۱ ح ۴۰۰۹) میں موجود ہے۔ وَأَشَارَ إِلَيْهِ الْبَيْهَقِيُّ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى (۳۸۳/۲) اس کی سند حارث الاعور کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ یہ یہ شخص رافضی اور متہم بالکذب ہے۔ دیکھئے میزان الاعتدال (۴۳۵/۱ ت ۱۶۲۷) وغیرہ، حارث الاعور وغیرہ کی روایات کو بعض الناس کا صحیح یا حسن کہنا غلط ہے۔

۲۴۳. وَيُرْوٰى عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ: صَلّٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَمْ يَقْرَأْ

[۲۴۳] اور ابو سلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور

فَلَمْ يُعِدْهُ، وَهُوَ مُنْقَطِعٌ لَا يَثْبُتُ. قراءت نہیں کی تو اپنی نماز کا اعادہ نہیں کیا۔
یہ روایت منقطع ہے، ثابت نہیں ہے۔

(۲۴۳) تخریج: ((ضعیف)) دیکھئے السنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۳۴۷/ ۳۸۱) ومصنف عبدالرزاق (۲۷۴۸) ومصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۹٦ ح ۴۰۰٦) وشرح معانی الآثار للطحاوی (۱/ ۴۱۱) كُلُّهُمْ أَخْرَجُوْهُ مِنْ طَرِيْقِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِهٖ وَقَالَ النَّوَوِيُّ'' إِنَّهُ ضَعِيْفٌ لِأَنَّ أَبَا سَلَمَةَ وَمُحَمَّدَ ابْنَ عَلِيٍّ لَمْ يُدْرِكَا عُمَرَ'' (المجموع: ۳/ ۳۳۰) وانظر ص ۳۳۲) وَقَالَ ابْنُ حَجَرٍ: أَبُوْ سَلَمَةَ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ (اتحاف المهرة: ۱۲/ ۴۰٦)

٢٤٤. وَيُرْوٰى عَنِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَعَادَ وَ يُرْوٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَسِيَ الْقِرَاءَةَ فِيْ رَكْعَةٍ مِّنَ الْمَغْرِبِ فَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ مَرَّتَيْنِ.

[۲۴۴] اور (زیاد بن عیاض) الاشعری سے مروی ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) نے (نماز کا) اعادہ کیا تھا اور عبداللہ بن حنظلہ (بن ابی عامر الراہب) سے مروی ہے کہ عمر (رضی اللہ عنہ) مغرب کی ایک (پہلی) رکعت میں قراءت بھول گئے تو آپ نے دوسری رکعت میں دو دفعہ (سورۂ فاتحہ پڑھی)۔

(۲۴۴) تخریج: ((صحیح)) ان روایتوں کی مختصر تخریج و تحقیق درج ذیل ہے:

زیاد بن عیاض الاشعری: التاریخ الکبیر للبخاری (۳/ ۳٦۵) وعنہ البیہقی فی السنن الکبریٰ (۲/ ۳۸۲)

فوائد: ① مصنف عبدالرزاق (۲۷۵۵) مصنف ابن ابی شیبہ (۱/ ۳۹۷ ح ۴۰۱۲) والسنن الکبریٰ للبیہقی میں اس کے متعدد (شواہد) ہیں جس کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔

ابن الترکمانی حنفی نے ابن عبدالبر کی کتاب الاستذکار سے نقل کیا:

''وَالصَّحِيْحُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ أَعَادَ الصَّلٰوةَ'' (الجوہر النقی: ۲/ ۳۸۲)

''اور عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح (ثابت) یہ ہے کہ انہوں نے نماز دوبارہ پڑھی۔''

④ عبداللہ بن حنظلہ: عبدالرزاق فی المصنف (۱۲۲/۲ ح ۲۷۵۱) وسندہ صحیح، نیز دیکھئے حدیث سابق:۲۰۳۔

٢٤٥. وَحَدِيثُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَشْبَهُ، أَنَّهُ قَرَأَ فِي الْأَرْبَعِ كُلِّهَا وَلَمْ يَدَعْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ.

[۲۴۵] اور ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) کی نبی ﷺ سے حدیث زیادہ مناسب ہے جس میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے چاروں رکعتوں میں قراءت کی اور سورۂ فاتحہ نہ چھوڑی۔

(۲۴۵) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۲۳۸۔

٢٤٦. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّكُمْ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِي شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى مُحَمَّدٍ.

[۲۴۶] اور نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جس چیز میں اختلاف کرو تو اس کا فیصلہ اللہ اور محمد (ﷺ) کی طرف ہے۔

(۲۴۶) تخریج: ((ضعیف جداً)) اس روایت کی سند کثیر بن عبداللہ العوفی کی وجہ سے سخت ضعیف ہے۔ کثیر: متہم بالکذب اور متروک راوی ہے۔ دیکھئے تقریب التہذیب (۵٦١٧) مع التحریر (۳/۱۹۳، ۱۹۴) ومیزان الاعتدال وتہذیب التہذیب وغیرہما۔

فوائد: اس روایت کا مفہوم بالکل صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ﴾ [۴۲/الشوریٰ:۱۰]

''اور جس چیز میں (بھی) تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔''

اور اللہ کا یہ بھی فیصلہ ہے:

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [۴/النسآء:۵۹]

''اگر تمہارا کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔''

معلوم ہوا کہ تمام اختلاف میں اللہ (قرآن) اور رسول محمد ﷺ (حدیث) کی طرف رجوع کرنا ہی دین اسلام ہے۔

٢٤٧. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ كَثِيْرُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ يَرْكَعُ وَهُوَ بِالْبَلَاطِ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّفِّ وَقَالَ هٰؤُلَاءِ: إِذَا رَكَعَ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ لَمْ يَجْزِهٖ وَقَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِيُدْرِكَ [النَّاسُ] [1] الرَّكْعَةَ الْأُوْلٰى وَلَمْ يَقُلْ يُطِيْلُ الرُّكُوْعَ وَلَيْسَ فِي الْاِنْتِظَارِ فِي الرُّكُوْعِ سُنَّةٌ.

[٢٤٧] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ابراہیم بن المنذر (الحزامی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق بن جعفر بن محمد (العلوی) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے کثیر بن عبداللہ بن عمرو (بن عوف) نے حدیث بیان کی، وہ اپنے ابا (عبداللہ بن عمرو) سے، وہ ان کے دادا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ حدیث (سابق: ٢٤٦) بیان فرمائی اور (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج نے ابوامامہ بن سہل (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ میں نے بلاط (مقام) میں زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کو غیر قبلہ کی طرف رکوع کرتے ہوئے دیکھا حتیٰ کہ (چل کر) آپ صف میں داخل ہو گئے اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر قبلہ کے بغیر (دوسری طرف رکوع کرے تو اس کی

---

[1] من ع۔

نماز) جائز نہیں ہے اور ابوسعید (الخدری رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت لمبی پڑھتے تھے اور بعض (راویوں) نے کہا تا کہ (بعض لوگ) پہلی رکعت کو پالیں اور یہ نہیں کہا کہ رکوع لمبا کرتے تھے اور رکوع میں انتظار کرتے رہنا سنت نہیں ہے۔

(۲۴۷) تخریج: ((ضعیف)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۶۔

فوائد: ① زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب روایت کہ انہوں نے غیر قبلہ کی طرف رکوع کیا۔ مجھے نہیں ملی، واللہ اعلم۔ ② جن روایات کی صحیح یا حسن سند نہ ملے وہ مردود کے حکم میں ہوتی ہیں۔ (۳) ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ والی روایت آگے آرہی ہے۔ دیکھئے: ۲۴۸

٢٤٨. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِيهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُبْنُ السَّرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ [عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ ❶] قَزْعَةَ قَالَ: أَتَيْتُ أَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: إِنَّ صَلَاةَ الْأُوْلٰى كَانَتْ تُقَامُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَيَخْرُجُ أَحَدُنَا إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقْضِيْ حَاجَتَهُ ثُمَّ يَأْتِيْ مَنْزِلَهُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِيْئُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيَجِدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

[۲۴۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبداللہ بن محمد (المسندی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بشر بن السری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح نے حدیث بیان کی) وہ ربیعہ (بن یزید) سے، وہ قزعہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں ابوسعید الخدری (رضی اللہ عنہ) کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پہلی نماز کی اقامت ہو چکی ہوتی تو ہم میں سے کوئی آدمی بقیع (کے غیر آباد

❶ من صحیح مسلم (۱۶۲/۴۵۴) وجاء في الأصل " معاوية بن ربيعة عن يزيد بن قزعة " وهو خطأ

قَائِماً فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى.

علاقے) کی طرف جاتا۔ قضائے حاجت کرتا پھر اپنے گھر میں آ کر وضو کرتا۔ پھر مسجد آتا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پہلی رکعت میں کھڑا پالیتا تھا۔

(۲۴۸) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح مسلم (۲/ ۳۸،۳۹ ح ۱۶۲/۴۵۴) میں معاویہ بن صالح عن ربیعہ (بن یزید) عن قزعہ (بن یحییٰ) عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے موجود ہے۔

جزء القراءۃ کی سند میں تصحیف واقع ہوئی ہے جس کی اصلاح صحیح مسلم سے کر دی گئی ہے۔ والحمد للہ۔

٢٤٩. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((تَفْضُلُ [1] صَلَاةُ الْجَمِيْعِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَ يَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ)) ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْهُرَيْرَةَ: اِقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ۭ إِنَّ قُرْاٰنَ

[۲۴۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الیمان (الحکم بن نافع) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعیب (بن ابی حمزہ) نے خبر دی، وہ زہری (ابن شہاب) سے روایت کرتے ہیں، (انہوں نے) کہا: ہمیں سعید بن المسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حدیث بیان کی، بے شک ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جماعت والی نماز (اکیلی نماز پر) پچیس گنا زیادہ فضیلت والی ہے اور رات و دن کے فرشتے صبح

[1] من ۔ ع ۔

الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً﴾
[بنی اسرائیل : ۷۸]

کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے : اگر تم چاہو تو پڑھو اور صبح کا قرآن ، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

(۲۴۹) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح بخاری (۱/۱۶۶ح ۶۴۸) میں اسی سند و متن سے موجود ہے اور اسے امام مسلم (۲/۱۲۲ح ۲۴۶/ ۶۴۹) نے ابوالیمان کی سند سے مختصراً بیان کیا ہے۔

۲۵۰. وَ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.

[۲۵۰] اس (شعیب بن ابی حمزہ) کی متابعت معمر (بن راشد) نے عن الزہری عن ابی سلمہ و ابن المسیب عن ابی ہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کر رکھی ہے۔

(۲۵۰) تخریج: ((صحیح)) معمر والی روایت صحیح مسلم میں موجود ہے، دیکھئے حدیث سابق: ۲۴۹۔

۲۵۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ [1] بْنُ أَسْبَاطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ قَوْلِهٖ: ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا﴾ قَالَ: ((يَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ

[۲۵۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (عبید) بن اسباط (بن محمد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے ابا (اسباط بن محمد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، وہ ابوصالح (ذکوان) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

[1] من ع۔

مَلاَئِكَةُ النَّهَارِ.))	ٗ(اللہ کے) قول ﴿اور صبح کا قرآن، بے شک صبح کے قرآن کا مشاہدہ کیا جاتا ہے﴾ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ رات اور دن کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں (اور مشاہدہ کرتے ہیں)

(۲۵۱) تخریج: ((صحیح)) اسے ترمذی (۳۱۳۵) ابن ماجہ (٦٧٠) اور النسائی (الکبریٰ: ۱۱۲۹۳) نے عبید بن اسباط اور احمد (۴۷۴/۲ ح ۱۰۱۴۷ب) نے اسباط بن محمد کی سند سے روایت کیا ہے۔ وقال الترمذی ''حسن صحیح'' (وصححہ ابن خزیمہ (۱۴۷۴ واستغربہ) والحاکم (۲۱۱/۱) علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی۔ یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔

۲۵۲. وَرَوٰى شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ.	[۲۵۲] اور شعبہ (بن الحجاج) نے (یہ روایت) سلیمان (بن مہران الاعمش) عن ذکوان (ابی صالح) عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) کی سند سے بطور ان کا قول بیان کیا۔

(۲۵۲) تخریج: ((ضعیف)) یہ قول مجھے باسند نہیں ملا۔ واللہ اعلم۔

۲۵۳. وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ حَفْصٌ وَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم.	[۲۵۳] علی بن مسہر، حفص (بن غیاث) اور قاسم بن یحییٰ (بن عطاء) نے اعمش عن ابی صالح عن ابی سعید (الخدری) وابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہما) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم (یعنی مرفوعاً) بیان کیا۔

(۲۵۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۱، علی بن مسہر کی روایت سنن الترمذی (۳۱۳۵ب) میں موجود ہے۔

۳:. بَابُ لَا يُجْهَرُ خَلْفَ الْإِمَامِ بِالْقِرَاءَةِ
امام کے پیچھے قراءت بالجہر نہیں کرنی چاہیے

۲۵۴. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنْ أَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوْا يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْاٰنَ فَيَجْهَرُوْنَ بِهٖ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ)) وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيْلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا.))

[۲۵۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن مقاتل (المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں نضر (بن شمیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یونس (بن اسحاق) نے خبر دی، وہ ابو اسحاق سے، وہ ابو الاحوص سے، وہ عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو (امام کے پیچھے) قرآن جہر سے پڑھ رہے تھے ''تم نے مجھ پر قرآن (کی قراءت) کو خلط ملط کر دیا''
اور ہم نماز میں (زبان سے) سلام (وجواب) دیتے تھے۔ پھر ہمیں کہا گیا: بے شک نماز میں مشغولیت ہے۔

(۲۵۴) تخریج: ((حسن)) یہ روایت مختصراً جداً، سنن ابن ماجہ (۱۰۱۹) میں نضر بن شمیل کی سند سے موجود ہے۔ اسے احمد (۱/ ۵۱ ح ۴۳۰۹) نے یونس بن ابی اسحاق سے روایت کیا ہے اس کی سند ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن اس کا مفہوم دوسری روایات سے ثابت ہے۔ لہٰذا یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ حسن ہے۔
فوائد: روایت مذکور صحیح سند کے ساتھ سنن الدارقطنی (۱/ ۳۴۱ ح ۱۲۷۶) میں بحوالہ النضر

بن شمیل موجود ہے۔ اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوْا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ فَيَجْهَرُوْنَ بِهٖ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْاٰنَ)) وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقِيْلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شُغُلًا)).

٢٥٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوْسُفَ قَالَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ [1] عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِأَصْحَابِهٖ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: ((أَتَقْرَءُوْنَ فِي صَلَاتِكُمْ وَ الْإِمَامُ يَقْرَأُ؟)) فَسَكَتُوْا فَقَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُوْنَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوْا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهٖ.))

[٢٥٥] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یحییٰ بن یوسف (الزمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبید اللہ (بن عمرو الرقی) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (بن ابی تمیمہ السختیانی) سے، وہ ابوقلابہ (عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ نے نماز پوری کی (تو) ان کی طرف چہرہ کر کے فرمایا: کیا تم اپنی نماز میں قرأت کرتے ہو جب امام قراءت کر رہا ہوتا ہے؟ پس وہ خاموش رہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال تین دفعہ کیا۔ ایک آدمی یا کئی لوگوں نے کہا: بے شک ہم ایسا کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس ایسا نہ کرو اور تم میں سے ہر آدمی کو سورۂ فاتحہ اپنے دل میں (سراً) پڑھنی چاہیے۔

(٢٥٥) تخریج: ((صحیح)) اسے دارقطنی (١/٣٤٠ ح ١٢٧٣) اور بیہقی

---

[1] من ع۔

(کتاب القراءۃ ص۲۷ ح۱۴۰ وَ أَشَارَ إِلٰی هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ص۸۲ ح۱۷۵) نے یحییٰ بن یوسف الزمی کی سند سے روایت کیا ہے اور بیہقی (السنن الکبریٰ ۲/۱۶۶) ابن حبان (موارد: ۴۵۸، ۴۵۹) وابویعلیٰ (المسند: ۵/۱۸۷، ۱۸۸ ح۲۸۰۵) نے عبیداللہ بن عمرو الرقی کی سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد: اس روایت کی سند اصولِ حدیث کی رو سے بالکل صحیح ہے۔ الرقی مذکور جمہور کے نزدیک ثقہ ہیں۔ ابو قلابہ التابعی کا مدلس ہونا ثابت نہیں ہے۔ دیکھئے الکواکب الدریہ (ص۲۳) الجرح والتعدیل (۵/۵۸) حافظ ابن حبان نے اسے محفوظ اور ہیثمی نے ''رجالہ ثقات'' (مجمع الزوائد: ۲/۱۱۰) قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷

یہ روایت ایک راوی نے کاٹ کر آدھی بیان کی ہے۔ (وَانْظُرْ اِتِّحَافَ الْمَهَرَةِ ۲/۶۷ وَ قَالَ: وَحَذَفَ قَوْلَهُ: وَلْيَقْرَأْ إِلٰی آخِرِهٖ) جس کی سند کے بارے میں متعصب حنفی عینی نے کہا ''صَحِيْحٌ عَلٰی شَرْطِ الْبُخَارِيِّ'' (دیکھئے امانی الاحبار ۳/۱۴۷) حالانکہ یہ سند ''عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ'' مروی ہے (امانی الاحبار شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۸) جب اہل حدیث یہی سند ''عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ'' فاتحہ خلف الامام کی مشروعیت پر پیش کرتے ہیں تو پھر منکرین فاتحہ خلف الامام کے نزدیک عبیداللہ مذکور ''وہمی وخطا کار'' اور ابوقلابہ مدلس بن جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قومِ شعیب علیہ السلام کی طرح ان لوگوں کے لینے اور دینے کے پیمانے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۲۵۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰی قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ [1] أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لِيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۲۵۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ ایوب (السختیانی) سے، وہ ابوقلابہ

---

[1] في الأصل ''حماد بن أيوب'' وهو خطأ.

(عبداللہ بن زید الجرمی) سے، وہ نبی ﷺ سے

بیان کرتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔

(۲۵۶) تخریج: ((صحیح)) اسے بیہقی (السنن الکبریٰ (۲/ ۱۶۶) نے ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوقلابہ نے فاتحہ خلف الامام کی ایک روایت محمد بن ابی عائشہ سے سنی ہے۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی :۲/ ۱۶۶ والتاریخ الکبیر للبخاری :۱/ ۲۰۷)

حدیث سابق: ۲۵۵، اس کا بہترین شاہد ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۶۷۔

تنبیہ: مصنف ابن ابی شیبہ: (۱/ ۳۷۴ ح ۳۷۵۷) میں ابوقلابہ رحمہ اللہ کی مرسل روایت میں آیا ہے کہ: ''إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ'' یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔'' إن كنتم لا بد فاعلين '' کے الفاظ منکر ہیں اور'' فَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ '' شواہد کی رو سے صحیح ہے۔ والحمدللہ۔

یوسف بن عدی کی روایت کی بعض اسانید میں آخری ٹکڑا محذوف ہے لیکن یہی روایت سنن الدارقطنی (۱/ ۳۴۰ ح ۱۲۷۴) میں موجود ہے۔ وقال الدارقطني (نحوه لفظ حديث الفارسي) الفارسی کی حدیث کے آخر میں وہ ٹکڑا موجود ہے جس سے فاتحہ خلف الامام کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ معلوم ہوا کہ یوسف بن عدی کی روایت میں بھی یہی ٹکڑا موجود ہے۔

۲۵۷. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ [أَبِي] [1] عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْغَدَاةِ

[۲۵۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن (ابی) عدی نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن ربیع (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت

[1] من ع۔

قَالَ: فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَقَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟)) قَالَ قُلْنَا: أَجَلْ يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهُ لَاصَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا.))

(رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت بھاری ہوگئی۔

پس آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟ (عبادہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہم نے کہا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: پس تم نہ کرو، سوائے سورۂ فاتحہ کے، کیونکہ جو شخص یہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۷) تخریج: ((صحیح)) یہ حدیث اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۶۴۔

۲۵۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي أَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ)) قُلْنَا: إِيْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا.))

[۲۵۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں اسحاق (بن ابراہیم عرف ابن راہویہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبدہ (بن سلمان) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن اسحاق بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ مکحول (الشامی) سے، وہ محمود بن الربیع الانصاری (رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قراءت بھاری ہوگئی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا، کہا: بے شک میں دیکھتا ہوں

کہ تم امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟

ہم نے کہا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! ہم یہ (قراءت) کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پس سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی نہ پڑھو کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

(۲۵۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۷ و ح ۶۴۔

فوائد: اس حدیث کے بارے میں پرائمری ماسٹر محمد امین اوکاڑوی (دیوبندی) نے صاف صاف اور علانیہ تسلیم کیا ہے:

''اس حدیث کا مطلب ہے کہ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے قراءت نہ کی جائے تو نماز نہیں ہوتی، مگر امام مالک اس کے خلاف باب باندھتے ہیں......'' (جزء القراءۃ ص ۱۸۵)

معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ حدیثِ مذکور وجوب قراءت کی دلیل نہیں ہے ان کا قول باطل ہے۔

بعض لوگوں نے فضول شرائط گھڑ کر یہ مطالبہ کر رکھا ہے کہ ''صحاح ستہ میں سے کسی ایک کتاب میں یہ ترتیب دکھا دیں کہ پہلے قراءت خلف الامام کے مکروہ ہونے کا باب ہو اور اس کے بعد اس کے وجوب کا باب ہو'' اس کا جواب یہ ہے کہ اوکاڑوی نے خود لکھا ہے کہ:

''مدعی سے خاص دلیل کا مطالبہ کرنا کہ یہ خاص قرآن سے دکھاؤ یا خاص ابوبکر وعمر فاروق کی حدیث دکھاؤ، یا خاص فلاں فلاں کتاب سے دکھاؤ، یہ محض دھوکا اور فریب ہے......''

(مجموعہ رسائل: طبع اولیٰ ج ۱ ص ۱۹۷ و تحقیق مسئلہ رفع یدین: ص ۲۱)

۲۵۹. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ

[۲۵۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا قَضٰى قَالَ: ((أَيُّكُمْ قَرَأَ؟)) قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَالَجَنِيهَا)).

کی، کہا: ہمیں حفص بن عمر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ العامری الحرشی) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر جب نماز پوری کی، فرمایا: تم میں سے کس نے پڑھا ہے؟ ایک آدمی نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے علم ہو گیا تھا کہ ایک آدمی (میرے ساتھ) اس میں منازعت کر رہا ہے۔

(۲۵۹) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۰۔

۲۶۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ [1] عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَقَالَ: أَيُّكُمْ قَرَأَ (بِسَبِّحِ)؟ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا قَالَ: ((قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ رَجُلًا خَالَجَنِيهَا.))

[۲۶۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ زرارہ (بن اوفیٰ) سے، وہ عمران بن حصین (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی تو فرمایا: تم میں سے کس نے ﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ﴾ پڑھی ہے؟، ایک آدمی

[1] من۔ ع

نے کہا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جان لیا تھا کہ کوئی آدمی میرے ساتھ منازعت کر رہا ہے۔

(۲۶۰) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۵۹ وح: ۹۰۔

۲٦۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيْهَا فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ))

فَقَالَ أَبِيْ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: فَإِذَا كُنْتُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ فَأَخَذَ بِيَدِيْ وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ! أَوْيَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ اِقْرَأْ فِيْ نَفْسِكَ.

[۲۶۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمرو بن علی (الفلاس) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد) بن ابی عدی نے حدیث بیان کی، وہ شعبہ (بن الحجاج) سے، وہ علاء بن عبدالرحمٰن سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز جس میں (فاتحہ کی) قراءت نہ کی جائے وہ خداج (باطل) ہے، مکمل نہیں ہے۔

تو میرے ابا نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کہا: پس اگر میں امام کے پیچھے ہوں تو؟ (کہا) انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے فارسی زادے، اپنے دل میں پڑھ۔

(۲۶۱) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد (۲/ ۴۵۷، ۴۷۸) اور ابن خزیمہ (۴۹۰) نے شعبہ سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۱۱۔

۴: باب: مَنْ نَازَعَ الْإِمَامَ الْقِرَاءَ ةَ فِيْمَا جَهَرَ لَمْ يُؤْمَرْ بِا لْإِعَادَةِ

جس شخص نے جہری نماز میں امام کے ساتھ قراءت میں منازعت کی، اسے (نماز کے) اعادے کا حکم نہیں دیا گیا۔

۲٦۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ أُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَ ةِ فَقَالَ: ((هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعِيَ آنِفاً؟)) فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: ((إِنِّيْ أَقُوْلُ مَالِيْ أُنَازَعُ الْقُرْآنَ.))

[۲٦۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، وہ مالک (بن انس) سے، وہ ابن شہاب (الزہری) سے وہ ابن اکیمہ اللیثی سے وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں جہر کے ساتھ قراءت کی جاتی ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے ابھی میرے ساتھ قراءت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے کہا: جی ہاں! یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ میرے ساتھ کیوں قرآن میں منازعت کی جارہی ہے؟

(۲٦۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۹۵۔

۲٦۳. قَالَ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

[۲٦۳] بخاری نے کہا: سلیمان التیمی اور عمرو بن عامر نے قتادہ (بن دعامہ) عن یونس بن جبیر عن حطان عن ابی موسیٰ الاشعری

حَطَّانَ [1] عَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ فِيْ حَـدِيْثِـهِ الطَّوِيْلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِذَا قَـرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَلَمْ يَذْكُرْ سُلَيْمَانُ فِيْ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ سِمَاعاً مِنْ قَتَادَةَ وَلاَ قَتَادَةُ مِنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ.

(رضی اللہ عنہ) سے لمبی حدیث میں روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب (امام) پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ اور اس زیادت میں سلیمان التیمی نے قتادہ سے سماع کا ذکر نہیں کیا اور نہ قتادہ نے یونس بن جبیر سے (ذکر سماع) کیا ہے۔

(۲۶۳ تخریج: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:

سلیمان التیمی: صحیح مسلم (۲/۱۴، ۱۵ ح ۶۳/۴۰۴) وھو حدیث صحیح عمرو بن عامر: سنن الدارقطنی (۱/۳۳۰ ح ۱۲۳۵)، کتاب القراءۃ للبیہقی: ص ۱۳۰ ح ۳۱۰۔

فوائد: تنبیہ بلیغ: یہ روایت ''إذا قـرأ فـأ نـصتـوا ''منسوخ ہے۔ دلیل یہ ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جہری نمازوں میں بھی سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم (بعد وفاتِ نبوی ﷺ) دے رکھا ہے۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۷۳، ۲۳۷ و مسند الحمیدی (۹۸۰ بتحقیقی) و مسند ابی عوانہ (۲/ ۱۲۸) والسنن الکبریٰ للبیہقی (۲/ ۳۸، ۱۶۷) وغیرہ اور وہ اس حدیث کے خود راوی ہیں۔ دیکھئے یہی کتاب ح ۲۶۵۔

حنفیہ اور الدیوبندیہ کا یہ اصول ہے کہ راوی اگر اپنی روایت کے خلاف فتویٰ دے یا عمل کرے تو یہ بات اس روایت کے منسوخ ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ دیکھئے شرح معانی الآثار للطحاوی: ج ۱ ص ۲۳ باب سؤر الکلب، و آثار السنن مع التعلیق: ح ۲۰ و توضیح السنن: ج ۱ ص ۱۰۷ و عمدۃ القاری للعینی: ج ۳ ص ۴۱، خزائن السنن: ج ۱ ص ۱۹۱، ۱۹۲، ونقل عن صدیق حسن خان من دلیل الطالب لہ: ص ۴۷۶، حقائق السنن: ج ۱ ص ۴۰۵ و تقریر ترمذی لحسین احمد ٹانڈوی: ص ۲۱۰ (طبع مجیدیہ ملتان) والجامع لعبد القادر القرشی الحنفی: ۲/ ۴۲۷ و امام الکلام: ص ۱۴۷، ۱۷۵ و توضیح الکلام: ۲/ ۳۵۵، ۳۵۶۔ جن محدثین کرام نے

[1] فی الأصل ''عطاء'' وھو خطأ۔

روایتِ مذکورہ کو منسوخ نہیں سمجھا وہ اسے ماعدا الفاتحہ پر محمول کرتے ہیں۔ دیکھئے آنے والی حدیث:۲۶۴۔

جزء القراءۃ کے اصل نسخے میں حطان کے بجائے عطاء ہے جو کہ کاتب یا ناسخ کی غلطی ہے۔ جس کی اصلاح صحیح مسلم وغیرہ سے کر دی گئی ہے۔

٢٦٤. وَرَوٰی هِشَامٌ وَ سَعِيْدٌ وَ هَمَّامٌ وَّ أَبُوْ عَوَانَةَ وَ أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ الْعَطَّارُ [1] وَ عُبَيْدَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ لَمْ يَذْكُرُوْا إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا وَلَوْ صَحَّ لَكَانَ يَحْتَمِلُ سِوَى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَأَنْ يَّقْرَأَ فِيْمَا يَسْكُتُ الْإِمَامُ وَ أَمَّا فِيْ تَرْكِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمْ يَتَبَيَّنْ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

[۲۶۴] ہشام (بن ابی عبداللہ الدستوائی) سعید (بن ابی عروبہ) ہمام (بن یحییٰ) ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ)، ابان بن یزید العطار اور (ابو) عبیدہ (مجاعہ بن الزبیر العتکی الازدی) نے قتادہ سے یہ روایت بیان کی اور ''إذا قرأ فأنصتوا'' کے الفاظ بیان نہیں کئے اور اگر یہ الفاظ صحیح ثابت ہو جائیں تو انہیں سورۂ فاتحہ کے علاوہ پر محمول کیا جائے گا اور یہ کہ امام کے سکتوں میں قراءت کی جائے۔ رہا مسئلہ ترکِ قراءت کا تو یہ اس حدیث سے واضح (اور ظاہر) نہیں ہے۔

(۲۶۴) تخریج: ((صحیح))

تنبیہ: امام احمد سے منسوب کتاب الصلوٰۃ ان سے باسند صحیح ثابت نہیں ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ: وَكِتَابُ الرِّسَالَةِ فِى الصَّلٰوةِ ، قُلْتُ: هُوَ مَوْضُوْعٌ عَلَى الْإِمَامِ .

[سیر اعلام النبلاء: ۱۱/۳۳۰]

''اور نماز کے رسالے والی کتاب، میں کہتا ہوں کہ یہ امام (احمد) پر موضوع

---

[1] فی الأصل "عطاء" وهو خطأ.

ہے۔(یعنی افترا ہے)''

راقم الحروف نے نماز نبوی کے مقدمۃ التحقیق میں لکھا تھا کہ ''ائمہ مسلمین نے نماز کے موضوع پر متعدد کتابیں لکھی ہیں مثلاً ابونعیم الفضل بن دکین (متوفی ۲۱۸ھ) کی، کتاب الصلوٰۃ وغیرہ (قلمی ص:۱)

جبکہ دارالسلام کے مطبوعہ نسخے میں ''اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱) کی کتاب الصلوٰۃ وغیرہ'' کے اضافے کے ساتھ یہ عبارت چھپ گئی (نماز نبوی: ص ۱۸)

جب مجھے معلوم ہوا تو میں نے دارالسلام والوں کے پاس سخت احتجاج کیا کہ میں نے یہ عبارت قطعاً نہیں لکھی تو حافظ عبدالعظیم اسد، مدیر دارالسلام لاہور نے اپنے لیٹر پیڈ پر اپنے قلم اور دستخط کے ساتھ لکھا:

''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور امام احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۱) کی ''کتاب الصلوٰۃ'' مذکورہ بالا عبارت: نماز نبوی طبع دارالسلام کے مقدمۃ التحقیق صفحہ (۱۸ سطر ۱۱) میں تسامح کی وجہ سے چھپ گئی ہے۔ جس پر ادارہ مقدمۃ التحقیق کے مؤلف سے معذرت خواہ ہے۔ ۲۰۰۰/۸/۱۸ء'' اصل معذرت نامہ میرے پاس محفوظ ہے۔ والحمد للہ۔

٢٦٥. وَرَوٰى أَبُوْ خَالِدِنِ الْأَحْمَرُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَوْغَيْرِهٖ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ)) زَادَ فِيْهِ ((وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا.))

[۲۶۵] اور ابو خالد (سلیمان بن حیان) الاحمر نے (محمد) بن عجلان عن زید بن اسلم او غیرہ عن ابی صالح (ذکوان) عن ابی ہریرۃ (رضی اللہ عنہ) عن النبی ﷺ (کی سند) سے نقل کیا کہ امام صرف اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے اور یہ الفاظ زیادہ (بیان) کیے کہ اور جب وہ پڑھے تو تم خاموش ہو جاؤ۔

(۲۶۵) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداوٗد (۶۰۴) ابن ماجہ (۸۴۶) اور نسائی

(۲/۱۴۱ ح ۹۲۲) نے ابو خالد الاحمر کی سند سے بیان کیا ہے اور محمد بن سعد الانصاری نے اس کی متابعت کر رکھی ہے۔ [سنن النسائی:۲/۱۴۱ ح ۹۲۲]

یہ روایت شواہد کے ساتھ صحیح ہے لیکن راوی کے فتویٰ کی وجہ سے منسوخ ہے۔ دیکھئے حدیث سابق: ۲۶۳۔

فوائد: محولہ بالا کتابوں میں ''او غیرہ'' کے الفاظ نہیں ہیں۔ واللہ علم۔

۲٦٦. وَرَوٰى عَبْدُاللّٰهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ [1] ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۲۶۶] اور عبداللہ (بن صالح کاتب اللیث) نے لیث (بن سعد) سے، انہوں نے (محمد) بن عجلان سے، انہوں نے مصعب بن محمد، قعقاع بن حکیم اور زید بن اسلم سے، انہوں (تینوں) نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے نبی ﷺ سے (اس روایت کو) بیان کیا ہے۔

(۲۶۶) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت الکنیٰ للبخاری (ص ۳۸) پر ابو صالح (عبداللہ بن صالح کاتب اللیث) کی سند سے منقول ہے۔ جبکہ امام بیہقی کا یہ خیال ہے کہ عبداللہ سے مراد عبداللہ بن یوسف ہے۔ دیکھئے کتاب القراءۃ (ص ۱۳۳ ح ۳۱۲) واللہ اعلم۔

تنبیہ: احادیث نمبر ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۴، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲۔ امام بیہقی کی کتاب القراءۃ (ص ۱۳۳، ۱۳۴ ح ۳۱۲) میں بحوالہ بخاری منقول ہیں۔

۲٦٧. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[۲۶۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عثمان (بن صالح بن صفوان السہمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بکر (بن مضر) نے حدیث بیان کی، وہ (محمد)

[1] من ع۔ وجاء فی الأصل ''عن اللیث بن عجلان۔'' وھو خطأ

وَ لَمْ يَذْكُرُوْا فَأَنْصِتُوْا وَلَا يُعْرَفُ هٰذَا مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِ أَبِيْ خَالِدِ نِ الْأَحْمَرِ، قَالَ أَحْمَدُ: أَرَاهُ كَانَ يُدَلِّسُ.

بن عجلان سے، وہ ابو الزناد (عبداللہ بن ذکوان) سے،وہ (عبدالرحمٰن بن ہرمز) الاعرج، سے وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔

ان (سب) نے ''فأنصتوا'' ذکر نہیں کیا اور یہ معلوم نہیں کہ یہ روایت ابوخالد الاحمر کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔ احمد (بن حنبل) نے کہا: میرا خیال ہے کہ وہ ابوخالد تدلیس کرتا تھا۔

(۲۶۷) تخریج: ((صَحِيْحٌ)) یہ روایت ابو الزناد کی سند سے صحیح بخاری (۱/ ۱۸۷ ح۷۳۴) وصحیح مسلم (۲/ ۱۹ ح۸۶/ ۴۱۴) میں ابوالزناد کی سند سے موجود ہے۔

فوائد: یاد رہے کہ بہت سے راویوں کا عدمِ ذکرِ روایت کے ضعیف ہونے کی دلیل نہیں ہے جبکہ صحیح روایت میں اس کا ذکر آ جائے۔ عدمِ ذکر صرف وہاں مضر ہوتا ہے جہاں سرے سے کسی روایت میں اس بات کا ذکر ہی نہ ہو۔ یہ بات یاد رکھیں کیونکہ بہت اہم ہے۔

۲۶۸. قَالَ: أَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: اِقْرَأْ هَا فِيْ نَفْسِكَ.

[۲۶۸] ابوالسائب نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ اسے اپنے دل میں (سراً) پڑھ۔

(۲۶۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۷۲،۷۳۔

۲۶۹. وَقَالَ: عَاصِمٌ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ: اِقْرَأْ فِيْمَا يُجْهَرُ.

[۲۶۹] اور عاصم (بن بہدلہ) نے ابوصالح (ذکوان) سے، انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا کہ جہری (نماز) میں (بھی) قراءت کر۔

(۲۶۹) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت اس متن کے ساتھ نہیں ملی۔

فوائد: کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۹۹ ح ۲۲۱، ۲۲۲) میں عاصم بن ابی النجود عن ابی صالح عن ابی ہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

''أَنَّهُمَا كَانَا يَأْمُرَانِ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ: يُقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ''

یہ روایت ضعیف ہے جیسا کہ حدیث:۳۰ کی تخریج میں تفصیلاً گزر چکا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ خلف الامام کا حکم دیتے تھے۔ دیکھئے ح ۲۳۷،۲۳۶۔

۲۷۰. وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: ''كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَ الْقِرَاءَةِ فَإِذَا قَرَأَ فِيْ سَكْتَةِ الْإِمَامِ لَمْ يَكُنْ مُخَالِفًا لِحَدِيْثِ أَبِيْ خَالِدٍ لِأَنَّهُ يَقْرَأُ فِيْ سَكْتَاتِ الْإِمَامِ فَإِذَا قَرَأَ أَنْصَتَ.

[۲۷۰] ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان سکتہ کرتے تھے، پس اگر امام کے سکتے میں قراءت کرے تو ابو خالد کی (بیان کردہ) حدیث کے مخالف نہیں ہوگا کیونکہ اس نے امام کے سکتوں میں پڑھا ہے۔ پس جب اس (امام) نے قراءت کی تو یہ خاموش رہا۔

(۲۷۰) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے آنے والی حدیث:۲۸۰ وحدیث سابق:۳۵۔

فوائد: ابو خالد الاحمر کی حدیث کے لیے دیکھئے ح:۲۶۵۔

۲۷۱. وَرَوٰى سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: وَ لَمْ يَقُلْ مَازَادَ أَبُوْ خَالِدٍ.

[۲۷۱] اور سہیل (بن ابی صالح ذکوان) نے اپنے ابا (ذکوان ابو صالح) سے، انہوں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ روایت بیان کی، لیکن ابوخالد والی
زیادت بیان نہیں کی۔

(۲۷۱) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند کے ساتھ صحیح مسلم (۲/۲۰ ح ۸۷/ ۴۱۵) میں موجود ہے۔

۲۷۲. رَوَى أَبُوْ سَلَمَةَ وَ هَمَّامٌ وَ أَبُوْ يُوْنُسَ وَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَ لَمْ يُتَابَعْ أَبُوْ خَالِدٍ فِيْ زِيَادَتِهِ.

[۲۷۲] ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف) ہمام (بن منبہ)، ابو یونس (سلیم بن جبیر مولیٰ ابی ہریرہ) وغیرہم نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ روایت بیان کی، (لیکن) ابو خالد (والی روایت) کی زیادت میں متابعت نہیں کی گئی۔

(۲۷۲) تخریج: ((صحیح)) ان روایات کی مختصر تخریج درج ذیل ہے:
ابوسلمہ: ابن ماجہ (۱۲۳۹) دارمی (۱۳۱۷) واحمد (۲/ ۲۳۰، ۴۱۱، ۴۳۸، ۴۷۵)
ہمام: صحیح بخاری (۱/ ۱۸۴ ح ۸۲۲) صحیح مسلم (۲/ ۲۰ ح، ب ۸۶/ ۴۱۴) ابو یونس: صحیح مسلم (۲/ ۲۱ ح ۸۹/ ۴۱۷)



٥: مَنْ قَرَأَفِيْ سَكْتَاتِ الْإِمَامِ وَ إِذَا كَبَّرَ وَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ

جو شخص سکتات امام، تکبیر (اولیٰ) کے وقت اور رکوع کے وقت قراءت کرے

٢٧٣. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ [1] قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَ إِنْ سَمِعْتَ قِرَاءَتَهُ، إِنَّهُمْ قَدْ أَحْدَثُوْا مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَصْنَعُوْنَهُ إِنَّ السَّلَفَ كَانَ إِذَا أَمَّ أَحَدُهُمُ النَّاسَ كَبَّرَ ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَظُنَّ أَنَّ مَنْ خَلْفَهُ قَدْ قَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ ثُمَّ قَرَأَ وَأَنْصَتُوْا، وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ: أَبْدِرْهُ وَاقْرَأْهُ.

[٢٧٣] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں صدقہ (بن الفضل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ بن رجاء (المکی) نے حدیث بیان کی، وہ عبداللہ بن عثمان بن خثیم سے بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر (رحمۃ اللہ علیہ) سے کہا: کیا میں امام کے پیچھے قراءت کروں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں اور اگرچہ تو اس کی قراءت سن رہا ہو۔

ان لوگوں نے ایک بدعت نکال لی ہے جو (پہلے لوگ) نہیں کرتے تھے۔ سلف (صالحین) میں سے اگر کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھاتا، تکبیر کہتا، پھر خاموش ہو جاتا، حتیٰ کہ جب وہ گمان کر لیتا کہ اس کے پیچھے (نماز پڑھنے والے) لوگوں نے فاتحہ پڑھ لی ہے۔ پھر وہ قراءت کرتا اور وہ خاموش ہو جاتے۔

حکم بن عتیبہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا:

---

[1] من ع۔

اسے (فاتحہ کو) امام سے پہلے پڑھ لیا کرو۔

(۲۷۳) تخریج: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۳۴۔

فوائد: اس اثر کی سند حسن لذاتہ ہے۔ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ جلیل القدر ثقہ تابعی تھے، وہ تمام سلف صالحین کا یہی طریقہ نقل کرتے ہیں کہ وہ حالتِ جہر میں بھی سکتاتِ امام میں (فاتحہ کی) قراءت کرتے تھے۔

رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے لکھا ہے کہ: ''اگر سکتات میں پڑھا جاوے تو مضائقہ نہیں'' [سبیل الرشاد: ص ۱۶ و تالیفات رشیدیہ: ص ۵۱۱]

گنگوہی نے مزید لکھا ہے کہ: ''پس جب اس کو اس قدر خصوصیت بالصلوٰۃ ہے تو اگر سکتات میں اس کو پڑھ لو تو رخصت ہے اور یہ اس قدر قلیل آیات ہیں محل ثنا میں ختم بھی ہوسکتی ہیں اور خلط قرأت امام کی نوبت نہیں آتی'' [ایضاً: ص ۵۱۲]

معلوم ہوا کہ سکتات کے قائل کو بدعتی قرار دینا باطل و مردود ہے۔ اجماع کی بحث کے لیے دیکھئے حدیث سابق (۲۲۶)

۲۷٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ: لِلْإِمَامِ سَكْتَتَانِ فَاغْتَنِمُوا الْقِرَاءَةَ فِيْهِمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۲۷۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (بن علقمہ اللیثی) سے، وہ ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: امام کے دو سکتے ہوتے ہیں، پس ان میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کو غنیمت سمجھو۔

(۲۷۴) تخریج: ((صحیح)) اسے بیہقی (کتاب القراءۃ ص ۱۰۴ ح ۲۳۸) نے حماد بن

سلمہ سے مطولاً بیان کیا ہے۔ اس کی سند حسن لذاتہ ہے، کتاب القراءۃ للبیہقی (ص ۱۰۴ ح ۲۳۹) میں اس کا ایک حسن شاہد بھی ہے۔ لہٰذا یہ اثر صحیح ہے۔

۲۷۵. وَزَادَ هَارُوْنُ: حَدَّثَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

[۲۷۵] اور ہارون (بن الاشعث الہمدانی ابو عمران البخاری) نے زیادہ روایت بیان کی، (کہا) ہمیں ابو سعید مولیٰ بنی ہاشم (عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عبید البصری، نزیل مکہ) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عمرو (اللیثی) سے، وہ ابو سلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے (یہی روایت: ۲۷۴) بیان کرتے ہیں۔

(۲۷۵) تخریج: ((حسن)) اس روایت کی سند حسن ہے۔ ہارون بن الاشعث، امام بخاری کے استاد ہیں۔ تہذیب الکمال للمزی (۱۹/ ۱۸۸) میں ہارون بن اسحاق الہمدانی کا ذکر بھی ہے جس سے امام بخاری جزء القراءۃ خلف الامام میں، بقولِ امام مزی، روایت کرتے ہیں۔

فوائد: بعض الناس نے لکھا ہے کہ: ''اس پر مدینہ میں کوئی عمل ثابت نہیں'' تو عرض ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ المدنی رضی اللہ عنہ، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن التابعی المدنی رحمہ اللہ، کیا یہ عمل مدینے سے باہر جا کر کرتے تھے؟!!

۲۷۶. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: قَالَ: يَا بُنَيَّ اِقْرَءُ وْا فِيْمَا يَسْكُتُ

[۲۷۶] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد (بن سلمہ) نے حدیث بیان کی،

الْإِمَامُ وَاسْكُتُوا فِيمَا جَهَرَ وَلَا تَتِمُّ صَلَاةٌ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً مَكْتُوبَةً وَ مُسْتَحَبَّةً.

وہ ہشام (بن عروہ) سے، وہ اپنے ابا (عروہ بن الزبیر) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اے بیٹو! جب امام سکتہ کرے تو (فاتحہ کی) قراءت کرو اور جب وہ جہر سے پڑھے تو خاموش ہو جاؤ اور نماز چاہے فرض و مکتوب ہو یا نفل و مستحب سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ چاہے فرض ہو یا مستحب، پس جس کی مرضی ہے وہ زیادہ پڑھے۔ فصاعداً

(۲۷۶) تخریج: ((صحیح)) اسے بیہقی نے امام بخاری کی سند سے روایت کیا ہے (کتاب القراءۃ ص ۱۲۷ ح ۳۰۳) اس کی سند صحیح ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۴۶، کتاب القراءۃ (ص ۱۰۴ ح ۲۳۸) میں اس کی دوسری سند حماد بن سلمہ عن ہشام عن أبیہ سے مروی ہے۔

۲۷۷. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَذَاكَرَ سَمُرَةُ وَ عِمْرَانُ فَحَدَّثَ سَمُرَةُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سَكْتَتَيْنِ: سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ وَ سَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ، فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ فَكَتَبَا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَ كَانَ فِي كِتَابِهِ أَوْ فِي رَدِّهِ إِلَيْهِمَا: حَفِظَ سَمُرَةُ.

[۲۷۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں یزید بن زریع نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) نے حدیث بیان کی، وہ قتادہ (بن دعامہ) سے، وہ حسن (بصری) سے روایت کرتے ہیں کہ سمرہ (بن جندب) اور عمران (بن حصین رضی اللہ عنہما) نے مذاکرہ کیا تو سمرہ (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی

کہ انہیں نبی ﷺ کے دو سکتے یاد ہیں۔
ایک سکتہ آپ تکبیر (تحریمہ) کے وقت اور
دوسرا سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے
بعد کرتے تھے تو عمران (رضی اللہ عنہ) نے اس کا
انکار کیا۔ پس دونوں نے ابی بن کعب
(رضی اللہ عنہ) کی طرف (تحقیق کے لیے) خط
لکھا تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں جواب
دیا کہ سمرہ بن جندب نے یاد رکھا ہے (یعنی
ان کی حدیث صحیح ہے)

(۲۷۷) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت سعید بن ابی عروبہ کی سند کے ساتھ سنن ابی داوٗد (۷۷۹عن مسدد، ۷۸۰) سنن ابن ماجہ (۸۴۴) وسنن الترمذی (۲۵۱) میں اور یزید بن زریع کی سند سے صحیح ابن خزیمہ (۱۵۷۸) میں موجود ہے۔

اسے یونس بن عبید، منصور بن المعمر ،حمید الطّویل اوراشعث بن عبدالملک نے حسن بصری سے بیان کیا ہے۔ نیز دیکھئے حدیث سابق: ۳۳۔

فوائد: راقم الحروف نے نیل المقصود میں بعض تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ حسن بصری کی سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت صحیح ہوتی ہے کیونکہ وہ سمرہ رضی اللہ عنہ کی کتاب سے روایت کرتے ہیں۔ لہٰذا ''حسن عن سمرۃ'' کے سلسلۂ سند میں حسن بصری کا عنعنہ چنداں مضر نہیں ہے۔ دیکھئے نیل المقصود: ح ۳۵۴۔

اثر سابق (حدیث ۲۷۴) کی رو سے ان دونوں سکتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھ لینی چاہیے۔

۲۷۸. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ وَ مُوْسٰی قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

[۲۷۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو الولید (ہشام بن

عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَكْتَتَانِ سَكْتَةٌ حِيْنَ يُكَبِّرُ وَ سَكْتَةٌ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ قِرَاءَتِهٖ، زَادَ مُوْسٰى فَأَنْكَرَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَكَتَبُوْا إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ.

عبدالملک الطیالسی) اور موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، دونوں نے کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ حمید (الطّویل) سے، وہ حسن (البصری) سے، وہ سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو سکتے کرتے تھے۔ ایک سکتہ (شروع والی) تکبیر کہتے وقت اور (دوسرا) سکتہ قراءت سے فارغ ہونے کے بعد کرتے تھے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زیادہ بیان کئے، پس عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا تو انہوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

(۲۷۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: (۲۷۷) اسے احمد (۵/ ۱۵، ۲۰، ۲۱) اور دارمی (۱۲۴۶) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

۲۷۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ ثَلَاثٌ قَدْ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ مَا فَعَلَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ يُكَبِّرُ إِذَا قَامَ

[۲۷۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (الضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن عبدالرحمٰن) بن ابی ذئب نے خبر دی، وہ سعید بن سمعان سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ)

إِلَى الصَّلَاةِ وَ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَالْقِرَاءَةِ وَيَسْأَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ وَ كَانَ يُكَبِّرُ فِيْ خَفْضٍ وَ رَفْعٍ.

سے بیان کرتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین کام کرتے تھے جنہیں لوگوں نے ترک کر دیا ہے۔ آپ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے (۲) تکبیر اور قراءت کے درمیان آپ سکتہ کرتے۔ اور اللہ سے فضل کی دعا مانگتے (۳) اور ہر اونچ نیچ پر آپ تکبیر کہتے۔

(۲۷۹) تخریج: ((حسن)) اسے ابوداود (۷۵۳) ترمذی (۲۴۰) نسائی (۲/۱۲۴ ح ۸۸۴) احمد (۲/۴۳۴، ۵۰۰) اور ابن خزیمہ (۴۵۹، ۴۶۰، ۴۷۳) نے ابن ابی ذئب کی سند سے بیان کیا ہے۔ وصححہ ابن حبان (الاحسان: ۱۷۷۴) والحاکم (۱/۱۳۴) ووافقہ الذہبی، اس کی سند حسن لذاتہ ہے۔

۲۸۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْكُتُ إِسْكَاتَةً عِنْدَ تَكْبِيْرَةٍ تُفْتَتَحُ الصَّلَاةُ.

[۲۸۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن مقاتل المروزی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عبداللہ (بن المبارک) نے خبر دی، کہا: ہمیں سفیان (بن سعید الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ عمارہ بن القعقاع سے، وہ ابو زرعہ (بن عمرو بن جریر) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ تکبیر افتتاح کے بعد تھوڑی دیر سکتہ کرتے تھے۔

(۲۸۰) تخریج: ((صحیح)) اسے احمد (۲/۴۴۸ ح ۹۷۸۰) نے بھی سفیان الثوری کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت صحیح البخاری (۱/۱۸۹ ح ۷۴۴) و صحیح مسلم (۲/۹۹ ح ۱۴۷/ ۵۹۸) میں عمارہ بن القعقاع کی سند سے مطولاً موجود ہے۔

۲۸۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَلَمَّا كَبَّرَ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

[۲۸۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد بن بشار (بندار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (محمد بن جعفر) غندر نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن عبدالرحمٰن (بن سعد بن زرارہ) سے بیان کرتے ہیں، کہا: میں نے عبدالرحمٰن (بن ہرمز) الاعرج سے سنا، کہا: میں نے ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب انہوں نے تکبیر کہی تو تھوڑی دیر سکتہ کیا۔ پھر کہا: ﴿**الحمد لله رب العالمين**﴾

(۲۸۱) تخریج: ((صحیح)) اس کی سند صحیح ہے۔ امام بخاری آنے والی روایت (اثر ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ: ۲۸۳) سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ثنا والے اس سکتہ میں مقتدیوں کو سورت فاتحہ پڑھ لینی چاہیے۔ گویا یہ سکتہ امام کی ثنا اور مقتدیوں کی سورت فاتحہ کے لیے ہوتا ہے۔

۲۸۲. قَالَ الْبُخَارِيُّ: تَابَعَهُ مُعَاذٌ وَ أَبُوْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ.

[۲۸۲] بخاری نے کہا: اس کی (غندر کی) متابعت معاذ (بن معاذ) اور ابو داوٗد (سلیمان بن داوٗد الطیالسی) نے شعبہ (بن الحجاج) سے کر رکھی ہے۔

(۲۸۲) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۲۸۱۔

۲۸۳. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا [1] مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاقْرَأْ بِهَا وَاسْبِقْهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ إِذَا قَضَى السُّوْرَةَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: آمِيْن. فَإِذَا وَافَقَ قَوْلُكَ قَضَاءَ الْإِمَامِ أُمَّ الْقُرْاٰنِ كَانَ قَمِنٌ أَنْ يُّسْتَجَابَ.

[۲۸۳] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا، محمد بن عبید اللہ (بن محمد بن زید بن ابی زید القرشی الاموی ابو ثابت) نے کہا: ہمیں (عبدالعزیز) بن ابی حازم نے حدیث بیان کی، وہ علاء (بن عبدالرحمٰن) سے، وہ اپنے ابا (عبدالرحمٰن بن یعقوب) سے، وہ ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ جب امام سورۂ فاتحہ پڑھے تو تم (بھی) اسے پڑھو اور امام سے پہلے ختم کرلو۔ پس امام جب سورت پوری کر کے کہتا ہے، ﴿غیر المغضوب علیهم ولا الضالین﴾ تو فرشتے کہتے ہیں: آمین، پس اگر تمہاری بات، امام کی فاتحہ پوری ہونے کے ساتھ مل جائے تو یہ اس کے زیادہ مستحق ہے کہ قبول کی جائے۔

(۲۸۳) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۲۳۷۔

اس کی سند صحیح ہے۔ بعض الناس نے جدید دور میں بغیر کسی دلیل کے اسے ''شاذ قول'' قرار دیا ہے جو کہ ان کے اکابر علماء کی تحقیق کی رو سے بھی غلط ہے۔

۲۸٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقَلُ بْنُ

[۲۸۴] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان

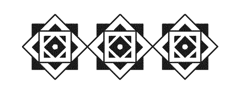
[1] من ع۔

مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوْعًا لَمْ تَعْتَدَّ بِتِلْكَ الرَّكْعَةِ.

کی، کہا: ہمیں معقل بن مالک نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ) نے حدیث بیان کی، وہ محمد بن اسحاق (بن یسار) سے، وہ عبدالرحمٰن (بن ہرمز) الاعرج سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: جب تو لوگوں کو رکوع میں پائے تو اس رکعت کو شمار نہ کر۔

(۲۸۴) تخریج: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۱۳۱۔

فوائد: محمد بن اسحاق نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔ دیکھئے ح ۱۳۲۔



٦ . بَابٌ :اَلْقِرَاءَةِ فِى الظُّهُرِ فِى الْأَرْبَعِ كُلِّهَا

ظہر (اورعصر) کی تمام: چاروں رکعتوں میں قراءت

٢٨٥. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌقَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلَ: مَنْ صَلىّٰ رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ.

[٢٨٥] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: اسماعیل (بن ابی اویس) نے کہا: مجھے مالک بن انس نے حدیث بیان کی، وہ ابونعیم وہب بن کیسان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ایسی رکعت پڑھے جس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوئی، الا یہ کہ امام کے پیچھے ہو۔

(٢٨٥) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت موطا امام مالک (١/٨٤ ح ١٨٤) میں موجود ہے اور امام مالک کی سند سے امام ترمذی (٣١٣) نے اسے بیان کیا ہے۔ ”وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ“ تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ نیز دیکھئے حاشیہ حدیث: ٢٨٧۔

٢٨٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم: كَانَ يَقْرَأُ فِى الظُّهْرِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَ فِى الْعَصْرِ مِثْلَ ذَالِكَ .

[٢٨٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابو عاصم (ضحاک بن مخلد النبیل) نے حدیث بیان کی، وہ (عبدالرحمٰن بن عمرو) الاوزاعی سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہمیں یحییٰ بن ابی کثیر نے حدیث بیان کی، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا

(ابوقتادہ الانصاری رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی (پہلی) دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھتے تھے۔

(۲۸۶) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۳۸، اسے امام نسائی (۱۶۴/۲ ح۹۷۶) نے اوزاعی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۲۸۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ [1] عَنْ يَزِيْدَ الْفَقِيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ: يُقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ . وَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ لَا تُجْزِيُّ صَلَاةٌ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

[۲۸۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابونعیم (الفضل بن دکین) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسعر (بن کدام) نے حدیث بیان کی، وہ یزید الفقیر سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کو فرماتے ہوئے سنا: پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورت پڑھی جائے اور دوسری (آخری) دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اور ہم (آپس میں) باتیں کرتے تھے کہ کوئی نماز بھی سورۂ فاتحہ کے بغیر نہیں ہوتی۔

(۲۸۷) تخریج: ((صحیح)) اسے ابن ابی شیبہ (۳۸۱/۱ ح۳۷۲۷) نے مسعر سے آخر میں ''فما زاد'' کے اضافے کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سنن ابن ماجہ (۸۴۳) میں یہی روایت شعبہ عن مسعر بن کدام کی سند کے ساتھ درج ذیل الفاظ میں موجود ہے:

''عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: كُنَّا نَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ

[1] من ع۔

الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ''

وَقَالَ الْبُوْصَيْرِيُّ: ''هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ، رِجَالُهُ ثِقَاتٌ''

فوائد: ''فَمَا زَادَ'' اور ''فَصَاعِداً'' کا ایک ہی حکم ہے۔ دیکھئے حاشیہ حدیث سابق:۴۔

۲۸۸. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيىٰ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُوْرَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ.

[۲۸۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں موسیٰ (بن اسماعیل) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہمام (بن یحییٰ) نے حدیث بیان کی، وہ یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، وہ عبداللہ بن ابی قتادہ سے، وہ اپنے ابا (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے اور (کبھی کبھار) ہمیں ایک آیت سنا دیتے۔ آپ پہلی رکعت اتنی لمبی کرتے تھے کہ دوسری رکعت اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز پڑھتے تھے اور صبح کی نماز بھی اسی طرح (پہلی رکعت لمبی اور دوسری اس سے کم) پڑھتے تھے۔

(۲۸۸) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق:۲۳۹۔

۲۸۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۸۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ [1] عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ.﴾

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابراہیم بن موسیٰ نے حدیث بیان کی، وہ عباد بن العوام سے، وہ (سفیان بن حسین) سے، وہ ابوعبید (المذحجی حاجب سلیمان) سے، وہ انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر (کی نماز) میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی﴾ پڑھی۔

(۲۸۹) تخریج: ((صحیح)) نیز دیکھئے حدیث: ۲۹۱۔

فوائد: جزء القراءۃ کی اصل میں "سفیان بن حسین" کے بجائے "سعید بن جبیر" ہے۔ واللہ اعلم۔

۲۹۰. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُكَيْنُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى الْأَحْمَرُ [2] قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُالْعَزِيزِ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ: أَتَيْنَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ مِقْدَارِ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَ نَضْرَ بْنُ أَنَسٍ أَوْ أَحَدَبَنِيهِ فَصَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ أَوِ الْعَصْرَ فَقَرَأَ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ، وَ عَمَّ يَتَسَآءَ لُوْنَ.﴾

[۲۹۰] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں محمد (بن عبدالرحیم البزار) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عفان (بن مسلم) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سُکین بن عبدالعزیز (بن قیس العبدی) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے مثنیٰ (بن دینار) الاحمر نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے عبدالعزیز بن قیس نے حدیث بیان کی، کہا: ہم انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) کے پاس آئے تو ان سے نبی ﷺ کی نماز کی مقدار کے بارے میں

[1] من هامش ع وجاء في الأصل "سعيد بن جبير" والله أعلم. [2] من ع.

پوچھا تو انہوں نے نضر بن انس یا اپنے کسی بیٹے کو حکم دیا۔اس نے ہمیں ظہر یا عصر کی نماز پڑھائی۔ پس انہوں نے ﴿والمرسلات﴾ اور ﴿عم یتسآء لون﴾ (دوسورتیں) پڑھیں۔

(۲۹۰) تخریج: ((ضعیف))

فوائد: ① یہ سند ضعیف ہے۔مثنیٰ بن دینار الأحمر لین الحدیث ہے۔(تقریب التہذیب: ۶۴۶۸) عبدالعزیز بن قیس العبدی البصری: مجہول الحال ہے، اسے صرف ابن حبان ہی نے ثقہ قرار دیا ہے۔دیکھئے تہذیب الکمال (۵۲۳/۱ وقال ابوحاتم: مجہول)

② امام بخاری یہ روایت صحیح احادیث کی تائید میں لائے ہیں اور یہ ثابت کیا ہے کہ نماز میں قراءت کی جاتی ہے۔یہ ان لوگوں پر رد ہے جو کہتے ہیں کہ نماز بغیر قراءت کے صرف قیام کے ساتھ بھی ہو جاتی ہے۔

۲۹۱. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ [1] قَالَ: حَدَّثَنِيْ أَبُوْ عُبَيْدٍ [2] عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ فِي الظُّهْرِ ﴿بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾

[۲۹۱] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سعید بن سلیمان نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عباد (بن عوام) نے حدیث بیان کی، وہ (سفیان بن حسین) سے، وہ ابو (عبید) سے، وہ انس (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے ظہر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ پڑھی۔

[1] جَاءَ فِي الْأَصْلِ "سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ" وَانْظُرُ الْحَدِيْثَ السَّابِقَ: ۲۸۹ [2] اُنْظُرِ الْحَدِيْثَ السَّابِقَ (۲۸۹) وَ جَاءَ فِي الْأَصْلِ "حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَوَانَةَ" وَهُوَ خَطَأٌ.

(۲۹۱) تخریج: ((صحیح)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۸۹۔

فوائد: اصل نسخے میں ''سفیان بن حسین'' کے بدلے ''سعید بن جبیر'' ہے۔ جس کی اصلاح شیخنا عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ کے نسخے سے کر دی گئی ہے۔

۲۹۲. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقْرَأُ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

[۲۹۲] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر (عبدالکبیر بن عبدالمجید البصری) الحنفی نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید نے حدیث بیان کی، وہ مطلب (بن عبداللہ بن حنطب) سے، وہ خارجہ بن زید سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی،

کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر میں لمبی قراءت کرتے تھے اور اپنے ہونٹ ہلاتے رہتے تھے تو میں یقیناً جانتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہونٹ صرف اس لیے ہلا رہے ہیں کہ آپ قراءت کر رہے ہیں۔

(۲۹۲) تخریج: ((حسن)) اسے احمد (۱۸۲/۵) نے کثیر بن زید کی سند سے بیان کیا ہے۔

فوائد: مطلب بن عبداللہ بن حنطب مدلس ہے اور یہ روایت معنعن ہے۔ لہٰذا سنداً ضعیف ہے، لیکن اس کے معنوی شواہد موجود ہیں، جن کے ساتھ یہ روایت حسن ہے۔

٢٩٣. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أَبِي الصِّدِّيْقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: حَزَرْنَا قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَ قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ.

[٢٩٣] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں مسدد (بن مسرہد) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ہشیم (بن بشیر) نے حدیث بیان کی، وہ منصور بن زاذان سے، وہ ابوالصدیق الناجی (بکر بن عمرو) سے، وہ ابو سعید الخدری (سعد بن مالک رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ظہر وعصر کی پہلی دو رکعتوں میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات کے برابر اور آخری دو رکعتوں میں ان کے آدھے (پندرہ آیات) کے برابر لگایا اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ کے قیام کا اندازہ ظہر کی آخری رکعتوں (یعنی پندرہ آیات) جتنا لگایا اور آخری دو رکعتوں میں ان کا آدھا (یعنی سات آیات) تھا۔

(٢٩٣) تخریج: ((صحیح)) اسے امام مسلم (٢/٣٧ ح ١٥٦/٤٥٢) نے ہشیم عن منصور عن ولید بن مسلم ابی بشر الہجیمی عن ابی الصدیق عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیا ہے۔ ابوعوانہ نے ہشیم کی متابعت کر رکھی ہے۔ (حوالہ مذکورہ: ح ١٥٧/٤٥٢)

فوائد: منصور اور ابوالصدیق کے درمیان ولید بن مسلم الہجیمی کا واسطہ جزء القراءۃ سے گر گیا ہے۔

٢٩٤. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

[٢٩٤] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث

الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُوْ الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُوْلُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ .))

بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن عبداللہ (المدینی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں زید بن حباب نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں معاویہ (بن صالح الحضرمی) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوالزاہریہ (حدیر بن کریب) نے خبر دی، کہا: مجھے کثیر بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے ابوالدرداء (عویمر بن عجلان رضی اللہ عنہ) کوفرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا ہرنماز میں قراء ت ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں!

(۲۹۴) تخریج: ((صحیح)) یہ حدیث پہلے تین دفعہ گزر چکی ہے۔ دیکھئے ۱۶، ۱۷، ۸۳۔

۲۹۵. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَارَةُ [1] عَنْ أَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْنَا خَبَّاباً: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

[۲۹۵] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمر بن حفص نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں میرے ابا حفص بن غیاث نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (سلیمان بن مہران) الاعمش نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں عمارہ (بن عمیر) نے حدیث بیان کی، وہ ابومعمر (عبداللہ بن سخبرہ الازدی) سے بیان کرتے ہیں، کہا: ہم نے خباب (بن

[1] من ع. وجاء في الأصل "عمران"!

الارت رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر (کی نمازوں) میں قراءت کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم نے کہا: آپ کو اس (قرأت) کا پتا کس طرح چلتا تھا؟ کہا: آپ کی داڑھی (مبارک) کے حرکت کرنے کی وجہ سے۔

(۲۹۵) تخریج: ((صحیح)) یہ روایت صحیح البخاری (۱/۱۹۲ ح ۷۶۰) میں اسی سند ومتن سے موجود ہے۔

۲۹٦. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿بِالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ وَنَحْوِهِمَا مِنَ السُّوَرِ.

[۲۹٦] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں حماد بن سلمہ نے حدیث بیان کی، وہ سماک (بن حرب) سے، وہ جابر بن سمرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر وعصر میں ﴿وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ﴾ ﴿وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ﴾ اوران جیسی سورتیں پڑھتے تھے۔

(۲۹٦) تخریج: ((صحیح)) اسے ابوداود (۸۰۵) ترمذی (۳۰۷) نسائی (۲/۱٦٦ ح ۹۸۰) دارمی (۱۲۹۴) اور احمد (۵/۱۰۳، ۱۰٦، ۱۰۸) نے حماد بن سلمہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ یہ سند صحیح ہے۔ سماک بن حرب نے یہ روایت اختلاط سے پہلے بیان کی ہے۔

۲۹۷. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

[۲۹۷] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی (بن عبداللہ المدینی) نے

كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَدْ أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ إِلَّا وَهُوَ يَقْرَأُ.

حدیث بیان کی، کہا: ہمیں ابوبکر الحنفی (عبدالکبیر بن عبدالمجید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں کثیر بن زید (الاسلمی المدنی) نے حدیث بیان کی، وہ مطلب (بن عبداللہ بن حنطب) سے، وہ خارجہ بن زید (بن ثابت) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے حدیث بیان کی، کہا: نبی ﷺ ظہر اور عصر میں لمبی قراءت کرتے تھے اور ہونٹ ہلاتے تھے یقیناً میں جانتا تھا کہ آپ ہونٹ نہیں ہلا رہے ہیں مگر یہ کہ آپ قراءت کررہے ہیں۔

(۲۹۷) تخریج: ((حسن)) دیکھئے حدیث سابق: ۲۹۲۔

۲۹۸. حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، صَلَّى لَنَا الظُّهْرَ فَقَرَأَ ﴿بِالنَّجْمِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ﴾ ثُمَّ قَالَ: مَا آلُوْ أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ هٰذَا كَذَّابٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَعْنِي الْمُخْتَارَ ثُمَّ مَاتَ بَعْدَ ذَالِكَ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

[۲۹۸] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں علی بن ابی ہاشم (عبیداللہ بن طبراخ) نے حدیث بیان کی، کہا: مجھے ایوب بن جابر (بن یسار) نے حدیث بیان کی، وہ بلال بن المنذر (الحنفی الکوفی) سے، وہ عدی بن حاتم (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو سورۂ نجم اور والسماء والطارق (دوسورتیں) پڑھیں، پھر فرمایا: میں تمہیں نبی ﷺ کی

ہی نماز پڑھاتا ہوں۔

اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ یہ
یعنی مختار (بن ابی عبید) جھوٹا ہے۔ یہ بات
آپ نے تین دفعہ کہی، پھر اس کے تین دن
بعد فوت ہو گئے۔ (رضی اللہ عنہ)

(۲۹۸) تحقیق: ((ضعیف)) ایوب بن جابر بن سیار: ضعیف ہے (تقریب التہذیب: ۶۰۷) اور بلال بن المنذر: مجہول الحال ہے۔ وَ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ: مَجْهُوْلٌ (۷۸۴)
اس روایت کی ایک باطل سند المعجم الکبیر للطبرانی (۱۷/۱۰۱، ۱۰۲، ح۲۴۱) میں "عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِدْرِيسَ الْأَسْوَارِيِّ عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ" مروی ہے۔ اسحاق مذکور کذاب متروک ہے۔ دیکھئے لسان المیزان (۱/۳۵۲)

۲۹۹. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.))

[۲۹۹] ہمیں محمود (بن اسحاق) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں بخاری نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں قتیبہ (بن سعید) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (بن عیینہ) نے حدیث بیان کی، وہ زہری سے، وہ محمود (بن الربیع رضی اللہ عنہ) سے، وہ عبادہ بن الصامت (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

(۲۹۹) تحقیق: ((صحیح)) یہ روایت شروع کتاب میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۲۔

۳۰۰. حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبُخَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُوْنٍ بَيَّاعِ الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُنَادِيَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ.))

[۳۰۰] ہمیں محمود (بن اسحاق الخزاعی البخاری) نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں (امام) بخاری نے حدیث بیان کی، کہا ہمیں قبیصہ نے حدیث بیان کی، کہا: ہمیں سفیان (الثوری) نے حدیث بیان کی، وہ جعفر بن میمون (ابوعلی) بیاع الانماط سے، وہ ابوعثمان (عبدالرحمٰن بن مل النہدی) سے، وہ ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ پس جو زیادہ کرے۔

(۳۰۰) تخریج: ((ضعیف)) یہ روایت شروع میں گزر چکی ہے۔ دیکھئے حدیث: ۷
اصل نسخے میں ''قبیصہ'' کے بجائے ''قتیبہ'' ہے۔ واللہ اعلم۔

فوائد: اسے احمد اور ابوداود کے علاوہ دارقطنی (۱/ ۳۲۱ ح ۱۲۱۱) عقیلی (الضعفاء: ۱/ ۱۹۰) ابن الجارود (المنتقیٰ: ح ۱۸۶) ابن حبان (موارد الظمآن: ح ۴۵۳) حاکم (المستدرک: ۱/ (۲۳۹) وَ قَالَ: ''صَحِيْحٌ لَا غُبَارَ عَلَيْهِ'' وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ) بیہقی (۲/ ۳۷/ ۳۷۵) اور ابونعیم الاصبہانی (حلیۃ الاولیاء: ۷/ ۱۲۴) نے جعفر بن میمون کی سند سے بیان کیا ہے۔ جعفر بن میمون ضعیف ہے۔ جیسا کہ حدیث: ۷ کے حاشیے پر گزر چکا ہے۔ ابن الترکمانی حنفی نے اس روایت پر جرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: ''مَعَ ضُعْفِ جَعْفَرٍ هٰذَا قَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ إِخْتِلَافاً كَثِيْراً يَتَغَيَّرُ بِهِ الْمَعْنىٰ'' (الجوہر النقی: ۲/ ۳۷۵) یعنی اس جعفر کے ضعیف ہونے کے ساتھ اس حدیث میں اس سے بہت زیادہ اختلاف مروی ہے جس سے معنیٰ بدل جاتا ہے۔ (یعنی ابن الترکمانی کے نزدیک یہ حدیث مضطرب ہے۔)

جزءالقراءۃ کا ترجمہ وتحقیق اللہ تعالیٰ کی توفیق ومدد سے مکمل ہوا۔ والحمدللہ (دسمبر ۲۰۰۳ء)

اطراف الحديث



فهرست الرواة

